پنجاب کے قانون دان اور اُن کی ادبی خدمات

تحقیقی مقالہ برائے ایم-فل اُردو

مقالہ نگار
سفینہ سلیم
رول نمبر: SP19/M.Phil Urdu/013

نگرانِ تحقیق
ڈاکٹر محمد ہارون قادر
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو
لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

شعبہ اُردو
لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
سیشن: 2019ء - 2021ء
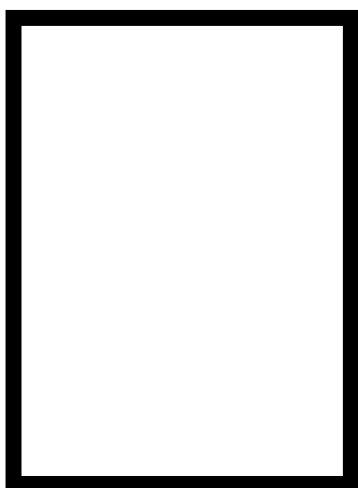
حلف نامہ

میں حلفیہ اقرار کرتی ہوں کہ میں نے یہ مقالہ بعنوان "
پنجاب کے قانون دان اور اُن کی ادبی خدمات" برائے
حصولِ سند ایم-فل (اُردو) خود لکھا ہے۔ میں نے سرقہ
سے کام نہیں لیااور تحقیق و اخلاق کے اُصولوں کو
مدِنظر رکھا ہے، نیز اس سے پہلے یہ کسی یونیورسٹی
میں برائے حصولِ سند پیش نہیں کیا گیا۔ میں اس مقالے
کے تمام نتائجِ تحقیق اور جملہ عواقب کی ذمہ دار ہوں۔
غلط بیانی کی صورت میں یونیورسٹی تادیبی کارروائی
کر سکتی ہے۔

سفینہ چوہدری:________________

تاریخ: ________________

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مسماۃ سفینہ چوہدری نے مقالہ بعنوان ”پنجاب کے قانون دان اور اُن کی ادبی خدمات“ برائے حصولِ سند ایم-فل (اُردو) میری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ یہ مقالہ محنت سے لکھا گیا ہے اور میری معلومات کے مطابق سرقہ سے کام نہیں لیا گیا۔ میں اس کے نتائج اور اندازِتحریر و تحقیق سے مطمئن ہوں۔ میرے خیال میں یہ مقالہ برائے جانچ اور زبانی امتحان، جناب ناظم امتحانات لاہور گریژن یونیورسٹی لاہور کو بھیجا جاسکتا ہے تاکہ وہ اس پر مزید ضروری کارروائی کرسکیں۔

نگران مقالہ

ڈاکٹر محمد ہارون قادر

صدر شعبۂ اُردو

____

ڈین فیکلٹی آف لینگوئجز

____

تصدیق نامہ

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ مسماۃ سفینہ چوہدری نے مقالہ بعنوان ” پنجاب کے قانون دان اور اُن کی ادبی خدمات“ برائے حصولِ سند ایم-فل (اُردو) ہماری نگرانی میں مکمل کیا ہے۔ یہ مقالہ محنت سے لکھا گیا ہے اورہماری معلومات کے مطابق سرقہ سے کام نہیں لیا گیا۔ ہم اس کے نتائج اور اندازِتحریر و تحقیق سے مطمئن ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ مقالہ برائے جانچ اور زبانی امتحان، جناب ناظم امتحانات لاہور گریژن یونیورسٹی لاہور کو بھیجا جاسکتا ہے تاکہ وہ اس پر مزید ضروری کارروائی کرسکیں۔

سپروائزری کمیٹی

1- نگران مقالہ

ڈاکٹر محمد ہارون قادر

2- ممبر

3- ممبر

صدر شعبۂ اُردو

____

ڈین فیکلٹی آف لینگوئجز

____

پیش لفظ

اللہ سبحانہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے قلم کے ذریعہ سے وہ سب سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ علمی کم مائیکی کی بدولت زبان وہ کلمات ادا کرنے سے قاصر ہے۔ جس سے اس ذات پاک کا شکر ادا کیا جائے لیکن دل تشکر کے جذبات بھرا ہوا ہے۔ بلاشبہ اللہ کے خاص لطف و کرم کی بدولت آج اس قابل ہوئی کہ اپنا تحقیقی مقالہ پیش کرسکوں۔

ابواب بندی

باب اول

تقسیم ہند سے پہلے کے قانون دان اور شعری روایت

باب اول

تقسیم ہند سے پہلے کے قانون دان اور شعری روایت

جب سے بنی نوع انسان نے زمین پر قدم رکھے تب سے ہی ابلاغ کے مختلف طریقے سے اپنے احساسات وجذبات کا اظہار ہوتارہا۔ مختلف اوقات میں معاشرتی اقداربھی بدلتی رہتی ہیں اسی طرح انسان کی سوچ کے زوایے بھی بدلتے رہتے ہیں۔ کوئی بھی انسان اپنے اردگردرونماہونے والے واقعات سے بے بہرہ نہیں ہوتا۔ سماجی، سیاسی، ادبی اورتعلیمی واقعات کے تناظرمیں جوبھی عمل ہواس کے ردعمل سے ثقافت جنم لیتی ہے جوکسی بھی معاشرے کی الگ پہچان ہوتی ہے۔ اس ثقافت کے بدلتے پہلوؤں سے بھی بہت سے حالات وواقعات رونماہوتے ہیں جوہرانسان کے ذہن پر کئی نقوش چھوڑتے ہیں۔ یہ نقش کئی اذہان پرمثبت اثرات ڈالتے ہیں۔ تو کچھ پرمنفی بھی اسی طرح کچھ لوگ زبانی بیانیے کے ماہرہوتے ہیں توکچھ انھیں اثرات کے منفی یامثبت پہلوؤں کو الفاظ کی صورت صفحات پرقرطاس کرتے دیکھائی دیتے ہیں توکچھ انسانوں کویہ اثرات اندرہی اندرکھاتے رہتے ہیں ہربندے نے اپنی حس کے مطابق طریقۂ ابلاغ اپنارکھاہے مگرشاعری کالم نگاری، ناول نگاری، ڈرامہ نگاری اورمزاح نگاری کے ذریعے ہردورمیں لوگ اپنا اپنا کرداراداکرتے آئے ہیں۔

ادب کی اصناف میں لکھنے والوں نے اس کے ساتھ کرنے کی غرض سے وقت گذرنے کے ساتھ اپنے فن اورعلم میں مزید نکھارپیداکرنے کے لیے اساتذہ سے رہنمائی کی روایت بھی انسان کی ابتداسے ہی چلی آرہی ہیں۔ شاعر، محقق، مترجم، مزاح نگار ہو یا ناول نگار افسانہ نگار ہو یاکوئی مورخ ہرکسی نے اپنی ذہنی سطح کے مطابق اچھالکھنے کی کوشش کی کئی قلکاروں نے احساسات و جذبات اورخیالات کو تحاریرکارنگ دے کر بہت نام پیداکیااورادبی تاریخ کا حصہ بنے تقسیم سے ہند سے

پہلے بھی قانونی اداروں سے وابستہ افراد نے تعلیمی ثقافتی اورادبی خدمات انجام دیں جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں برصغیرکے چند قلم کار جنھوں نے قانونی مصروفیت ہونے کے باوجود ادب کی خدمت میں نمایاں کرداراداکیاجوکہ درج ذیل ہیں۔

آقا بیدار بخت

20نومبر1903ء کو پیدا ہوئے۔ آپ اردواور فارسی کے شاعر، ادیب، مترجم، ماہرقانون، دارالعلوم السنۃ الشرقیہ لاہورکے بانی اور حلقہ ارباب علم لاہور کے (1943ء- 1962ء) بانی و صدر رہے۔ آپ کی کتب میں ماورائے مجاز (شرح ارمغان حجاز) وغیرہ شامل ہیں۔ آپ لاہور میں ہی وکالت کرتے تھے۔ 30اپریل1981ء کو لاہورمیں وفات پائی۔ آپ مشہور علم دوست وکیل فاروق بیدار مرحوم کے والد تھے۔

احمد جاوید جیلانی

احمد جاوید جیلانی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ 2اکتوبر 1941ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوئے آپ کے والد خورشید انور جیلانی بھی وکیل تھے جو وکالت کے ساتھ علم و ادب میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ لاہور میں وکالت کرتے تھے۔ لاہور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری اور لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر بھی منتخب ہوئے۔ جج ہائی کورٹ بننے پر صدر کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ باغ و بہار طبعت کے مالک تھے آپ کی طنزو مزاح پر مبنی کتاب "تصویرِ شوہر" (جس پر ٹی وی ڈرامہ بور کے لڈو بھی بن چکا ہے) "تصویر بیگم" اور "تصویر دوست" کے نام سے بھی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ 2017ء کو لاہور میں وفات پائی۔

احمد دین، مولوی

ضلع کچہری لاہور میں وکالت کرتے تھے۔ وکالت کی ابتداء میں آپ سے دیوانی معاملات میں علامہ اقبال مشاورت کیا کرتے تھے۔ یہ نہایت علم دوست تھے انھوں نے سب سے پہلے علامہ اقبال کے کلام پر مبنی کتاب شائع کی جو اقبال کی ناپسندیدگی کی وجہ سے نذر آتش کردی۔ مولوی احمد دین نے اقبال کی زندگی میں اقبال پر اپنی کتاب

”اقبال“ تحریر کی اس کے علاوہ ”سرگزشتِ الفاظ“ کے عنوان سے ایک کتاب تحریر کی جس میں ایک ہزار الفاظ کی ساخت تغیر و تبدل اور تاریخ بیان کی چونسٹھ سال کی عمر میں 11اکتوبر1929ء کووفات پائی تقریباً بیس کتب تصنیف کیں۔

ارباب سکندر خاں خلیل ایڈووکیٹ

اکتوبر 1911ء میں تہکال بالا پشاور میں ارباب سعادت خاں کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ماہر قانون ہونے کے ساتھ ساتھ پشتوزبان کے مایہ نازشاعر۔ ادیب۔ سیاستدان اور دانشور بھی تھے۔ آپ معاشیات اور فلسفہ سے متعلق بھی کئی کتب کے مصنف تھے۔ تحریک پاکستان کے کارکن بھی رہے۔ آپ کا نیشنل عوامی پارٹی سے تعلق تھا۔ اپریل 1973ء سے 1974ء تک سرحد اسمبلی کے رکن اور گورنر صوبہ سرحد بھی رہے۔ 7مارچ1982ء کو لاہور میں قتل ہوئے۔ تہکال بالا پشاور میں تدفین ہوئی۔

آپ کی تصنیفات میں ”گلونہ آوازغی“، ”قوم اور قومیت“، ”ژورفکرونہ“، ”فلسفہ زڑہ اونوئے“، ”داقتصادیا تو خلاصہ“، ”اوسنئی فلسفہ“ شامل ہیں۔

اسحاق محمد، میجر

5 اپریل1921ء کو جالندھر کے قریب اکھاڑہ نام کے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ بی اے کرنے کے بعد1942ء میں فوج میں کمیشن حاصل کیااور ٹریننگ کے بعد برما کے محاذ پر چلے گئے۔ 1944ء میں میجر بن گئے۔

دوران جنگ بہادری پر ملٹری کراس کاتمغہ حاصل کیا۔ 1948ء میں کشمیر کے محاذ پر بھیجے گئے۔ 1951ء میں راولپنڈی سازش کیس میں گرفتار ہوکر چار سال جیل میں گزارے۔ رہائی کے بعد لاء کیا اور1957ء میں وکالت شروع کر دی۔ کمیونسٹ مکتبہ فکر سے تعلق ہونے کی وجہ سے 1958ء کے مارشل لاء میں پھر گرفتار ہوگئے اور چھ ماہ تک جیل میں رہے۔ جس میں شاہی قلعہ کا عقوبت خانہ بھی شامل ہے۔ 1960ء میں پھر گرفتار ہوئے۔ حسن ناصر کی حراست میں موت کا مقدمہ لڑا اور اس سلسلہ

میں حسن ناصر کی شہادت پر کتاب لکھی۔ آپ عوامی لیگ اور نیشنل عوامی پارٹی میں شامل رہے۔ 1968ء میں نیپ مزدور کسان گروپ کی بنیاد رکھی۔ 1970ء میں مزدور کسان پارٹی بنائی۔ 1971ء میں جنرل یحیی خاں کے دور میں پھر گرفتارہوئے۔ 21فروری 1971ء کو مزدور کسان پارٹی کے صدر بنے۔ ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے دور میں بھی قید رہے۔ آپ نے اپنی آپ بیتی ''شترغمزے ''کے نام سے تحریر کی۔ 2اپریل1982ء کو فیصل آباد میں وفات پائی۔

اسلم سلیم، چوہدری ایڈووکیٹ

چوہدری اسلم سلیم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کاقلمی نام اسلم وزیر آبادی تھا۔ آپ گجرات کے معروف وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر ادیب اور دانشور بھی تھے۔ 23ستمبر1927ء کو وزیرآباد میں سید رسول کے ہاں پیدا ہوئے اور 18اپریل1995ء کو گجرات میں وفات پائی۔ آپ کی تصنیفات میں "مسئلہ جبروقدر"، "اندازِ بیاں "، "لغۃ الادب"، "سکون قلب"، "قلبِ سلیم" اور "اسلامی احکام حدود و تعزیرات" شامل ہیں۔

اے آر چنگیز (عبدالرحمٰن)

جسٹس اے آر چنگیز (عبدالرحمٰن) 4 جون1902ء کولدھیانہ میں ڈاکٹرمحمد عبداللہ کے ہاں پیداہوئے۔ آپ نامورماہر قانون، شاعر، ادیب، اورتحریک پاکستان کے کارکن تھے۔ انجمن خدام السلام راولپنڈی کے بانی صدر بھی تھے۔ 1955ء- 1956ء میں مغربی پاکستان کے ایڈووکیٹ جنرل رہے۔ 1956ء تا1960ء مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج اور 1960ء تا 1962ء ایبڈو ٹریبونل کے چیئرمین رہے۔ آپ شاعری بھی کرتے تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام ''گلدستہ حمد ونعت'' کے نام سے 1985ء میں شائع ہوا۔

یکم اپریل 1985ء کو لاہور میں وفات پائی۔

اے کے بروہی (اللہ بخش خدابخش بروہی)

اے کے بروہی ایڈووکیٹ24۔ دسمبر1915ء کوگڑھی یاسین ضلع شکارپور سندھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام کریم بخش بروہی تھا۔ آپ ممتاز قانون دان، دانشور،

مصنف، سفارتکاراورسیاستدان تھے۔ آپ1953ء تا1954ء وفاقی وزیر قانون پاکستان۔ 1960ء تا1961ء بھارت میں پاکستان کے سفیر۔ 1966ء تا1967ء صدرپاکستان بار ایسوسی ایشن۔ 1978ء تا1979ء وفاقی وزیرقانون و مذہبی امور اور 1981ء تا1985ء مجلس شوری کے رکن بھی رہے۔ اس کے علاوہ چیئرمین قومی ہجرہ کونسل اورریکٹر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آبادکے فرائض بھی سرانجام دیے۔ 13 ستمبر1987ء کو لندن میں وفات پائی اور فوجی قبرستان کراچی میں دفن ہوئے۔ حسب ذیل کتب تصنیف کیں۔

1. Fundamental law of Pakistan
2. Islam in the modern world
3. Basic Principles of International Law
4. An Adventure of Self Expression
5. Testament of Faith

ایم آر کیانی (محمد رستم کیانی)

18اکتوبر1902ء کو شاہ پور ضلع کوہاٹ میں خان بہادر عبدالصمد خاں کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کا وکالت سے اگرچہ کوئی تعلق نہیں تھا۔ مگرآپ چونکہ عدلیہ میں رہے۔ اس لیے آپ کو قانون دانوں میں شمار کرکے اس کتاب میں خصوصی جگہ دی گئی ہے۔ چونکہ ادب میں آپ کا بلند مقام ہے۔ آپ ادیب۔ شاعر۔ طنزو مزاح نگار۔ اور ایک اچھے مقررہونے کے علاوہ سابق چیف جسٹس ہائی کورٹ مغربی پاکستان ہائی کورٹ رہے۔ آپ کی تصانیف میں ”افکارپریشاں“، ”اوراق پریشاں“، ” مکتوبات کیانی“ (فارسی خطوط) شامل ہیں۔ آپ نے 15نومبر1962ء کو چاٹگام، بنگلہ دیش میں وفات پائی اور کوہاٹ میں دفن ہوئے۔

برکت علی، ملک

1885ء میں لاہور میں ایک متوسط گھرانے میں پیدا ہوئے تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کر لی1914ءمیں چوہدری شہاب الدین کے ہفت روزہ اخبار امروزکی ادارت سنبھالی اور اسی دوران پنجاب یونیورسٹی سے قانون کی تعلیم

اول پوزیشن میں پاس کی1919ءمیں وکالت شروع کی1963ء میں پنجاب مسلم لیگ کے نائب صدر منتخب ہوئے یہ مسلمانوں کے آئینی حقوق کے بہت بڑے حامی تھے ایک انگریزی ہفت روزہ، نیوٹائمز، بھی شائع کیا 1937ءکے الیکشن میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ملک شوکت علی ایڈووکیٹ ان کے بیٹے جب کہ ملک جاوید شو کت ایڈووکیٹ ان کے پوتے تھے لاہور آمد پر قائد اعظم انھی کے ہاں قیام کرتے۔ ایک مقدمے کے گواہ پر جرح کرتے ہوئے دل کادورہ پڑنے سے ان کا انتقال ہوا۔

بشارت احمد نیّر، مفتی

مفتی بشارت احمد نیّر ایڈووکیٹ۔ 16مئی 1935ء کومفتی بشیر احمد کے ہاں بھیرہ، ضلع سرگودھامیں پیدا ہوئے۔ آپ گجرات میں پریکٹس کرتے تھے۔ آپ ممتاز قانون دان۔ اردو شاعر۔ رکن پاکستان بار کونسل اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات کے 1976ء۔ 1989ء اور1990ء میں صدر رہے۔ آپ’’ تاریخ و تذکرہ گجرات بار‘‘کے شریک مرتب ہیں۔ 17ستمبر1994ء کو گجرات میں وفات پائی اورترکھہ نزد کنجاہ ضلع گجرات میں دفن ہوئے۔

بشیر اے مجاہد

یکم نومبر 1942ء کو ضلع جالندھر کی تحصیل نکودرکے موضع بھدم میں حاجی رحمت علی کے ہاں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے ان کا خاندان ضلع ساہیوال کے گاؤں ٹھٹھہ بہادر سنگھ میں آباد ہوا۔ ساہیوال سے بی اے کرنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاہورسے ایم اے سیاسیات اور لندن سے بار ایٹ لاء کیا۔ 1971ء میں ساہیوال میں وکالت شروع کی۔ 1978ء میں لاہور شفٹ ہوگئے اورلاہور ہائیکورٹ میں وکالت کرنے لگے۔ 1983ء میں لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ 1999ء میں لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ 2004ء میں ریٹائر ہونے کے بعد ڈرگ کورٹ گوجرانوالہ اور لاہور کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ 2021ء میں لاہور میں

وفات پائی۔ ’’ سفرِ زندگی ‘‘کے نام سے آپنی آپ بیتی تحریر کی ہے جوشائع ہوچکی ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوچکاہے۔

تصدق حسین خالد، ڈاکٹر

ڈاکٹرتصدق حسین خالد ایڈووکیٹ۔ 12جنوری1901ء کو پشاور میں محمد بخش کے ہاں پیدا ہوئے۔ جب کہ ان کا تعلق بٹالہ سے تھا۔ نامور قانون دان ہونے کے علاوہ آپ اردو کے شاعر۔ یکے از بانیان اردو آزاد نظم اور تحریک پاکستان کے کارکن تھے۔ 1935ء تا1937ء مسلم لیگ کے پبلسٹی سیکرٹری رہے۔ آپ بیگم سلمی تصدق حسین کے شوہراور جسٹس اسلم ریاض حسین کے والد تھے۔ آپ کی شعری کتب میں سرود نو۔ لامکاں تا لامکاں شامل ہیں۔

13 مارچ1971ء کولاہور میں وفات پائی۔

حبیب الرحمٰن خاں سروش

حبیب الرحمٰن خاں سروش ایڈووکیٹ رام پور کے ایک کامیاب وکیل اور بہت اچھے شاعر تھے۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور شفٹ ہوگئے۔ آپ شاعری میں سروش رام پوری کہلاتے تھے۔

18فروری 1965ء کو لاہور میں آپ کا انتقال ہوا۔

حسن جعفری، سید

3ستمبر1900ء کو محلہ شاہ گنج آگرہ میں سیدمحمد علی جعفری کے ہاں پیداہوئے۔ آپ گوجرانوالہ کے معروف وکیل، شاعر، ادیب، شیعہ، عالم، مقرر اورتحریک پاکستان کے کارکن تھے۔ آپ سید محمد جعفری مشہورمزاح نگار کے بھائی تھے۔ آپ گورنمنٹ کالج لاہور کے میگزین ’’ راوی‘‘ کے مدیر بھی رہے۔ ان کی کتب میں ”وحی و الہام“، ” برھا ن وقت“ اور ”واقعہ کربلا کے تاریخی اسباب و نتائج“ شامل ہیں۔ آپ نے 12 جون1989ء کو وفات پائی۔

حسن حمیدی

سکھر کے معروف قانون دان، ترقی پسند ادیب اور شاعر تھے۔ یہ1923ء میں حمید عظیم آبادی کے ہاں پیدا ہوئے اور 26اپریل1988ء کوسکھرمیں وفات پائی۔

حسین شاہ راشدی، سید

15جنوری1938ء کوبہمن ضلع لاڑکانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ پیر علی محمد راشدی کے صاحبزادے تھے۔ آپ سندھ کے ممتاز قانون دان، علمی ادبی و سیاسی شخصیت ہونے کے ساتھ سا تھ ادیب، شاعر، مترجم، دانشور اورکالم نگارتھے۔ سندھی ادبی بورڈ کے چیئرمین بھی رہے۔ اس کے علاوہ نائب صدر سندھ بار ایسوسی ایشن۔ 1994ء اور2000ء میں سینٹربھی رہے۔ آپ نے جیفرسن کے ایک انگریزی ناول کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا۔ آپ کے منتخب اخباری کالم بھی چھپ چکے ہیں۔ 151پریل2007ء کوکراچی میں وفات پائی۔

داس حسرت ناگرہ، سائیں

کامونکی کے نزدیک موضع ناگربھٹیاں ضلع گوجرانوالہ میں 1890ء یا1891ء کے لگ بھگ پیدا ہوا۔ لاہور سے بی اے۔ ایل ایل بی کرنے کے بعد گوجرانوالہ میں وکالت شروع کی۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے انڈیا چلا گیا۔ اور لدھیانہ میں وکالت شروع کر دی۔ بعد میں کرنال شفٹ ہوگیا۔ سائیں داس حسرت ناگرہ نے پنجابی زبان میں داستان ”مرزا صاحباں“ منظوم کی جوپاکستان سے بھی چھپ چکی ہے۔ سائیں داس حسرت ناگرہ ایڈووکیٹ نے 14نومبر1971ء کو وہیں وفات پائی۔

اُٹھ وے کرموں باہمن لے ہنوڑا جا
تے وانگ مرے ہتھ جوڑ کے تے گل وچ پلایا
بل بل بائیں اٹھدیاں اورروجاسن
آکھیں مرزے کھرل نوں آنا ای تے آ
دانہ پانی جس توں میرا مک گیا
جان وجودوں نکلدی اکھیں دیکھ توں آ

پرسوں چن دی چودھویں چندھڑاں ڈھکنا ایں آ

سیالیں گنڈھیں پھیریاں تے دونا کاج رچا

سدہے ساوے داج دے کپڑے رہے رنگا

حسینوں ڈولے ہان لئی ویاہ پجان لئی

توں گھراڑے سوں رہیوں جیویں گہنے دا شاہ

رکھن او بھورے پا کے شیریں لہرے لا[1]

دوست محمد خاں کامل مومند

17ستمبر1915ء کوپشاور میں فوجون خاں مومند کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ اردو، فارسی اور پشتو کے ممتاز ادیب۔ مورخ، محقق، شاعراورتحریک پاکستان کے سرگرم کارکن اور گولڈ میدلسٹ بھی تھے۔ آپ کی تحقیقی کتب "خوشحال خان خٹک" (اردو)، " کلیات خوشحال خان خٹک" (اردو)، "دیوان سکندر خاں خٹک" (تصحیح و تحشیہ) "رحمان بابا سوانح" (پشتو)، "تاریخ مرصع" (تدوین، حواشی و مقدمہ) *On a Foreign Approach to Khushal* شعری کتب میں "دفکرد نوڈیوے"، "کلیات خوشحال خان خٹک" (پشتو مقدمہ) شامل ہیں۔ آپ نے 23فروری1981ء کووفات پائی اور ڈاگئی، نوشہرہ خیبر پختونخواہ میں تدفین ہوئی۔

ذکی الدین پال، جسٹس

جسٹس ذکی الدین پال ایڈووکیٹ، یکم جنوری1920ء کوامرتسر میں مولوی سراج الدین پال ایڈووکیٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز قانون دان، جسٹس ہائی کورٹ، دانشور، مصنف اور تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن تھے۔ آپ1938ء تا 1940ء مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری۔ 1971ء تا1981ء لاہور ہائیکورٹ لاہور کے جج اور1991ء تا 1994ء سینیٹر بھی رہے۔ آپ تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ کے ٹرسٹی۔ نظریہ پاکستان فاونڈیشن کے بورڈ آف گورنرز کے رکن اور انجمن اسلامیہ امرتسر کے سیکرٹری بھی رہے۔

آپ کی کتب میں میری یاداشتیں اور میرے مشاہدات شامل ہیں۔

آپ نے 14مارچ2000ء کو لاہور میں وفات پائی اور میانی صاحب قبرستان لاہورمیں دفن ہوئے۔

رشید احمد اعوان (آر اے اعوان)

جون1941ء میں جالندھر چھاؤنی کے قریب گاؤں تہییاں میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے والدین کے ہمراہ لاہور آباد ہوگئے۔ لاہور میں ہی تعلیم حاصل کی اور غلام باری سلیمی ایڈووکیٹ کی شاگردی میں وکالت کا آغاز کیا۔ آپ اپنے دور کے فوجداری کے اچھے وکلاء میں شمار ہوتے تھے۔ انھوں نے قرآن پاک کے چیدہ چیدہ مطالعہ کے بعد مشکلات و مسائل کے حل کے لیے قرآنی آیات مبارک کے حوالوں اور ترجمہ کے ذریعے نہایت آسان کتاب''خوشبوئے قرآن'' مرتب کی جو ان کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ اور بیٹے نے چھپوائی۔ 14جون 1999ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

رفیق احمد باجوہ

21اپریل1923ء کو سانگلہ ہل کے قریبی گاؤں چک نمبر121حنجلی میں پیداہوئے۔ آپ کے والد کا نام چوہدری آصف علی خاں باجوہ تھا۔ گاؤں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعدسانگلہ ہل سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج فیصل آباد (لائل پور) سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ طا لب علمی کے زمانے سے ہی شاعری کرنے اورلکھنے کا شوق تھا۔ اس لیے کالج کے گزٹ میں لکھنا شروع کیا۔ تحریک پاکستان میں حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور منتقل ہوکر سرکاری ملازمت اختیار کرلی۔ بعد ازاں کراچی منتقل ہوگئے اور کراچی میں ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں میں حصہ لے کر تحریروں اور تقریروں کے ذریعے مزدوروں کے لیے آواز بلندکی۔ 1962ء میں کراچی میں ہی قانون کی تعلیم حاصل کی اور دوبارہ لاہور میں منتقل ہوکر وکالت شروع کردی۔ ساتھ ہی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ پہلے پاکستان اتحادپارٹی میں شمولیت اختیارکی پھر جمیعت العلمائے پاکستان میں شامل ہوگئے۔ 1977ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف

چلنے والی تحریک کے دوران نو جماعتوں کے اتحاد پاکستان قومی اتحادکی تشکیل میں اہم کردار ادا کیااور پاکستان قومی اتحاد کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ مگر سیاسی سازشوں کی وجہ سے انھیں سیاسی منظر نامے سے الگ ہوناپڑااور وکالت میں فعال ہوئے۔ 13جون2004ء کولاہورمیں وفات پائی اورقبرستان شاد باغ میں دفن ہوئے۔ انھو ں نے کئی کتب تحریر کیں جن میں "بولتے زخم" (انشائیے)، "ناکردہ گناہ"، "ایک نعرہ مستانہ"، " کان زہو کا"، "روشن سائے"، "گوندگویم" مشکل وغیرہ شامل ہیں۔

سہراب اسلم

سہراب اسلم ایڈووکیٹ فیروزوالا، ضلع شیخوپورہ میں وکالت کرتے تھے۔ آپ قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ ادیب اور افسانہ نگار بھی تھے۔ ان کے افسانوں کا مجموعہ ''تنکے کی ناؤ ''اور'' جنگل کی ہوا ''ہیں۔

آپ مارچ2002ء میں فوت ہوئے۔

سی ایم باجوہ

سی ایم اسلم باجوہ ایڈووکیٹ کا اصل نام چوہدری محمد اسلم باجوہ تھا۔ آپ شیخوپورہ کے ممتاز قانون دان تھے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن شیخوپورہ کے صدر اورپنجاب بار کونسل کے ممبر بھی رہے۔ آپ ایک اچھے قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے ادیب اور ناول نگار بھی تھے۔ آپ نے ایک تاریخی رومانوی ناول تحریر کیا۔ جو''رتنا اور عمران''کے نام سے 2014ء میں شائع ہوا۔

شمیم حسین قادری، سید

20 اکتوبر1920ء کو بٹالہ ضلع گرداسپور میں سید نور بہار شاہ قادری کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ایک ممتاز قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ مصنف، دانشور اور کارکن تحریک پاکستان تھے۔ اکتوبر 1966ء میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے اور چیف جسٹس کے عہدے پر پہنچے۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن، جنرل سیکرٹری انجمن حمایت اسلام اور محترمہ فاطمہ جناح کے الیکشن میں ان کے الیکشن

ایجنٹ کے فرائض سر انجام دیے۔ آپ کی تصانیف میں (1982) *Creation of Pakistan* اور *Judges and Politics*، "اسلامی ریاست قرآن و سنت کی روشنی میں"،"شاہ فاضل بٹالوی" شامل ہیں۔

حکومت پاکستان نے آپ کو ستارہ پاکستان اور تحریک پاکستان گولڈ میڈل کے اعزازت سے نوازا۔ لاہور میں 13جنوری 1993ء کو وفات پائی۔

شہاب الدین، سرچو ہدری

1865ء میں موضع منگل ضلع سیالکوٹ میں چوہدری کالے خاں کے گھر پیداہوئے۔ زندگی میں آپ نے ہمیشہ محنت کو ترجیح دی اور اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ قانون دان، شاعر، ادیب، سیاستدان اور مترجم بھی تھے۔ آپ رکن انڈین لیجسلیٹو اسمبلی 1921ء- 1923ء، صدرمیونسپل کارپوریشن لاہور- 1922ء-1924ء، رکن پنجاب قانون ساز اسمبلی1923ء- 1945ء اور وزیرتعلیم پنجاب 1934ء رہے۔ اس کے علاوہ آپ ایک عرصہ تک پنجاب مجلس قانون ساز کے سپیکر بھی رہے۔ آپ نے کرمنل لاء جرنل(1904ء) اور انڈین کیسز (1909ء) میں جاری کیے۔ آپ نے مسدس حالی کا پنجابی میں منظوم ترجمہ کیا۔ 6جون1949ء کولاہور میں وفات پائی۔

صادق حسین شاہ کاظمی ایڈووکیٹ، سید

یکم اکتوبر1898ء کو کھادڑ پاڑہ (کشمیر) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان 1910ء میں ہجرت کرکے ظفر وال ضلع سیالکوٹ میں آباد ہوگیا۔ آپ شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ کے معروف وکیل تھے۔ آپ اردو کے نامور شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ تحریک پاکستان کے کارکن اور شکر گڑھ مسلم لیگ کے صدر بھی تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام ''برگ سبز''کے نام سے ہے۔ ایک زبان زد عام شعر جوعلامہ اقبال سے منسوب کیا جاتاہے۔

تندئ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے
عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے
کے لیے

اس کے اصل خالق بھی آپ ہیں۔ آپ نے 4 مئی1989ء کو وفات پائی اوراسلام آباد میں دفن ہیں۔ آپ کے دوبیٹے سید صفدر حسین کاظمی اورسید شوکت حسین کاظمی بیوروکریسی میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں۔

ظفر یاب حسین (جام نوائی بدایونی)

ایڈووکیٹ کاقلمی نام جام نوائی بدایونی تھا۔ آپ 16اکتوبر1903ء کو بدایوں میں حاجی ارشاد حسین برق بدایونی کے ہاں پیداہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد اسلام آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ آپ طوطی ہند نواب ظہوراللہ خان نوا کی اولاد میں سے تھے اور اسلام آباد کی ادبی انجمنوں کے روح رواں تھے۔ آپ وکیل ہونے کے ساتھ اردو کے کہنہ مشق نعت گو اور شاعرتھے۔ 12دسمبر1981ء کو اسلام آباد میں وفات پائی۔

عبدالجبار خاں

جسٹس عبدالجبار خاں نے تعلیم سے فارغ ہونے کے بعدبطور پی سی ایس آفیسر اپنے کیرئیر کا آغاز کیا۔ مگر استعفیٰ دینے کے بعد وکالت شروع کردی۔ آپ 2 اکتوبر1974ء کو لاہورہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ چھ سال تک سروس ٹریبونل کے چیئرمین بھی رہے۔ انجمن پٹھاناں کے بانی و صدر تھے۔ تحریک پاکستان میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں۔ سردار عبدالرب نشتر اور فاطمہ جناح کے قریبی ساتھی تھے۔ آپ سرائیکی، پنجابی، اردواور انگریزی کے بلند پایہ سکالر تھے۔ کئی ادبی اور ثقافتی تنظیموں کی بنیاد بھی رکھی۔ 12مارچ2001ء کو85 سال کی عمر میں لاہور میں انتقال ہوا اوروہیں پہ دفن ہیں۔

عبدالحمیدطالب، رانا

علا مہ رانا عبدالحمیدطالب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ لیبر لاء کے مایہ ناز وکیل تھے۔ دو مرتبہ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ایگزیکٹیو ممبر بھی رہے۔ آپ نے لیبر لاز کے حوالے سے مندرجہ ذیل کتب لکھیں۔

1. *Handbook of National Industrial Relations Commission*
2. *Law, Practice and Procedure of Industrial Relations*

3. *Employees Old age Benefits Act* 1976
4. *Law Practice and Procedure of Employees Old Age Benefits*
5. *Law, Practice and Procedure of Employees Social Security in Pakistan*

ان کے علاوہ ”لیبر کامریڈ“ (اردو)، ”اطلاق مرتان“، ”روح العلم“، ”روح العصر“ اردو اور انگریزی کے مصنف تھے۔ آپ نے لاہور میں وفات پائی۔

عبدالرحمٰن خادم، ملک

13نومبر1909ء کوملک برکت علی کے ہاں پیدا ہوئے۔ معروف احمدی عالم، شاعر، مناظر، ادیب اورقانون دان تھا۔ طویل عرصہ تک ضلع گجرات کی جماعت احمدیہ کے امیر رہا۔ استاد امام دین کی کتاب ”بانگِ دہل“ کا دیباچہ اور کمنٹری تحریر کی۔ 31دسمبر1991ء کو وفات پائی اور ربوہ میں دفن ہوا۔

عبدالقادر ایڈووکیٹ، سر شیخ

15مارچ1874ء کو شیخ فتح دین کے ہاں لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز قانون دان۔ ادیب۔ اردو زبان وادب کے محسن اور بانی مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”مخزن“ لاہور (1901ء) تھے۔ آپ 1898ء میں آبزرور کے ایڈیٹر بھی مقرر ہوئے جو مسلمانوں کا پہلاانگریزی اخبار تھا۔ آپ 1904ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن چلے گئے۔ 1907ء میں بار ایٹ لاء کرکے ہندوستان واپس لوٹے۔ 1921ء میں آپ لاہور ہائیکورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر ہوئے۔ 1925ء میں آپ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے صدر اور وزیر قانون بنے۔ 1930ء میں دوبارہ لاہور ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر ہوئے۔ 1934ء تا39 19ء رکن انڈین کونسل لندن رہے۔ 1932ء تا1934ء اور1937ء میں صدر انجمن حمایت اسلام لاہور رہے۔ 1942ء میں چیف جسٹس ہائی کورٹ بہالپور رہے۔ 1949ء میں صدر انجمن ترقی اردوپاکستان رہے۔ آپ9فروری1950ء کووفات پا گئے۔ آپ کی کتب میں ”مقام خلافت“ (1906ء)، ”دربار خلافت“، ”رباعیات اکبر“، ”تین افسانے“ (فرانسیسی تراجم) ”انتخاب مخزن“ (تین جلدیں)، ”مقالات عبدالقادر“ اور ”سفر نامہ“ شامل ہیں۔ ان کی دیگر انگریزی کتب میں :

1. *The new School of Urdu Literature*, 1898

2. *Famous Urdu Poets and Writers*, 1947
3. *Urdu Language and Literature*, 1947
4. *Iqbal the Great Poet of Islam*, 1975
5. *Urdu Literature in 19th Century*

"بانگِ درا" کا دیباچہ بھی سر عبدالقادر نے تحریر کیا۔

عبدالقیوم، میر

فیصل آباد کے ممتازوکیل، شاعر ادیب اور سیاسی کارکن۔ آپ صدر پنجاب لیگ بھی تھے۔ آپ نے 1969ء میں فیصل آباد میں وفات پائی۔ آپ کی تصانیف کی تفصیل نہیں مل سکی۔

عبداللہ انور بیگ، مرزا

1907ء میں فیروز پور بھارت میں پیدا ہوئے۔ آپ ماہر قانون، ممتاز صحافی، کارکن تحریک پاکستان اور جنرل سیکرٹری سٹی مسلم لیگ لاہور و بانی صدر مجلس کبیررہے۔ آپ کی زیادہ توجہ وکالت کی بجائے صحافت کی طرف رہی۔ "مسلم آؤٹ لک"، "ٹریبون" اور "ایسٹرن ٹائمز" سے وابستہ رہے۔ آپ کی کتب میں *The Poet of the East, The Passing Carvan,Since Our Fall*.اور "تعمیر نو" ہیں۔ آپ نے 10نومبر1996ء کو لاہور میں وفات پائی۔

عرفان سعید

پہلے ائیر فورس میں فلائیٹ لیفٹیننٹ تھے۔ پھر وکالت شروع کردی۔ جنوری 1984ء میں ایک کتاب تحریر کی۔ جس کانام*Air Marshal vesre Flight Lieutenant* ہے۔ سوشلزم کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کرتے تھے۔ آج کل غالباً بیرون ملک ہوتے ہیں۔

عطاء اللہ خاں، قاضی

1896ء میں مردان میں نصراللہ خاں قاضی کے ہاں پیداہوئے۔ آپ صوبہ سرحد کے ممتازسیاستدان، قانون دان، ادیب، شاعر اور مورخ تھے۔ آپ خان عبدالغفار خان کے

ساتھی تھے۔ 1937ء میں صوبہ سرحد کے وزیرتعلیم رہے۔ آپ "دپختو تاریخ" (چار جلدیں) کے مصنف ہیں۔ 17فروری1952ء کو مردان میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں۔

عطاء اللہ خاں عطاء

1898ء میں خان محمد خان کے ہاں موضع نکواڑہ تحصیل کلاچی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز قانون دان، فارسی، اردواور پشتو کے معروف مثنوی گو شاعر تھے۔ تقر یباً پچاس سال تک وکالت کی۔ گومل یونیورسٹی میں قانون کا مضمون بھی پڑھاتے رہے تھے۔۔ ان کی شعری کتب میں "کلیات عطاء" (فارسی کلام تین حصے) "امان نامہ" (فارسی بطرز جاوید نامہ) ہیں۔ ان کی یاد میں 1998ء میں سہ ماہی''العطاء '' جاری کیا گیا۔ آپ نے 25 مارچ 1991ء کو ڈیرہ اسماعیل خان میں وفات پائی۔

عطاء اللہ سجاد، شیخ

24جون4 191ء کووزیر آبادضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز قانون دان، اردوشاعر، ادیب، صحافی اور آزاد نظم کے ابتدائی شاعروں میں سے ہیں۔ بطور کارکن تحریک پاکستان گولد میڈل حاصل کیا۔ 1963ء- 1966ء میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل مغربی پاکستان ر ہے۔ 1966ء سے 1976ء تک لاہور ہائی کورٹ کے جج رہے۔ 1977ءتا1980ء چیئرمین لیبر کمیشن اور1991ء تا 1994ء چیئرمین نیشنل انڈسٹریل ریلیشنز کمیشن رہے۔ 29جنوری2000ء کو لاہورمیں وفات پائی۔ آپ کے مجموعہ کلام کا نام'' سرود ناتمام ''ہے۔

علی محمد خالدی (علی محمد لاشاری)

علی محمد خالدی (علی محمد لاشاری) ایڈووکیٹ۔ 10جون1925ء کوٹھٹھہ میں نہال خاں لاشاری کے ہاں پیدا ہوئے۔ وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ سندھی زبان کے شاعر، ادیب اور مورخ بھی تھے۔ آپ کے شعر ی مجموعہ ہائے میں "نسیم سحر"، "خاموش

گواہ“، ” کلیات خالدی“ شامل ہیں۔ جب کہ تاریخی کتب میں ”مکلیء جاپر اسرار داستان“، ”دبیل جا داستان“ شامل ہیں۔ آپ نے 30 اگست1972ء کو ٹھٹھہ میں وفات پائی۔

غلام بھیک نیرنگ، میر

26ستمبر1876ء کوموضع دورانہ، ضلع انبالہ میں سید قاسم علی ترمذی رضوی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز قانون دان، سیاستدان، مبلغ، ادیب، شاعر، تلمیذ داغ دہلوی اور تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن تھے۔ ان کی خدمات کے صلہ میں بعد مرگ1988ء میں تحریک پاکستان گولڈ میڈل دیا گیا۔ علامہ اقبال کے دوست تھے۔ تمام عمرملی تحریکوں میں حصہ لیتے رہے تھے۔ آپ1936ء تا47 19ء متحدہ ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی کے علاوہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے رکن بھی رہے (1947ء تا 1952ء)۔ آپ کے شعری مجموعہ ہائے میں ”کلام نیرنگ“ اور ”غبار افق“ شامل ہیں۔ آپ نے 16اکتوبر1952ء کو لاہور میں وفات پائی۔

غلام حسین قیصر، شیخ

1902ء میں وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ معروف قانون دان اور شاعر تھے۔ آپ کی شعری کتب میں ”لوح و قلم“، ”آئینہ دن“ اور ”نوائے سروش“ ہیں۔ آپ 14 اگست1974ء کو سیالکوٹ میں فوت ہوئے۔

فتح محمد انوری، خواجہ

مشہور قانون داں، شاعر اور کلام اقبال کے شیدائی تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے لدھیانہ سے لاہور آگئے۔ وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کہنہ مشق شاعر تھے۔ 22 جنوری 1986ء کولاہور میں انتقال ہوا۔

فیاض علی

1895ء میں فیض آباد (اودھ) انڈیامیں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے کراچی آگئے۔ آپ نامور قانون دان اور سابق اٹارنی جنرل پاکستان تھے۔ ان کی صاحبزادی سلمیٰ زمن سرسید گرلز کالج کراچی کی پرنسپل تھیں۔ اردو ادب سے آپ کو

گہری دلچسپی تھی۔ آپ ناول نگار بھی تھے۔ آپکی تصنیفات میں دوناول" انور" اور" شمیم" شامل ہیں۔ آپ نے 7 اپریل 1959ء کوکراچی میں وفات پائی۔

کرم الٰہی بھٹی چوہدری

یکم جنوری1932ء کوفیروز پور (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ اگست 1947ء میں ہجرت کرکے لاہور میں سکونت اختیار کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 1957ء میں پنجاب یونیورسٹی سے لائبریری سائنس میں ڈپلومہ اور1959ء ایل ایل بی کیا اور وکالت شروع کردی۔ وکالت کے ساتھ ساتھ آپ کو شعبہ تعلیم سے بڑی دلچسپی تھی۔ آپ نے چند تعلیمی ادارے بھی قائم کیے جہاں یتیم بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی تھی۔ آپ نے دورطا لب علمی میں تحریک پاکستان میں بھی حصہ لیا۔ تصوف اور ادب سے بھی آپ کا گہرا تعلق تھا۔ 1975ء- 1976ء میں لاہور سے اسلام آباد منتقل ہوگئے اوروہاں سپریم کورٹ میں وکالت شروع کر دی۔ آپ نے مختلف موضوعات پر کتب تحریر کیں۔ جن میں "تاریخ ملتان"، "برصغیرمیں مسلمان قوم کی تاریخ"، "ربوہ کیس"، "میزان عدل" وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے خاکسار تحریک اور مسلم لیگ میں شامل ہوکر سیاست میں بھی حصہ لیا۔ 30ستمبر2006ء کوراولپنڈی میں وفات پائی۔

کے ایل گابا (خالد لطیف گابا)

کے ایل گابا (خالد لطیف گابا۔ کنہیا لال گابا) ایڈووکیٹ۔ 28۔ اگست1899ء کو مشہور بیرسٹر اور بعدازاں صنعت کار وسرمایہ کار اور سیاستدان لالہ ہرکش کے ہاں لاہورمیں پیدا ہواکیمبرج سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ اکتوبر1922ء میں ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کا لائسنس لیا۔ 18جولائی1923ءکو ایک مسلمان وکیل عزیز احمد کی بیٹی حسن آرا سے شادی کی اس نے 1933ء کو اسلا م قبول کیااور اس کا اسلامی نام خالد لطیف گابا رکھا گیا۔ 1934ء میں پنجاب اسمبلی کے مرکزی پنجاب مسلم حصے کے رکن اسمبلی منتخب ہوئے 1937ءمیں لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن بھی رہے کے ایل گابا نے نیو میگناکارٹا محبت اور قتل کے مشہور مقدمات لڑے۔ "دی پرافٹ آف دی ڈیزٹ"، "مجبور آوازیں"

(passive voice) اور "خود نوشت حیات"، "اپنے اور پرائے"، سمیت کئی کتب تحریر کیں قیام پاکستان کے بعد انڈیامنتقل ہوگئے اور وہیں وفات پائی۔

گلاب دین شیخ

سیالکوٹ کے رہنے والے اور وہیں وکالت کرتے تھے آپ نے بہت محنت سے قانون کا امتحان پاس کیا قانون کے مختلف موضوعات پر آپ نے بہت کتب تحریر کیں۔ "قانون شہادت" کا اردو میں ترجمہ بھی کیاقانون شریعت پر "وررواح" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی آپ اقبال کے قریبی دوست تھے۔ 1937ء میں وفات پائی۔

لالجپت رائے، لالہ

28جنوری 1865ء کو ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں ڈھوڈیکے میں ایک مڈل سکول کے مدرس منشی رادھاکشن کے ہاں ہوئے۔ عربی فارسی اور دیگر علوم کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد1880ءمیں انٹر پاس کیا اور 1886ءمیں لاہور سے قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے بعدلدھیانہ کے قصبہ جگراؤں میں وکالت شروع کی۔ کچھ عرصہ 1894ءمیں چیف کورٹ میں وکالت کی غرض سے لاہور آگئے۔ 1888ء میں کانگرس میں شمولیت اختیار کرلی۔ 1905ء میں گوپال کرشن گوکھلے کے ہمراہ کانگرس کے وفد میں انگلستان کا سفر کیا۔ مختلف سیاسی تحریکوں میں حصہ لینے کی وجہ سے قید و بند میں بھی رہے۔ 1923ء کے انتخاب میں مرکزی مجلس قانون ساز کے رکن رہے۔ 1926ء کے انتخابات میں بھی کامیابیاں حاصل کیں۔ برطانوی سامراج سے سخت نفرت تھی۔ سائمن کمیشن کی آمد کے دوران لاہور میں زبردست جلوس نکالا اور اس دوران پولیس کے لاٹھی چارج سے شدید زخمی ہوئے جس وجہ سے 17نومبر1928ءکوانتقال ہوا۔ آپ ایک مقرر ہونے کے علاوہ ایک عمدہ نثر نگار بھی تھے متعدد کتب تحریر کیں۔ اردو کا ایک روز نامہ "بندے ماترم" اور انگریزی ہفتہ وار "دی سپیل" بھی نکالا۔ لاہو ر میں لوئر مال پر لالہ لالجپت کی یادگار ہے۔ پیپلز سرونئی سوسائٹی آف انڈیا بنائی گلاب دیوی ہسپتال ان کی والدہ کی یاد میں بنایاگیاتھا ان کی انگریزی کتب ہیں:

1. *Unhappy India*

2. *The Arya Samaj*
3. *Young India*
4. *England Debt to India*
5. *India's will to freedom*
6. *Story of Any Depporation*
7. *Message of the Bhawad Gita*

محمد احسن، خواجہ

15جولائی1939ء کوخواجہ اللہ دتہ گوہر کاشمیری کے ہاں پیداہوئے۔ آپ ممتاز وکیل اور مصنف ہیں۔ آپ1986ء میں صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات اورپنجاب بارکونسل کی لیگل ایجوکیشن کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ آپ نے ''منزل عقیدت ''کے نام سے سفرنامہ ”حرمین شریفین“ تحریر کیا۔ آپ 6اپریل2000ء کو گجرات میں فوت ہوئے۔

محمد احمدمظہر، شیخ

شیخ محمد احمدمظہر ایڈووکیٹ۔ 1896ء میں کپورتھلہ میں پید اہوا۔ ماہر قانون دان، ماہرلسانیات، اردو، انگریزی، عربی اور سنسکرت کا عالم، شاعر، ادیب اور امیر جماعت احمدیہ فیصل آبادتھا۔ اس کی کتب حسب ذیل ہیں:

Arabic: the mother of Languages, 1965
English traced to Arabic, 1967
Sunskrit traced to Arabic

شعری مجموعہ اردو کلام ”درد و درماں“ ہے۔ 23 مئی1993ء کو فیصل آباد میں فوت ہوا اور ربوہ میں دفن ہوا۔

محمد افضل طور، سید

20 جون1921ء کوگوجرانوالہ کے قصبہ گوندانوالہ سید محمد فاضل گھر پیدا ہوئے گورونانک خالصہ کالج سے بی اے کا امتحان پاس کیا عربی فاضل اور ادیب عالم کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایل ایل بی کیا اور ہائی کورٹ میں بطور گورنمنٹ پلیڈر کا کام کیایکم جنوری 1982ء میں آپکی وفات ہوئی بطور شاعر آپکی ایک کتاب تجلیات

طور شائع ہوچکی ہے آپ کے صاحبزادے سید امجد کلیم طاہرنقوی ڈسٹرکٹ اٹارنی کے عہدے سے ریٹائر ہوکر گوجرانوالہ میں وکالت کررہے ہیں اور صاحب تصانیف ہیں۔

محمد اقبال، علامہ

علامہ ڈاکٹرمحمد اقبال 9نومبر1877ء کو سیالکوٹ میں پیداہوئے۔ والد کانام شیخ نورمحمد تھا۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ مشن ہائی سکول اورمرے کالج سیالکوٹ سے حاصل کی۔ 1885ء میں گورنمنٹ کالج لاہورسے بی اے کیا۔ 1899ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے فلسفہ کیااوراسسٹنٹ پروفیسربنے۔ 1905ء میں بیرسٹری کے لیے انگلستان چلے گئے۔ 1907ء میں کیمرج سے پڑھے۔ جولائی 1907ءمیں جرمنی سے پی ایچ ڈی کیا۔ جولائی 1908ء میں لنکنزان سے بیرسٹری پاس کی۔ 30اکتوبر 1908ء کو لاہورکے وکلاءکی فہرست میں شامل ہوئے۔ علامہ اقبال نے شاعری اوائل عمری میں ہی شروع کردی تھی۔ آپ قابل قانون داں ہونے کے ساتھ عظیم شاعربھی تھے۔ 1909ء میں انڈین کیسز نامی لاء جنرل کی مجلس ادارت میں شامل ہوگئے۔ شاعری کے علاوہ بھی کئی موضوعات پرکتب تحریرکیں۔ 1910ء میں ”علم الاقتصاد“ کے نام سے ایک کتاب شائع ہوئی۔ شاعری کی کتب میں ”بانگ درا“، ”بال جبریل“، ”ارمغان حجاز“، ”پس چہ باید کرد اے اقوام شرق“، ”اسرارِ خودی“، ”پیام مشرق“، ”اسرار و رموز“، ”زبورِ عجم“، ”ضربِ کلیم“، ”جاوید نامہ“ وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کی مدراس لیکچرز پر مشتمل کتاب “The Reconstruction of Religious Thought in Islam” بہت مقبول ہوئی۔

1923ء کو انھیں سرکاخطاب ملا۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن بھی منتخب ہوئے۔ 21اپریل 1938ءکو لاہورمیں وفات پائی۔

علامہ اقبال کے کلام سے مختصر سا انتخاب دیکھیے:

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قومِ حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے

محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ
نواز

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر
رکھتی ہے
پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی
ہے
قدسی الاصل ہے، رفعت پہ نظر
رکھتی ہے
خاک سے اٹھتی ہے، گردوں پہ
گزر رکھتی ہے

صُورت شمشیر ہے دستِ قضا میں
وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل
کا حساب
نقش ہیں سب ناتمام خُونِ جگر کے
بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خُونِ جگر
کے بغیر

حسن ازل کی پیدا ہر چیز میں
جھلک ہے
انساں میں وہ سخن ہے، غنچے میں
وہ چٹک ہے
یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے

گویا

واں چاندنی ہے جو کچھ، یاں درد کی کسک ہے

انداز گفتگو نے دھوکے دیے ہیں ورنہ

نغمہ ہے بوئے بلبل، بو پھول کی چہک ہے

کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی

جگنو میں جو چمک ہے، وہ پھول میں مہک ہے

یہ اختلاف پھر کیوں ہنگاموں کا محل ہو

ہر شے میں جبکہ پنہاں خاموشی ازل ہو

ماں کا خواب

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب

بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

یہ دیکھا کہ میں جا رہی ہوں کہیں

اندھیرا ہے اور راہ ملتی نہیں

لرزتا تھا ڈر سے مرا بال بال

قدم کا تھا دہشت سے اٹھنا محال

جو کچھ حوصلہ پا کے آگے بڑھی

تو دیکھا قطار ایک لڑکوں کی تھی

زمرد سی پوشاک پہنے ہوئے
دیے سب کے ہاتھوں میں جلتے
ہوئے
وہ چپ چاپ تھے آگے پیچھے
رواں
خدا جانے جانا تھا اُن کو کہاں
اسی سوچ میں تھی کہ میرا پسر
مجھے اس جماعت میں آیا نظر
وہ پیچھے تھا اور تیز چلتا نہ تھا
دیا اس کے ہاتھوں میں جلتا نہ تھا
کہا میں نے پہچان کر، میری جاں!
مجھے چھوڑ کر آ گئے تم کہاں؟
جدائی میں رہتی ہوں میں بے قرار
پروتی ہوں ہر روز اشکوں کے ہار
نہ پروا ہماری ذرا تم نے کی
گئے چھوڑ، اچھی وفا تم نے کی!
جو بچے نے دیکھا مرا پیچ و تاب
دیا اس نے منہ پھیر کر یوں جواب
رلاتی ہے تجھ کو جدائی مری
نہیں اس میں کچھ بھی بھلائی مری
یہ کہ کر وہ کچھ دیر تک چپ رہا
دیا پھر دکھا کر یہ کہنے لگا
سمجھتی ہے تو ہو گیا کیا اسے؟
ترے آنسوئوں نے بجھایا اسے!

غزل

ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں
ستم ہو کہ ہو وعدۂ بے حجابی
کوئی بات صبرآزما چاہتا ہوں
یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو
کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں
ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا
وہی لن ترانی سنا چاہتا ہوں
کوئی دم کا مہماں ہوں اے اہل
محفل
چراغِ سحر ہوں، بجھا چاہتا ہوں
بھری بزم میں راز کی بات کہ دی
بڑا بے ادب ہوں، سزا چاہتا ہوں

اقبال کے ہم عصر وکلاء میں مسلمان، ہندو، سکھ اور انگریز قانون دان شامل تھے۔ یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ 1908ء سے 1934ء کے دوران اقبال نام کے پانچ وکلاء ہائی کورٹ میں پریکٹس کرتے تھے۔ اُن میں سے دو الگ الگ مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ بیرسٹر شیخ محمد اقبال اور اقبال احمد مسلمان تھے جب کہ اقبال چند ہندو اور اقبال سنگھ کا تعلق جیسا کہ نام سے ظاہر ہے سکھ مذہب سے تھا۔ ایک اور وکیل ایس کے اقبال نامی تھے۔ ان کے صرف دو رپیوٹڈ کیس قانونی رسائل میں دکھائی دیتے ہیں۔ اقبال کے ہم عصر وکلاء کی فہرست میں حسبِ ذیل قانونی شخصیات کے نام نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔

مسلمان ہم عصر وکلا

بیرسٹر شیخ عبدالقادر (بعد ازاں جسٹس)، بیرسٹر سر میاں محمد شفیع، بیرسٹر سر شہاب الدین، خان بہادر شیخ دین محمد (بعد ازاں جسٹس)، ملک برکت علی، خان بہادر سعد الدین خان، بیرسٹر جلال الدین مرزا، سر ظفر اللہ خان، بیرسٹر شاہ نواز، فیروز

خان نون، بیرسٹر خلیفہ شجاع الدین، شیخ عمر بخش، بیرسٹر میاں فضل حسین، بیرسٹر خواجہ ضیاء الدین، بدر الدین قریشی، میاں عبدالرشید (بعد ازاں جسٹس)، محمد دین جان، ایم ایم اسلم خان، محمد اورنگ زیب خان، محمد نذیر، پیر تاج الدین، احمد حسن، کے ایس قاضی، شیخ نیاز محمد، عبدالکریم، خواجہ نذیر احمد، ایس اے محمود، فضل الٰہی، محمد افتخار علی، پستون جی دادا بھائی، چوہدری نبی بخش، نور الدین، ڈاکٹر محمد عالم، محمد طفیل، کے جے رستم جی، مولوی الف دین، ملک محمد امین، بیرسٹر فرخ حسین خان، بیرسٹر غلام رسول، مظہر علی اظہر، غلام محی الدین خان، حبیب اللہ خان، ملک محمد طفیل، حسن امام، میاں عبدالعزیز، عزیز احمد، آصف علی، سیّد محسن شاہ، مظہر علی خان قزلباش، خورشید زمان، محمد شریف، خان بہادر مولوی محرم علی چشتی، ڈاکٹر سلطان محمد، ملک محمد حسین، یوسف مختار، شیخ اکبر علی، ظہور الدین نقشبندی، ایما ے غنی، شیخ محمد منیر، خوشی محمد، مولانا عبدالقادر قصوری، محمد الیاس خان، ایم اے مجید، نذر حسین، اسد اللہ خان، شوکت رائے، چوہدری نذیر حسین، محمد نذیر، محمد اعظم خان، قلندر علی خان، میاں محمد رفیع، محمد اکبر خان، تاج الدین، عبید اللہ، شیخ چراغ دین، مولوی احمد دین، علی حسین، سعید حسین، امام دین، شیخ نیاز محمد، اصغر بیگ، شیخ عظیم اللہ، عبدالرزاق، حق نواز، ایم اے کے جنجوعہ، اکبر عمر، محمد حسین، فیروز الدین احمد، میراں بخش، گلاب رسول، ایم سلیم، احمد حسن، خادم علی شاہ، شیخ گلاب دین، بشیر احمد، عزیز احمد، زیڈ ایم حق، رفیق احمد، ایم اے غنی، شفیع الدین، فیاض حسین، ایس کے احمد، فدا حسین شاہ، غلام محمد، محبوب بیگ، عبدالحئی، اسد اللہ خان، ایم رفیق احمد، ایس ایم سدوزئی، اے جی صادق، ایس اے محمود، مرغوب احمد۔

لاہور کے ایک وکیل عبدالمجید شاعر تھے انھوں نے اقبال کی پیروی میں ترنم سے غزل پڑھنا شروع کی اور مقبول حاصل کی۔

ہندو ہم عصر وکلاء

شادی لال (بعد میں چیف جسٹس)، پنڈت موتی لعل نہرو، رائے بہادر پنڈت لالہ شیو نارائن، بخشی ٹیک چند (بعد ازاں جسٹس)، گوکل چند نارنگ، رائے صاحب لالہ موتی ساگر (بعد ازاں جسٹس)، آر سی من چند، سری رام گپتا، موہن سندر، پرکاش چند، نینوا مل، ندری ناتھ، بینی پرشاد کھوسلہ، لالہ روشن لال، ہری گوپال، گوکل چند، بھگت گوبند داس، بھگت ایشور داس، گنپت رائے، ساگر چند، لالہ دھرم داس سوری، نانک چند، رائے صاحب لالہ سکھ دیال، گنگا رام، برج لال، لالہ دوارکا داس، لالہ دھن پت رائے، لالہ امرناتھ چوپڑا، اننت رام، جیون لال کپور، ڈی مہرا، دھونی چند، رام پرتاپ، بشن داس، کنور دلیپ، بھگت رام پوری، ڈاکٹر نندلال، منوہر لال، سنگھ لال، مول چند، مدن لال، سکندر چند، رام بھاج دتہ، کنور نارائن، بلونت رائے، نہال چند مہرا، راج نارائن، کاشی رام، بشن نارائن، شمیر چند، ایم اے دونی، دیوان مہر چند مہاجن، نیامت رائے، گوبند رام کھنہ، سی ایل ماٹھور، کنور کشور، ہیم راج مہاجن، ارجن داس، دیسی رائے سواہنے، کشن دیال، جے جی سیٹھی، آرسی سونی، راج کشور، حوالہ پرشاد، کریا رام بجاج، جے رام داس، ایم ایل پوری، قبول چند، رائے بہادر لالہ درگا داس، سچ مان لعل گلاٹی، انانی رام، رائے بہادر لالہ بدری داس، جے این بھنڈاری، نول کشور، کرشن چند، راج کشور، شان لال، بسنت کرشنا، رام لعل انند، لالہ دولت رام، لالہ اچھرو رام، جمنا داس، روپ رام، ایم ایل بٹرا، اجیت پرشاد، امرناتھ مہتا، پنڈت گردھاری لال، پنڈی داس، گلزاری لال سہگل، بی این کپور، تیرتھ رام، فقیر چند، اے سی بوس، کالندہ رام، صاحب دیال، دھن راج شاہ، لکشمی نارائن، رام ریکھا مَل، حکم چند، ایچ ڈی بھلّہ، رامانند، کنہیا لال گابا (کے ایل گابا۔ مشہور مصنف)، امین چند مہتہ، جے لال (بعد ازاں جسٹس)، ساگر داس، گلا رام، جگن ناتھ، نوتن داس، بال کشن مہرا، سر دھارام، شام لال، امرناتھ بھاٹیہ، ایس کے مکر جی، اقبال چند چوپڑا، مکیش داس، رام رتن، گلشن رائے، یش گوپال گاندھی، حکومت رائے، سین داس، درباری لال، بدھ راج، چرن جیوا لال، بھاگ ناتھ شاہی، رگوناتھ ساہی، گوراں دتہ مل، ملک راج، جے آراگنی ہوتری، دھرم بھوشن،

شانتی رام سہوائے، جے گوپال سیٹھی، ہیم راج ودھاوا، شمھبو لال، نین سکھ گابا، دینا ناتھ بھاشن، کشوری لال مہرا۔

ہندو قانوندانوں میں لالہ لاجپت رائے اور پنڈت شیو نرائین شمیم تو بیرسٹر اقبال کی شخصیت کے خاص طور پر گرویدہ تھے۔ اسی طرح بیرسٹر مدن گوپال اور لالہ ہرکشن لعل بھی اقبال کے احباب میں شامل تھے۔

سکھ ہم عصر وکلاء

دلیپ سنگھ (بعد ازاں جسٹس)، اقبال سنگھ، مہتاب سنگھ، وشنو سنگھ، سردار کیسر سنگھ، تارا سنگھ، جواہر سنگھ، سردار کھڑک سنگھ، سردار مان سنگھ، بھوانی سنگھ، نروتم سنگھ، پرتاب سنگھ، گردیال سنگھ سلہریا، اتم سنگھ، سردار جھنڈا سنگھ، بھگت سنگھ، کاہن سنگھ، چرن سنگھ، ہزارہ سنگھ، پرنام سنگھ، خزاں سنگھ سوری، سیوا رام سنگھ، سردار امر سنگھ، وزیر سنگھ، سردار تیجا سنگھ، سردار نانک سنگھ، زوراور سنگھ، چنن سنگھ، ہربنس سنگھ، فقیر سنگھ، سمپورن سنگھ، مہاجن لبھا سنگھ، کرتار سنگھ

انگریز ہم عصر وکلاء

مسٹر براڈوے (بعد ازاں جسٹس)، مسٹر بی چے، ایم سی مائیکل، مسٹر سی ایچ اوئرٹل، مسٹر سی-بیون پٹسمین (بعد ازاں جسٹس)، مسٹر کرک پیٹرک، مسٹر نارمن ایڈمنڈ، مسٹر ڈی سی ریلی، مسٹر بی اے کوپر، مسٹر ڈبلیوڈی اوکونر، مسٹر جے ڈبلیو فیئرلی، مسٹر جی ایچ گارڈن، مسٹر پیٹسمین اوبارڈ، مسٹر آر ہارڈ، مسٹر فلپ مارٹن، مسٹر گارڈن نواڈ، مسٹر جے ایم میکے، مسٹر آلسٹن، ای ڈبلیو پارکر، مسٹر گرے، مسٹر موری سن، مسٹر ایچ اے ہربرٹ، مسٹر ایس اے سبورن، مسٹر ایس سانڈرز، مسٹر ڈبلیو ڈبلیو پیچ، مسٹر آر اے جرمی، بیرسٹر ڈی پی سنگھا (ہندوستانی عیسائی تھے۔ سکاچ مشن کالج میں اقبال کے استاد بھی رہے)

محمدالیاس، چوہدری

چوہدری محمدالیاس ایڈووکیٹ جڑانوالہ میں وکالت کرتے ہیں۔ آپ کی کتاب "اسلام کا سیاسی اور معاشرتی نظام" 1993ء میں شائع ہوئی۔

محمد بشیر احمد (ایم بی احمد)

جسٹس محمد بشیر احمد (ایم بی احمد)۔ 1911ء میں میرٹھ ضلع لکھنوء میں پیدا ہوئے۔ آکسفورڈ اور کیمبرج میں تعلیم حاصل کی۔ قائداعظم کے قانونی مشیر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں سیکرٹری دستور ساز اسمبلی، وفاقی سیکرٹری اطلاعات، تعلیم و آبادکاری مقرر ہوئے۔ 1959ء تا 1961ء جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ رہے۔ 1961ء- 1967ء چیف جسٹس و مرتب آئین نائجیریا رہے۔ اس کے علاوہ پاکستان ہسٹری بورڈ و ہسٹری کانفرنس کے صدر بھی رہے۔

آپ نے متعدد کتب بھی تصنیف کیں۔ جن میں حسب ذیل کتب شامل ہیں۔

Influence of Muslim Culture in India, 1928

Problems of Rural uplift in India

Judicial System of Muslim Empire

Theory & Practice of Law in Islam

آپ نے 7جولائی 1978ء کو کراچی میں وفات پائی۔

محمد بدیع الزماں بھٹی

رائے ونڈ کے رہائشی ہیں۔ لاہورمیں وکالت کرتے ہیں۔ ’’قادیانیت سوز ‘‘کے نام سے کتاب کے مصنف ہیں۔

محمد جبریل صدیقی، شیخ

شیخ محمد جبریل صدیقی ایڈووکیٹ کراچی کے معروف قانون دان، شاعراور ادیب کے علاوہ صحافی بھی تھے۔ آپ 1981ء- 1982ء میں وفاقی مجلس شوری کے رکن رہے۔ اس کے علاوہ روٹری انٹرنیشنل پاکستان کے گورنر بھی رہے۔ آپ 28ستمبر1923ء کو اندور بھارت میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے

پاکستان آگئے۔ 14 ستمبر 1982ء کو ایک حادثہ میں وفات پاکر حیدرآباد سندھ میں دفن ہوئے۔ آپ کے مجموعہ کلام کا نام ''موجِ واپسیں '' ہے۔

محمد سلیم جہانگیر، میاں

لاہور کے ایک ممتازوکیل،مزدور راہنما اور سیاسی کاکن تھے۔ آپ1934ء میں دھم کوٹ کپورتھلہ انڈیا میں میاں عمر دین کے ہاں پیدا ہوئے۔

قیام پاکستان کے وقت آپ کے والدین ہجرت کرکے پاکستان آگئے۔ آپ نے لاہور میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد یہیں وکالت شروع کردی۔ آپ پنجابی کے شاعر بھی تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام، ''اج دی وار'' ہے۔ 21مئی1988ء کو وفات پائی اور قبرستان میانی صاحب لاہور میں دفن ہوئے۔

محمد سلیم، چوہدری

چوہدری محمد سلیم ایڈووکیٹ ساہیوال میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم ساہیوال میں حاصل کی ایم ایس سی علم البشریات قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے اور ایل ایل بی اور ایم اے انگلش بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی سے کیااور ایل ایل ایم یونیورسٹی آف لاہور سے کیا ساہیوال میں ہی وکالت کرتے ہیں علمی اور ادبی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں ۔

آپ آج کے گنجلک دور اور بین الاقوامی سیاسی حالات کا گہرا ادراک رکھتے ہیں سیاسی معاملات مستقبل بینی (political (forecastingاور سیاسی حکمت عملی میں کا تنقیدی اور اطلاقی مطالعہ ان کو عام دانشوروں سے ممتاز کرتاہے آپ کتب میں پاکستان پر مافیہ قبضہ، اکیسویں صدی کا راج، عالمی سیاست کے خفیہ کھلاڑی اور مستقبل کی جنگیں بھی شامل ہیں۔

محمد سلیمان گجر، چوہدری

گوجرانوالہ کے نامور وکیل اورسیاستدان ہیں۔ تحریک بحالی عدلیہ کے بطن سے جنم لینے والی جذباتی شاعری پر مبنی کتاب ’’ایک عزم ایک تحریک ‘‘کے نام سے 2013ء میں شائع کرائی۔

محمد طارق اسد

محمد طارق اسد ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ 12 جون 1943ء کو پیدا ہوئے۔ راولپنڈی اسلام آباد میں وکالت کرتے تھے۔ 2008ء۔ 2009ء میں سپریم بار ایسوسی ایشن کے ممبر ایگزیکٹو منتخب ہوئے۔ لال مسجد اسلام آباد کامقدمہ لڑا اور اس سے متعلق کارروائی اور حالات کے بارے میں ’’لا ل مسجد کا مقدمہ قانون کی نظر میں ‘‘ کے نام سے کتاب تحریر کی۔ 2021ء میں انتقال کر گئے۔

محمد ظفراللہ خاں، چوہدری سر

6فروری 1893ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ان کے والدین نامور وکیل تھے لاہور سے لاء کرنے کے بعد انگلستان سے بیرسٹری کی1914ءسے 1916ء تک سیالکوٹ میں وکالت کرنے کے بعد لاہور آگئے۔ وکالت کے ساتھ1916ء سے 1923ءتک قانونی جریدے دی انڈین کیسز کی ادارت بھی کرتے رہے اور ساتھ لاء کالج میں پڑھاتے بھی رہے۔ 1926ءسے 1931ء تک گول میز کانفرنس میں شرکت بھی کی۔ 1931ءمیں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ 1923ء سے 1939ء تک وائسرائے کی مجلس عامہ کے رکن مقرر ہوئے اور تعلیم صحت عامہ، اراضی، تجارتِ قانون ریلوے اور سپلائی کے محکمہ جات کی ذمہ داری سرانجام دی۔ 1941ءمیں فیڈرل کورٹ انڈیا کے رکن بنیاور 1947ء تک اسی عہدے پر فائز رہے۔ 1947ء میں حکومت ہند کے ایجنٹ کے طور چین میں تقرری ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ مقررہوئے۔ 1961ءسے 64 تک اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے رہے۔ 1962ءمیں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے جج مقرر ہوئے قادیانی ہونے کی وجہ

سے ہمیشہ مسلمانوں میں متنازعہ رہے کلا م پاک کا انگریزی ترجمہ بھی کیا یکم ستمبر 1985ءمیں وفات پائی۔

محمد ظہیر

23مارچ1932ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ لاہو ر میں وکالت کرتے تھے۔ آپ اعلیٰ درجے کے شاعر ہونے کے علاوہ نہایت خوش مزاج اور باغ و بہار طبیعت کے مالک ہیں۔

جو نکل کے میرے لب سے کہیں
کھو گیا فضا میں
مری ساری داستاں تھی اسی حرفِ
نارسا میں

”حرفِ نارسا “ کے نام سے آپ کا مجموعہ کلام چھپ چکا ہے۔ نمونۂ کلام ملاحظہ فرمایے:

عجب اس شہر کی آب
و ہوا ہے
جیسے دیکھو وفا ناآشنا
ہے
شکستِ دل محبت کا
جلا ہے
جگر کا زخم انعام وفا
ہے
خدا جانے اسے کیا ہو
گیا ہے
دلہن سا شہر ویرانہ بنا
ہے
کبھی صرصر، کبھی

موجِ صبا ہے
ہوا کتنی تلون آشنا ہے
گناہوں میں نہ جانے کیا
مزہ ہے
درِ دوزخ پہ میلہ سا لگا
ہے
ہوا کیا جو قفس کا در
کھلا ہے
کبھی مرغِ شکستہ پر اڑا
ہے؟(2)

قطعہ

چاند تارے سمیٹ کر جس دم
کارواں شب کا لوٹ جاتا ہے
رشک صدا آفتاب اک تارا
میری پلکوں پہ جھلملاتا ہے(3)

غزل

ساتھی نئے نئے وفائیں نئی نئی
ہر لمحہ جلوہ گر ہیں ادائیں نئی نئی
کچھ بڑھ گئی ہیں دست ستم کی
ضرورتیں
ایجاد کی ہیں اس نے جفائیں نئی
نئی
دل کے معاملے میں ہے وہ بھی نیا
نیا
دیتے ہیں لوگ اسے رائیں نئی نئی

لگتی ہے اپنے گھر کی فضا اجنبی
مجھے
آتی ہیں بام و در سے صدائیں نئی نئی
نئی
مدت کے بعد محفل یاراں ہوئی بہم
غزلیں انہیں ظہیرؔ سنائیں نئی نئی(4)

لہو کا دریا اُتر گیا ہے
ہوس کا منظر بھکر گیا
ہے
جو آدمی وقت کی طلب
تھا
ہمارے اندر ہی مر گیا
ہے
جو لمحہ برسوں کا
ماحاصل تھا
وہ چپکے ہی سے گزر
گیا ہے
اُترتا تھا جس کو میرے
گھر میں
وہ چاند جانے کدھر گیا
ہے
اداسیاں دے گیا نظر کو
وہ دل کو ویراں کر گیا
ہے
ظہیرؔ وہ تجربے ہوئے

ہیں
کہ جو محبت سے بھر گیا
ہے(5   )

محمدعبدا لطیف امرتسری، چوہدری

چوہدری محمدعبدا لطیف امرتسری ایڈووکیٹ۔ ملتان کے ایک نامور وکیل، مصنف اور نقاد تھے۔ آپ نے متعدد کتب تحریر کیں جن میں جلیانوالا باغ اور *Harvest of Human Heads*شامل ہیں۔ آپ نے 6 نومبر 1987ء کو ملتان میں وفات پائی۔

محمد مسلم شمیم

محمد مسلم شمیم ایڈووکیٹ کا اصل نام محمد مسلم ہے۔ جب کہ مسلم شمیم قلمی نام ہے۔ آپ 3جنوری 1939ء کو ولی پور پٹنہ (عظیم آباد) پاٹلی پترمیں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کانام محمد ناظر حسین ہے۔ بی اے آنرز پٹنہ یونیورسٹی 1956ء میں کیا۔ بعد ازاں انڈیا سے ہجرت کرکے پاکستان کراچی آگئے۔ کراچی یونیورسٹی سے 1959ء میں ایم اے سیاسیات۔ سندھ یونیورسٹی سے 1967ء میں ایم اے اردو (ادبیات) کیا۔ 1973ء میں سندھ یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا۔ 1961ء تا72 19ء لاڑکانہ کالج آف کامرس اینڈاکنامکس میں سیاسیات کے لیکچرار رہے۔ 2007ء تا2008ء سینٹ پیٹرکس کالج کراچی میں پروفیسر رہے۔ 2005ء تا 2006ء جام شورو یونیورسٹی میں وزٹنگ پروفیسر رہے۔ 1972ء سے 1978ء تک ڈائریکٹر مینجرسوویت پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کراچی رہے۔ 1978ء میں وکالت شروع کی۔ پیشہ وکالت کے علاوہ بہت سی ادبی تنظیموں کے بانی عہدیدار اور سرپرست بھی رہے اور ابھی تک ان تنظیموں سے وابستگی ہے۔ 2013ء سے 2016ء تک انجمن ترقی پسند مصنفین کے مرکزی صدر بھی رہے۔ بہت سے اخبارات اور رسائل کی ادارت کے رکن ہونے کے ساتھ مختلف ادبی جرائد بیاض، نمودوغیرہ میں ان کا کلام چھپتارہتاہے۔ اس کے علاوہ آپ نے جز وقتی صحافی کے طور بھی خدمات انجام دیں۔ ان کی تصنیفات میں، امکا ن (شعری مجموعہ) آدرش (نثری مجموعہ) شوکت عابدی فن اور شخصیت (تالیف) تناظر

(نثری مجموعہ) بیان (شعری مجموعہ) نظریات کا تصادم (نظریاتی مضامین کا مجموعہ) فکر و فن کے جزیرے (نثری مجموعہ) لاڑکانہ کے چہار درویش (نثری مجموعہ) سیکولر مفکرین سقراط سے سبط حسن تک (مضامین کا مجموعہ) دبستان لاڑکانہ (مضامین کا مجموعہ) دبستان بھٹائی کے نو رتن، Fundamental of Islam,نثری مجموعہ (تالیف)۔ جب کہ زیر طبع کتب میں کامریڈ حیدر بخش جتوئی کی شخصیت اورشاعری، معاصر نظریاتی تضادات (نثری مجموعہ) شامل ہیں۔

گوتم کوئی گھر سوتا ہوا چھوڑ کے نکلے
یا دھرم نیا پریم کا آکاش سے اُترے
سینوں کے گھورندے سبھی ٹوٹ چکے ہیں
ڈر ہے یہ اجڑا ہوا گھر اور نہ اجڑے
ہر لمحہ ڈسے جانے کا ہے خوف رگوں میں
کلیاں میرے خوابوں کی ہیں سانپوں کے بسیرے
آنگن میں لگی آگ بجائے نہیں بجھتی
ٹکڑا کوئی بادل کا یہاں ٹوٹ کے برسے
اک عمر شمیم آپ کی اس چاہ میں گزری
تپتے ہوئے صحراؤں میں چشمہ کوئی پھوٹے (6)

اندرون زخم زار کرتی
رہی
بھیگی رت اشک بار کرتی
رہی
ہم کہاں منتظر رہے اس
کے
زندگی انتظار کرتی رہی
ساعت وصل دور ہوتی
گئی
آرزو سرشار کرتی رہی
چشم دل حال دل پہ ہنسنے
کی
غلطی بار بار کرتی رہی
یاد اُس کی تمام رات شمیم
ٹوٹ کر مجھ سے پیار کرتی
رہی(7)

تیرا ذکر مشغلہ ہے تیری گفتگو
خوشی ہے
تیری یاد آرزو ہے تیرا پیار زندگی
ہے
تیرے عارض و جبیں ہیں کہ مری
غزل کے مطلع
ترا زیر لب تبسم مری جاں شاعری
ہے
تری جنبش نظر میں مے خوشگوار

رصقاں

تیرے گیسوؤں کے سائے میں بہار
سو رہی ہے
وہ اور بھی ہو گئے ہیں تو صبا
سلگ اُٹھی ہے
کبھی مسکرا دیتے ہیں تو فضا
نکھر گئی ہے

ہیں متاعِ جاں لٹا کر بھی شمیم
مطمئن سے
یہ شعار عاشقی ہے کہ طلسمِ بے
خودی ہے(8)

مکالمہ

آئینے اور چہرے کا سن کر مکالمہ
منظر کوئی بھی منظر حیرت نہیں رہا
ہونٹوں پہ کوئی حرفِ شکایت نہیں رہا
دل کو خیال داغ ندامت نہیں رہا
شوق طواف کوئے ملامت نہیں رہا
کرب دروں کا شور اب ان مرحلوں میں ہے
سڑکوں کا شور بارِ ملامت نہیں رہا(9)

محمدممتاز فاروقی، شیخ

1882ء میں گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ گجرات کے اولین بیرسٹر تھے۔ ممتاز سیاسی اور سماجی شخصیت تھے۔ آ پ نے تحریک خلافت اور تحریک پاکستان میں

حصہ لیا۔ آپ اردو اور فارسی کے شاعراور ادیب تھے۔ آپ علامہ اقبال کے دوست تھے۔ آپ نے 19دسمبر1956ء کو گجرات میں وفات پائی۔

محمد نسیم خان

بسی پٹھاناں پٹیالہ میں 29 جون 1929ء کو پیداہوئے قیام ہاکستان کو بنتے دیکھا آپ لاہور میں ہی وکالت کرتے تھے "تمھیں یاد ہوکہ نہ یاد ہو" کے نام سے ایک ناول تحریر کیا، "گلبدن اور جوادبھائی" فلم میں اداکاری بھی کی۔ علاوہ ازیں "دیوان" کے نا م سے ایک مجموعہ بھی تحریر کیا۔نہایت چاک و چوبند تھے۔ نومبر 2021ء میں وفات پائی۔

محمد یامین خان، بیرسٹر نواب سر

3ستمبر1886ء کو حاجی حافظ محمد سلیمان خاں کے ہاں میرٹھ (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز قانون دان، مصنف، ادیب، دانشور اور مسلم لیگی سیاستدان تھے۔ آپ نے حسب ذیل عہدوں پر خدمات سرانجام دیں۔

ممبر کونسل آف اسٹیٹ1924ءتا 1925ء، ممبر انڈین لیجسلیٹواسمبلی1920ء-1948ء

لیڈر یونائیٹڈ انڈیا پارٹی ان سنٹرل اسمبلی۔ 1931ء تا 1934ء

آپ نے حسب ذیل کتب تصنیف کیں: "اسلامی تعلیم" (سات جلدیں) 1954ء، "نامہ اعمال"، خودنوشت (دوجلدیں) آپ کی وفات کے بعد1970ءمیں شائع ہوئی۔ "اورنگ زیب اور شیو اجی"، *God Soul and Universe in Sconce and Islam* (1924)، *Christ and Marry in the Qur'an* (1954)

قیام پاکستان کے بعد کراچی شفٹ ہوگئے اور یہیں 27 مارچ1966ء کو وفات پائی۔

محمد یوسف صراف، جسٹس خواجہ

1923ء میں بارہ مولا میں پیدا ہوئے۔ آپ نامور قانون دان، مورخ، مصنف، دانشور اور تحریک آزادئ کشمیر کے صف اول کے رہنما تھے۔ آپ جنرل سیکرٹری جموں و

کشمیر مسلم کانفرنس۔ سابق چیئرمین آزاد کشمیر لاء کمیشن اور1976ء میں چیف جسٹس آزاد جموں و کشمیر رہے۔ آپ نے مختلف اخبارات میں سو سے زائد مضامین اور مقالہ جات لکھے۔ آپ کی انگلش تصنیف۔ Kashmir Fight for Freedom in 2 Vol. 1947 to 1978 چھپ چکی ہے۔ آپ نے 2جنوری 1995ء کوراولپنڈی میں وفات پائی۔

محرم علی چشتی، مولوی

11اگست 1864ءکو لاہور میں پیدا ہوئے یہ زبردست کانگریسی اور سر سید احمد خاں کے سخت مخالف تھے۔ 1884ء میں لاہورسے اخبار "رفیقِ ہند" شائع کیا۔ 1900ءمیں وکالت شروع کی اور وکالت میں بہت کامیابی حاصل کی۔ اخبار نویسی کی حیثیت سے اپنے مخالفین پر سخت اور شدید حملے کرتے تھے۔ جس وجہ سے مقدمہ بازی تک نوبت چلی جاتی تھی۔ 1921- 1923ء پنجاب کی مجلس قانون ساز کے رکن بھی رہے۔ 8دسمبر 1934ءکو انتقال ہوا۔ "اسلامی زندگی کا دینی پہلو" ان کی مشہور کتاب ہے حکومت سے ان کو خان بہادر کا خطاب بھی ملا۔

مرتضیٰ حسین، سید

کراچی کے سینئر ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ تھے۔ ایک نامور قانون دان ہونے کے علاوہ آپ اردو کے شاعر بھی تھے۔ آپ کے مجموعہ کلام تک رسائی نہیں ہو سکی۔ آپ نے 18مئی 1988ء کو کراچی میں وفات پائی۔

مسعود احمد بھٹہ، میاں

خانیوال میں پیدا ہوئے۔ ایل ایل بی کرنے کے بعد خانیوال میں وکا لت شروع کی۔ پھر لاہو ر آگئے۔ وکالت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا۔ "قصاص و دیت"، "قوانین الحدود" اور "حیات النساء" کے نام سے تین کتب تصنیف کیں۔ 2012ء میں لاہور میں وفات پائی۔

مشتاق احمد بٹ

7ستمبر1925ء کو موچی دروازہ لاہور میں غلام قادر بٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ لاہور کے نامور وکیل، پنجابی کے معروف شاعر اور صدر دیش پنجاب ِ محاذ تھے۔ آپ فضل دین بخت کے شاگرد تھے۔ پنجابی زبان کی ترویج کے لیے آپ کی خدمات بڑی اہم ہیں۔ آپ نے 17 جون1986ء کو لاہور میں وفات پائی۔ آپ کا کلام ملک کے کئی رسالوں نے عمومی اور خصوصی طور پر شائع کیا ہے۔

مشتاق راج

گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے تھے۔ بائیں بازو کے خیالات رکھتے تھے اور ساری عمر اپنے مخصوص نظریات کا پرچار کرتے رہے۔ انھوں نے جیون ساتھی کے نام سے ایک کتاب تحریر کیاجس کی وجہ سے جیل بھی جانا پڑا۔ دوسری کتاب کانام *Heavenly Communism* ہے جو1983ء میں شائع ہوئی۔

مظاہر حسین، سید میر

سرگودھاکے معروف وکیل، شاعر، ادیب اور تحریک پاکستان کے کارکن تھے۔ میر غلام بھیک نیرنگ کے عزیز تھے۔ آپ نے ایک کتاب ”چھینٹے “ کے نام سے تحریر کی تھی۔ فروری 1983ء میں سرگودھا میں وفات پائی اور حافظ آباد میں دفن ہوئے۔

مظہر علی اظہر، مولانا حافظ سید

13 مارچ 1895ء کو بٹالہ ضلع گرداسپور میں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز قانون دان، سیاستدان، مصنف اور مقرر تھے۔ آ پ مجلس احراراسلام کے اولین جنرل سیکرٹری اور ناظم اعلیٰ تھے۔ آپ مجلس خلافت پنجاب کے نائب صدر بھی رہے۔ احراری ہونے کی وجہ سے مسلم لیگ اور قائد اعظم کے سخت خلاف تھے۔ آپ کی کتب میں۔ جداگانہ انتخاب سے پاکستان تک۔ تحریک مدح صحابہ۔ دنیاکی بساطِ سیاست۔ عصمت آدم۔ مسٹر جناح اور تحریک شہید گنج شامل ہیں۔ آپ نے 2 نومبر1974ء کو لاہور میں وفات پائی اور مومن پورہ قبرستان میں دفن ہوئے۔

مکرم علی شاہ، سید (سیفی فریدی)

سید مکرم علی شاہ ایڈووکیٹ المعروف سیفی فریدی ایک معروف وکیل، اردو شاعر اور مترجم تھے۔ آپ نومبر1894ء میں فرید آباد ضلع گوڑگانواں میں حکیم سید امتیاز علی شاہ کاظمی سیماب متھراوی کے ہاں پیدا ہوئے اور28فروری1981ء کو کراچی میں وفات پائی۔ آپ کی کتب میں "صہبائے فارسی" (فارسی دیوان منسوب بہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کا منظوم اردو ترجمہ) "ارمغان سیفی" (شعری مجموعہ1984ء) شامل ہیں۔

منور عباس شہاب

1908ء میں میرٹھ میں تجمل حسین ممتاز کے گھر پیداہوئے۔ آپ کراچی کے معروف وکیل، شاعر، ادیب اور سماجی شخصیت تھے۔ صدر پاک محرم ایسوسی ایشن کراچی بھی رہے۔ آپ کا شعری مجموعہ (نظر سے نہیں گذرا) آپ نے 13دسمبر1988ء کوکراچی میں وفات پائی۔

مولابخش خضر تمیمی

11مارچ1909ء کومحلہ وڈ قصائیاں، چنیوٹ میں پیداہوئے آپ کے والد کا نا م اللہ دتاتھا۔ آپ ایک نامور وکیل اردو زبان و ادب کے سکالر، شاعر، ادیب، کالم نگار، مزاح نگاراورتحریک پاکستان کے کارکن تھے۔ آپ انجمن حمایت اسلام لاء کالج کے پرنسپل بھی رہے۔ آپ نے نائب مدیر "زمیندا"، " اجراء"، "جمہور"، "پنجاب"، "لاہور" اور "جہاں نما" چنیوٹ کے مدیر کے طورپر بھی خدمات سر انجام دیں۔ آپ27 نے جنوری1974ء کووفات پائی اور چنیوٹ میں ہی دفن ہوئے۔ آپ کی خدمات پر ایم فل کی ڈگری کے حصول کے لیے ایک مقالہ بھی لکھا جا چکا ہے۔

مہدی علی صدیقی

فروری1907ء میں اورنگ آباد، حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ کراچی کے معروف قانون دان۔ شاعر اور مترجم تھے۔ آپ کراچی میں 1959ء تا1966ء ایڈیشنل

ڈسٹرکٹ اینڈسیشن جج بھی رہے۔ ان کی عدالت میں سعادت حسن منٹو کا مشہور کیس چلا۔ ضیاء الحق کے دور میں اسلامی نظریاتی کونسل کے مشیر بھی رہے۔ بہادر یار جنگ اکادمی کراچی کے صدربھی رہے۔ آپ کی کتب میں '' بلا کم و کاست'' (خود نوشت) اور'' دوش باد صبا'' (مجموعہ کلام) شامل ہیں۔ 11جنوری2004ء کوامریکہ میں انتقال ہوا۔

میر احمد شاہ،سید

نومبر1907ء میں اٹک میں سید جعفر شاہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ تحریک پاکستان کے کارکن تھے۔ آپ معروف وکیل اور شاعر تھے۔ تحریک پاکستان میں اہم کردار کی وجہ سے 1987ء میں گولڈ میڈل بھی حاصل کیا۔ 1949ء میں مسلم لیگ ضلع اٹک کے صدر اور گورنر پنجاب کے مشیر برائے محکمہ مال بھی رہے۔ آپ کی کسی تصنیف کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا۔ آپ نے 17جون 1989ء کو اٹک میں وفات پائی۔

میراں محمد شاہ، سید

19 مارچ 1898ء کو ٹکر، تعلقہ ٹنڈو محمد خاں سندھ میں سید زین العابدین کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ معروف سیاستدان، قانون دان، سفارتکار، سندھی زبان کے شاعراور ادیب تھے۔ 1938ء تا1948ء سپیکر سندھ اسمبلی بھی رہے۔ 1948ءتا1952ء وزیر صوبہ سندھ، سفیر پاکستان معینہ سپین (1952ء)، چیئرمین کراچی امپرووومنٹ ٹرسٹ (1954ء۔ 57 19ء)۔ چیئرمین اگریکلچر ل بینک آف پاکستان (1955ء)، چیئرمین سندھی ادبی بورڈ، اس کے علاوہ آپ شاہ لطیف کلچرل سوسائٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ شاعری میں آپ مہجور تخلص استعمال کرتے تھے۔ آپ نے 16نومبر1963ء کو وفات پائی۔

ناطق حسینی، سید حافظ شاہ

22 ، فروری 1923ء کو ٹکھڑ میں سید اللہ بخش شاہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ماہر قانون اور سندھی زبان کے معروف شاعر تھے۔ 9مئی1974ء کووفات پاکر ٹکھڑ تحصیل ٹندومحمد خاں میں دفن ہوئے۔

نذیراحمد خاں، چوہدری

3 ستمبر1898ء کوبلے والا گوجرانوالہ میں راجہ محبوب عالم خاں کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نامور قانون دان، سیاستدان، سفارتکار، مصنف اور کارکن تحریک پاکستان تھے۔ آپ 1949ء تا51 19ء وفاقی وزیر صنعت۔ 1953ء میں رکن دستور ساز اسمبلی۔ 1952ء میں ہائی کمشنر اسٹریلیا۔ 1956ء میں صدر پاکستان بار ایسوسی ایشن اور1959ء تا61 19ء اٹارنی جنرل پاکستان رہے۔ آپ بانی و مدیر الاحباء لاہور اوربانی تنظیم محبان عالم اسلام بھی رہے۔ 1946ء میں آپ کوورلڈ لائرز ایوارڈ ملا۔ آپ کی کتب میں ''کلام نرم و نازک'' (خودنوشت)، ''حصول پاکستان''، ''داستان پاکستان'' اور دیگر انگریزی کتب بھی ہیں۔ جن میں *The making of a Lawyer* شامل ہے۔ آپ نے 26جون1980ء کو وفات پائی۔

نذیر حسین ناشادانبالوی

غالباً 1880ء میں انبالہ، انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ سرکاری ملازمت سے ڈسٹرکٹ جج کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ آپ ماہر قانون ہونے کے ساتھ ساتھ اردو کے مایہ ناز شاعر بھی تھے۔ آپ نے 1960ء میں کراچی میں وفات پائی۔

نواب الدین محمود

چوہدری نواب الدین محمود ایڈووکیٹ۔ لاہور کے ایک سینئر اور کہنہ مشق وکیل تھے۔ انھوں نے "مستحکم پاکستان" کے نام سے ایک کتاب لکھی جو پاکستان کے حالات کے تناظر میں جوانتظام حکومت اور ریاست میں بہتری لانے کے لیے تجاویز پر مبنی تھی۔ یہ کتاب 1988ء میں لاہور سے شائع ہوئی د وصد صفحات پر مبنی یہ کتاب ایک بہت اچھی کاوش تھی۔

ولایت حسن حیدری

لاہور کے ماہر قانون دان اور بہت اچھے شاعر تھے۔ آپ شیعہ مبلغ اور ذاکر بھی تھے۔ آپ کی شاعری کی کتب میں ''حرف حرف داستاں ''، ''دھنک دھنک آسمان''، ''

خاکِ مدینہ و نجف‘‘اور ’’رباعیات خیام ‘‘کے اردو منظوم تراجم کا تقابلی جائزہ بھی شامل ہیں۔

وہ جیتے ہم ہارے
خواب
سوچ نے خوب
سنوارے خواب
انسانوں کی بستی میں
بستے ہیں بنجارے
خواب
بادل برسے موسلادھار
تب بنتے ہیں پیارے
خواب
مظلوموں کی دنیا میں
رات برات سہارے
خواب
جب جب سچ کا ذکر ہوا
تب تب بانٹے سارے
خواب
یاد کی پہلی ابٹن سے
میں نے آپ نکھارے
خواب
حیدری میں نے ماضی
کے
اُن کی دید پر وارے
خواب(10)

یار مقروض ہے عدو مقرض
ہم نے دیکھے ہیں روبرو
مقروض
زخم کھانے میں لطف آتا ہے
خوگر درد کی ہے خُو
مقروض
اُن کے آنے سے بزم خوشبو
تھی
یوں گلوں کی ہوتی ہے بو
مقروض
خوں فشانی سے حق پرستوں
کی
کربلا ہے لہو لہو مقروض
بے جھجک خواب میں وہ در
آئے
ہو گئی میری آرزو مقروض
لفظ مانگے تھے شاعری کے
لئے
حیدری ہو گیا ہے تو
مقروض(11)

دو اشعار

آسماں پہ دھنک رہا ہوں میں
لمحہ لمحہ جھپک رہا ہوں
میں
بات دل کی کہوں میں یا نہ

کہوں

لحظہ لحظہ جھجک رہا ہوں

میں(12)

حوالہ جات

(1) داس حسرت ناگرہ، سائیں، ”مرزا صاحباں“، گوجرانوالہ:فروغِ ادب اکادمی پبلشرز، ۲۰۱۸ء، ص145-146

(2) محمد ظہیر، ”حرفِ نارسا“، لاہور: صبا پبلشرز، ۱۹۷۹ء، ص23

(3) ایضاً، ص25

(4) ایضاً، ص59

(5) ایضاً

(6) مسلم شمیم، ”طلوع“، کراچی: نقش پبلشرز، 2022ء، ص21

(7) ایضاً، ص28

(8) ایضاً، ص49

(9) ایضاً، ص52

(10) ولایت حسین حیدری، ”حرف حرف داستاں“، لاہور: حیدری پبلشرز، ۱۹۹۳ء، ص۳۵

(11) اصغر علی فہیم، ”مخولیات“، اوکاڑہ: ایسکام پبلشرز، س ن، ص73

(12) ایضاً، ص103

باب دوم

تقسیمِ ہند کے بعد پنجاب کے قانون دان
اور
اُن کی ادبی خدمات

باب دوم

تقسیمِ ہند کے بعد پنجاب کے قانون دان اور اُن کی ادبی خدمات

آغاانتظار علی عمران ایڈووکیٹ

آغاانتظار علی عمران (آغا۔ آئی۔ اے۔ عمران) سپریم کورٹ کے وکیل ہیں اور لاہور میں وکالت کرتے ہیں ایک نامور وکیل ہونے کے ساتھ شاعری اور ادب سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں قانون کی کئی کتب کے مصنف ہیں جن میں ”فوجداری مقدمہ“، ”نقشِ مقدمہ سروس“ اور ”سرکاری ملازمین“، ”جرمن گرائمر“، ”ثمرہ تاریخ“ (فلاسفی آف ہسٹری) ”لہر و بحر“ (شاعری) اور ”دعائے کمیل“ کاترجمہ شامل ہے۔

آفتاب احمد ورک،سردار

سردار آفتاب احمد ورک ایڈووکیٹ 11 ستمبر 1953ء میں ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں او واقع ضلع شیخوپورہ میں اور پاکپتن میں حاصل کی بی اے لاہور گورنمنٹ کالج سے کیایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی لا کالج سے کرنے کے بعد لاہور میں وکالت کی وکالت کے علاوہ وہ علم و ادب سیاست میں بھی دلچسپی رکھتے تھے متعدد الیکشن لڑ چکے تھے۔ نظریہ پاکستان موومنٹ کے چیئرمین بھی رہے نظریہ پاکستان کونسل آف لائنز کے چیف آرگنائزر بھی رہے نظریہ پاکستان چینل کے علاوہ دیگر تنظیموں کے کے روح رواں بھی رہے وطن پاکستان میں پنجابی اردو شاعری بھی کرتے رہے ان کی درج ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں ”وہ دن ضرور آئے گا“، ” درتی ماں دی پکار“ ، ”میرے درد کو زبان دو“۔

کب سے دل میں تھی آرزو یارب
آج کرتے ہیں گفتگو یارب

تیری مرضی سے ہی اے رب جلیل
ہم کو سجدہ ملا فرشتوں سے
نسلِ آدم کی آبیاری کو
تو نے جوڑا زمیں کے رشتوں سے
توبہ آدم کی تب سنی تو نے
جب وہ بھٹکا تھا کوبکو یارب
کب سے دل میں تھی آرزو یارب
نسل آدم کو کس لیے بانٹ
اتنے فرقوں میں اتنی ذاتوں میں
ہم تو یہ تو بتا دو رب قدیر
کس لیے ہیں ستم کے ہاتھوں میں
تیرے ہوتے بھی بے گناہوں کا
خون بہتا ہے چار سُو یارب
آج کرتے ہیں گفتگو یارب[1]

اُٹھو سونا راج پڑا ہے
دیکھو کتنا کاج پڑا ہے
تیری راہ میں آنکھ بچھائے
ہر دکھیارا آج کھڑا ہے
دیکھو کتنا کاج پڑا ہے
دیس کی لاج نبھانے والا
محنت کش بے لاج پڑا ہے
دیکھو کتنا کاج پڑا ہے
بیٹی خالی ہاتھ چلی ہے
دیس میں کتنا داج پڑا ہے
دیکھو کتنا کاج پڑا ہے

تیرے پاؤں کی ٹھوکر پر
ہر غاصب کا تاج پڑا ہے
دیکھو کتنا کاج پڑا ہے
چھان پھٹک کر دینا ووٹ

ہاتھ میرے چھاج پڑا ہے
دیکھو کتنا کاج پڑا ہے
(2)

عشق کے کارواں جو منازل میں
ہیں
وہ بھی میرے منوں کے مراحل
میں ہیں
میرے قدموں کی ہیبت سے لرزاں
ہیں وہ
دشت جتنے یہاں راہ منزل میں ہیں
دیکھ کر مجھ کو بڑھتا ہوا بے
خطر
یہ زمین آسمان سارے مشکل میں
ہیں
ہیں سمندر کی لہروں پہ اہل جنوں
اور اہل خرد سارے ساحل میں ہیں
ہاں مری زندگی کے لوازم سبھی
وہ دیکھ یہاں دستِ قاتل میں ہیں
جو ہیں روح رواں انجمن انجمن
بخدا حالت نیم بسمل میں ہیں

ہے یہ حق کے فیصلۂ خدا
ہار جائیں گے جو کوئے باطل میں
ہیں
ان کی جھکار میں درد بھی ہے
کہیں
گھنگھرو جو کہ مجبور پائل میں
ہیں
موت کا دوسرا نام ہے خامشی
زندگی کے حقائق تو ہلچل میں ہیں
(3)

انقلاب کا موسم

بسا ہوا سا دلوں میں حیات کا
موسم
مٹا مٹا سا نگہ کے سراب کا
موسم
”اے مرے دیس کے لوگو
قریب لے آؤ
ہے دو قدم پر کھڑا انقلاب کا
موسم“
چلو کہ ہم جمائیں جہاں میں
رنگ اپنا
گزر نہ جائے خدارا شباب کا
موسم
چمن میں اہلِ وفا کے گریباں
چاک ہوئے

ہمیں یہ کیسا ملا ہے گلاب کا
موسم
بتا دو اہل خرد کو جنوں بھی
آتا ہے
کمال اب کے کرے گا شباب
کا موسم
کھلیں گے ظلم کے چہرے
نقاب اُٹھیں گے
رہے گا کیسے یہاں پر حجاب
کا موسم
کبھی تو ظلم نے اک دن
جواب دینا ہے
کبھی تو آئے گا آخر حساب
کا موسم
اندھیری رات کو رخصت یہاں
سے ہوتا ہے
کہ اب تو سر پر کھڑا آفتاب کا
موسم(4)

آفتاب عالم بٹ،خواجہ

آپ گوجرانوالہ کی مردم خیز زمین کے بیٹے ہیں ایک اچھے وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ انسان دوست، علم دوست ہونے کی وجہ سے ادب شاعری، تاریخ، قانون اور سیاست پر گہری دسترس رکھتے ہیں۔ "ویلے دی ونڈ"، "تسکین نہیں ملتی"، "قطعاتِ آفتاب" آپ کی تصانیف ہیں۔ آپ نثر نگار بھی ہیں۔ قومی سوچ کے حامل اور ہر دل عزیز قومی راہنما آپ کی کتب چھپ چکی ہیں جب کہ کچھ کتب زیر طبع ہیں مصنف، شاعر، ادیب، کالم نگار ہونے کے ساتھ آپ معروف کمپیئر بھی ہیں۔

ابرار حسن

ابرار حسن ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کراچی کے سینئر وکیل ہیں۔ آپ 10 جولائی1938ء کو پیدا ہوئے تقریباً 52 سال قبل وکالت شروع کی۔ 20 نومبر1974ء کو سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ چالیس سال سے لاء پڑھا رہے ہیں۔ 1998ء میں اسلامیہ کالج کراچی کی پرنسپل شپ سے ریٹائر ہوئے۔ تاہم ایس ایم لاء کالج میں پوسٹ گریجوایٹ کے طلبہ کو پڑھاتے ہیں۔ وکلاء سیاست میں بھی بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ 1997ء، 80 سے 2007ء تک مسلسل کراچی بار ایسوسی ایشن اور سندھ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدرمنتخب ہوئے۔ 1984ء میں سندھ بارایسوسی ایشن کے وائس چیئرمین اور 2005ء میں چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی منتخب ہوئے۔ پاکستان بار کونسل کے رکن بھی رہے۔ وکلاء کی عدلیہ بحالی کی تحریک میں 2007ء میں گرفتار ہوکر قید بھی رہے۔ ان کے قانونی مضامین چھپ چکے ہیں جو درج ذیل ہیں۔ The legal order in Pakistan, Constitutional Crises and the Judiciary in Pakistan1991, The Constitution of Pakistan Defined and Defaced 1994, Constitutional and extra constitutional decisions by supreme court of principles of modern Islamic jurisprudence 2004,Independence of judiciary ,Pakistan 2001 .2011, uniform system of citations 2018

احمد رضا خان قصوری

احمد رضا خان قصوری نواب محمد احمد خان قصوری کے ہاں پیدا ہوئے۔ کیمبرج یونیورسٹی سے ایل ایل ایم کیا اور وکالت شروع کر دی۔ اسی بنیاد پر پیپلزپارٹی میں شمولیت اختیار کی1970ءمیں ایم این اے منتخب ہوئے۔ بھٹو کی پالیسوں سے دلبرداشتہ ہوگئے۔ احمد رضا قصوری کو راستے سے ہٹانے کے لیے لیے ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ جس میں احمد رضا خان قصوری کے والدنواب محمد احمد خان قتل کر دیے گئے۔ مارشل لا کے دور میں اسی قتل کے کے جرم میں ذوالفقار علی بھٹو و کو دیگر ان کے

ہمراہ پھانسی کی سزا سنا دی گئی۔ احمد رضا قصوری اسلام آباد میں وکالت کرتے ہیں۔ ”ادھر ہم ادھر تم“ کے نام سے ایک کتاب تحریر کی گئی۔

ارم فاطمہ سیدہ

ارم فاطمہ سیدہ ایڈووکیٹ لاہور میں پیدا ہوئیں۔ لاہور میں ہی تعلیم و تربیت حاصل کی ایم اے سیاسیات، ایل ایل بی اور ایل ایل ایم کرنے کے بعد 2012ء میں وکالت شروع کردی۔ خصوصی مہارت کارپوریٹ لاء میں ہے وکالت کے ساتھ تصنیف و تالیف کا شوق ہے۔ آپ نے فیملی لاز، جیورسپروڈنس، آئین پاکستان، لاء آف ٹارٹ قانون معاہدہ (contract act) (Easement act) کی کمنٹری لکھی، اس کے علاوہ مختلف قانونی رسائل و جرائد میں ان کے مضامین چھپتے ہیں کئی محکمہ جات کی طرف سے کئی اہم نوعیت کے مقدمات کی پیروی کرچکی ہیں۔

ازہر ندیم

ایک اُداس نظم

یہاں ہنر مندان محبت کا گزارہ مشکل ہے
روشنی ابتدا سے ہی یہاں ممنوع تھی
پھول بنانا ادھر گھاٹے کا سودا ہے
ستارہ سازی کے پیشے پر مکمل زوال ہے
بادلوں کے برسنے پر مکمل پابندی لگی ہوئی ہے
خواب دیکھنا ایک قابلِ تعزیر جرم ہے
آتے ہوئے دریا خود واپس پلٹ گئے ہیں
شاعروں کو شہر سے باہر کا راستہ دکھاؤ
اس علاقے کا آسمان لوگوں سے ناراض ہے
اور زمیں پر خالی ہاتھوں کے ڈھیر پڑے ہیں[5]

مجھے اب دور سے دیکھو

مجھے اب فاصلوں کے پار سے سوچو
میں کوئی خواب ہوں نیندوں سے آگے کا
میں اک آفتاب ہوں اور آسمانوں کا مسافر ہوں
مجھے تم سہل مت جانو
میں صدیوں اور قرنوں کے کن میں بات کرتا ہوں
مجھے وقت کا اک بھید سمجھو تم
میں اک عقیدہ ہوں میرے راز کو پوچھو
مری قربت کے لمحے جاچکے سارے
مجھے اب اس زمانے میں کہیں کچھ اور ہونا ہے
مجھے اب دور سے دیکھو(6)

سانس مشکل ہوئی

صاحبہ! صاحبہ!
سانس مشکل ہوئی
وقت سینے کے اندر کہیں رک گیا
خوں کی گردشیں اپنے معمول کو
جاری رکھنےسے بالکل ہی منکر ہوتیں
دھڑکنیں تھم گئیں
لفظ حیراں ہوئے
خواب ویراں ہوئے
صاحبہ! اس مری روح میں زندگی پھونک دے
پھر سے آ کے ذرا مجھ کو آواز دے
سانس چلنے لگے
وقت جاری ہو پھر

آنکھ کے سارے منظر روشن ہوں مرے
لوٹ آ لوٹ آ
صاحبہ! صاحبہ! (7)

اشتیاق چوہدری

7فروری 1975ء کو شکرگڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی تعلیمی اداروں سے حاصل کرنے کے بعدایف سی کالج سے بی اے اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے انگریزی لٹریچرکیا شعبہ تعلیم اختیار کرنے کے لیے پبلک سروس کمیشن کا امتحان دیا اور لیکچرر شپ کے لیے سلیکٹ ہوئے مگر سروس اختیار نہ کی۔ 2005ء میں ایل ایل بی کرنے کے بعد شعبہ وکالت سے منسلک ہوئے۔ وکالت کے ساتھ سوسائٹی آف پاکستان کی لیگل کونسل کے صدر ہیں یوٹیوب پر ہیومن رائٹس پی کے چینل بھی قائم کیاجوانسانی حقوق کے حوالے سے پاکستان کا پہلا چینل ہے قانون کے علاوہ ادب اور شاعری سے گہرا لگاؤ ہے اپنے والد صاحب کے بارے میں یاداشتوں پر مبنی کتاب، میری محبت میرے ابو دوسری کتابKnow Your Rightsاور تیسری کتاب شاعری کی ہے جو "اداس آنکھیں" کے نام سے شائع ہوچکی ہے۔ بطور ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ لاہور میں وکالت کررہے ہیں۔

مری زندگی کا فسانہ ہے تم سے
جو بھولے نہ ایسا زمانہ ہے تم
سے
بڑی مشکلوں سے جسے میں
نے ڈھونڈا
وہ نایاب سا اک خزانہ ہے تم
سے
جسے آندھیوں سے بچا کر رکھا
تھا

چمن میں وہی آشیانہ ہے تم سے
مستی چھا جائے جس کے
بھرنے سے
میخانے میں وہ پیمانہ ہے تم
سے
تمھارے بچھڑنے پہ سوچا تھا
میں نے
ملاقات کا یہ بہانہ ہے تم سے[8]

اداس ہوں اگر میں سوگوار تم بھی
ہو
مری طرح سے غموں کا شکار تم
بھی ہو
خوشی کی طرح محبت میں دُکھ
بھی ساتھ ہے
سکوں مجھے بھی نہیں بے قرار
تم بھی ہو
ہر ایک جذبے سے عاری جہاں
میں ہمدم
کرب میں میں بھی ہوں جفا کا
شکار تم بھی ہو
اگرچہ چار طرف بس خزاں کے
لہرے میں
یہ حسن گل ہوں میں رنگ بہار تم
بھی ہو
رسوم اور رواجوں کی ماری دنیا

سے
نہیں ہوں صرف میں بےزار یار تم
بھی ہو(9)

زندگی رواں دواں ہے
پر بن تیرے ناگہاں ہے
لوگ بس خوشیاں بانٹے ہیں
کون درد کا دردماں ہے
مسجد کو مقتل میں بدلنے والا
بتاؤ کیا یہ مسلماں ہے
اشتیاق خدا کسی کو جدا نہ
کرے
ہجر کا غم ناقابلِ بیاں ہے(10)

منظر نامہ

کٹتا نہیں دل جب تک اُس سے بات
نہ ہو
کرو یہ دعا عشق میں مجھ کو مات
نہ ہو
تھک سا گیا ہوں رو رو کر میں
چاہتا ہوں
آنکھوں سے مری اب اشکوں کی
برسات نہ ہو (11)

اصغر علی فہیم

9 اکتوبر 1953ء میں اوکاڑا میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کرنے کے بعد وکالت شروع کی۔ 1983ء میں جوڈیشری کا امتحان پاس کیا۔ 21دسمبر 1983ء کو بطور سول جج تعینات ہوئے۔ 2013ء میں بطور ڈسٹرکٹ جج ریٹائر ہونے کے بعد دوباہ وکالت کرنے لگے۔ قانون کے ساتھ ساتھ کا علم و ادب سے بھی گہرا تعلق ہے۔ فکر اقبال سے گہری دلچسپی ہے۔ اس وقت تک حسب ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں۔ "روندیاں رتاں"، "کلکیاں رتاں"، " حرف تندور"، "ویلا ہوکے سوچاں گا"، "مخولیات" (مزاحیہ نظمیں) اس کے علاوہ فارسی کلام اقبال کے تراجم، "پیام مشرق" (اردو منظوم ترجمہ)، "ارمغان حجاز" (اردو منظوم ترجمہ)، " اسرار خودی" اور "رموز بے خودی" اور منظوم ترجمہ۔ "پیام مشرق (پنجابی منظوم ترجمہ) "ارمغان حجاز" (پنجابی منظوم ترجمہ) "شکوہ جواب شکوہ"، "ابلیس کی مجلس شوری" اور دیگر متعدد نظم ہائے کا منظوم پنجابی ترجمہ شامل ہیں۔

رانگ نمبر

بیگم ٹیلی فون تے گلاں
آدھا گھنٹہ کرنے پچھوں
بند کیتا تے شوہر پچھیا
تسیں عموماً دو گھنٹے تک
اک ای کال تے لا دیندے سو
آج کیوں چھیتی بند جے کیتا
کہندی گل نہیں خاص جو کوئی
ایویں نمبر رانگ سی کوئی[12]

یقین

اک بندے نوں ڈاک چ خط آیا
تن دن وچ پنج لکھ گھل *بلیا*

نہیں تے سمجھ لے بیوی مرحوم تیری

اوس بندے نے فوراً جواب گھلیا

مینوں بڑا افسوس اے میں تیرا

نہیوں پورا مطالبہ کرن والا

نال نال پر پکا یقین مینوں

توں نہیں اپنے قول توں ہرن والا(13)

اظہر ندیم

اظہر ندیم ایڈووکیٹ 1969ء میں فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں مشہور شاعر بشیر احمد نامی کے یہاں پیدا ہوئے بہاولپور میں وکالت کرتے رہے۔ قانون کے ساتھ ساتھ علم و ادب سے گہرا تعلق رہا اردو نظم کے بہترین شاعر تھے ان کی کتب میں "ستارے کو چھوتی آنکھیں" شائع ہو چکی ہیں جب کہ دوسری کتاب "دو پھولوں کی کائنات" بھی شائع ہو چکی ہے۔

اعتزاز احسن

بیرسٹر چوہدری اعتزاز احسن 27 ستمبر 1945ءکو مری میں پیدا ہوئے اور لاہور میں پرورش پائی ایچی سن کالج اور گورنمنٹ کالج سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد بیرون ملک چلے گئے۔ ڈاؤننگ کالج کیمبرج سے ایل ایل ایم اور بارایٹ لاء کرنے کے بعد 1967ءمیں واپس پاک آگئے۔ سی ایس ایس کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی مگر ملازمت اختیار نہیں کی اور وکالت شروع کردی سیاست میں دلچسپی ہونے کی وجہ سے پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کی۔ 1975ء میں صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں ممبر صوبائی اسمبلی منتخب ہوئے اور بطور تعلقات عامہ، پلاننگ اور ڈویلپمنٹ کے صوبائی وزیر مقرر ہوئے 1977ء میں وکلاء کے جلوس پر پولیس فائرنگ کے نتیجے میں احتجاجاً وزارت سے مستعفی ہوکر پی پی پی کو خیرباد کہہ دیا اور تحریک استقلال میں شامل ہوگئے۔ بعدازاں دوبارہ پیپلزپارٹی میں شامل ہوکر ایم

آرڈی کی تحریک میں حصہ لیااور قید بند کا سامنا کیا۔ 1988ء میں پیپلزپارٹی کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب ہونے کے بعد بینظیر بھٹو کی پہلی حکومت میں وزیرقانون اور پارلیمانی امور و وزیرداخلہ نارکوٹیکس بنے۔ 1990ء میں دوبارہ پی پی کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب ہوئے جب کہ 1993ءکا الیکشن ہار گئے 1994ء میں سینٹ کے ممبر بنے اور 1994ء تا 1997ء سینٹ میں لیڈر آف ہاؤس رہے اور مرکز ی وزیر تعلیم اور قانون رہے 2002ء تا2007ء ممبر قومی اسمبلی 2012ء تا2018ء ممبر سینٹ رہے 2007ء تا 2008ء سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن آف پاکستان کے صدر منتخب ہوئے 2008ء میں ہانگ کانگ کی انسانی حقوق کمیشن نے ایشن ہیومن رائٹس ڈیفنڈر کا ایوارڈ دیاآپ کی دوکتب جن میں the Indus saga and the making of Pakistanہیں جن کا اردو ترجمہ سندھ ساگراور قیام پاکستان اور دوسری کتاب divided & Democracy میں لارڈ سگند دڈیسائی کے ساتھ شریک مصنف ہیں اس کے علاوہ آپ شاعری بھی کرتے ہیں ان کی یادداشتوں پر مبنی کتاب، سچ کہوں گا محمد اصغر عبداللہ نے مدون کی۔

لے گا اور کیا ظالم امتحان شیشے کا
انگلیوں پہ ہیرے کی، ہے نشان شیشے کا
پتھروں سے ڈرتا ہوں، آندھیوں سے ڈرتا ہوں
جب سے میں نے ڈالا ہے اک مکان شیشے کا
بے کراں سمندر میں مختصر جزیرہ ہے
کشتیاں ہیں پتھر کی، بادبان شیشے کا
اعتزاز یہ بستی سائے کو ترستی ہے
سارے چھت ہیں شیشے کے، سائبان شیشے کا

عہد جوانی میں دیکھے تھے
کیسے کیسے خواب سہانے
ان خوابوں میں ہم لکھتے

اکثر خوشیوں کے افسانے
ایک نئی دنیا کی کہانی
ایک نئی دنیا کے ترانے
ایسی دنیا جس میں کوئی
دکھ نہ جھیلے بھوک نہ جانے

لگتا تھا ہم سب نے دیکھے
اس دھرتی کے درد انجانے
سوچا تھا کہ سب نکلیں گے
غربت کے سب پاپ مٹانے

ایک طرف تھی جنتا ساری
ایک طرف تھے چند گھرانے
ایک طرف تھے بھوکے ننگے
ایک طرف قاروں کے خزانے
ایک طرف تھیں مائیں بہنیں
ایک طرف تحصیل اور تھانے
ایک طرف تھی تیسری دنیا
ایک طرف بے داد پرانے

ایک طرف سچل اور باہو
ایک طرف ملاء اور مسلک
ایک طرف تھے ہیر اور رانجھا
ایک طرف قاضی اور چوچک

ایک طرف امرت کے دھارے
ایک طرف تھے دھارے بھس کے
ساری دنیا پوچھ رہی تھی
بولو! اب تم ساتھ ہو کس کے؟

سوچا تھا ہم مل کر سارے
دنیا کو تبدیل کریں گے
دکھ اور درد کی یہ مسافت
طے ہم میل ہا میل کریں گے

سب بھائیوں کی سوچ تھی یکساں
ہاتھ میں ڈالے ہاتھ کھڑے تھے
سولی کو کچھ چوم چکے تھے
کچھ سولی کے ساتھ کھڑے تھے

آنکھوں میں سب خواب تھے روشن
ہاتھوں میں امید کا پرچم
دنیا ساری مٹھی میں تھی
لب پہ ترانہ، مدھم، مدھم

قدم سے اپنے قدم ملا کر
ابھی مسافت طے کرنا تھی
محکومی کے گیت ہم نے
آزادی کی لے بھرنا تھی

نیا سویرا آنے کو تھا
رات اندھیری جانے کو تھی

آزاد، اور آزادی بھی
تیری میری، آنے کو تھی

گرتی ہوئی دیوار کا لوگو!
باقی نہ تھا کوئی سہارا
لگنے کو تھا ایک ہی دھکا
ملنے پر بس ایک اشارہ
آج

لیکن ہم تو بکھر رہے تھے
اور ہم کو احساس نہیں تھا
خواب ادھورے بھی رہتے ہیں
اس کا ہم کو پاس نہیں تھا

علم و ہنر کو چھوڑ کے ہم نے
اپنے اپنے مسلک پالے
رنگ و نصب، تہذیب اور مذہب
کیا کیا آپ تفرقے ڈالے

دیکھو دیکھو کتنے بیٹے
سری نگر میں کھیت ہوئے ہیں
دیکھو دیکھو کتنے بھائی
جھیل کی خونی ریت ہوئے ہیں

ہتھیاروں کی دوڑ لگی ہے
جنگ کرنے ہر فوج کھڑی ہے
مذہب اور تہذیب کے بل پر

قوم سے دیکھو قوم لڑی ہے

ایک مہذب قوم کو دیکھو
خود ہم نے بدنام کیا ہے
باقی جو کچھ بچا تھا اس کا
غیروں نے وہ تمام کیا ہے

دنیا کی تاریخ گواہ ہے
عدل بنا جمہور نہ ہو گا
عدل ہوا تو دیس ہمارا
کبھی بھی چکنا چور نہ ہو گا

عدل بنا کمزور ادارے
عدل بنا کمزور اکائیاں
عدل بنا بے بس ہر شہری
عدل بنا ہر سمت دھائیاں

دنیا کی تاریخ میں سوچو
کب کوئی منصف قید ہوا ہے؟
آمر کی اپنی ہی اَنا سے
عدل یہاں ناپید ہوا ہے

یوں لگتا ہے ایک ہی طاقت
ارض خدا پر گھوم رہی ہے
یوں لگتا ہے ہر اک قوت
پاؤں اس کے چوم رہی ہے

اس کی بمباری کے باعث
خوں میں سب لبریز ہوئے ہیں
مذہب میں شدت آئی ہے
خودکش جنگجو تیز ہوئے ہیں

اعجاز احمدچوہدری

اعجاز احمدچوہدری ضلع گوجرانوالہ سے تعلق ہے مگر 1956ءکو مردان میں اپنے ہسپتال میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات اور ایل ایل بی کیا۔ 1980ء میں میں لاء کا امتحان پاس کیا مگر میرٹ نہ بن سکا۔ 1982ء میں بطور سول جج ملازمت اختیار کی اور تاریخ 2012ء کو بطور ڈائریکٹر اینڈ سیشن جج ریٹائرڈ ہوئے۔ بعد میں صوبائی مجسٹریٹ وفاقی مجسٹریٹ اور الیکشن کمیشن ٹربیونل کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات سرانجام دی گئی اور مختلف شعرا کے شاعروں کے حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ لکھنے پڑھنے اور شعری کا شوق رکھتے ہیں مختلف اختیارات میں اپنے چھپنے والے دو کالموں کے مجموعے ”میزان عدل“ اور ”عدالت شب و روز“ کے نام سے شائع کر چکے ہیں ۔

اعزاز احمد آذر

25دسمبر 1942ء کو لاہور میں پیدا ہوئے تعلیم کے بعد وکالت کا پیشہ اختیار کیا مگر وکالت چھوڑ کر پاکستان نیشنل سنٹر میں بطور ریذیڈنٹ ڈائریکٹر ملازمت کرلی۔ یہ اردو اور پنجابی کے شاعر تھے ان کی کتب میں اردو شعری مجموعے ”دھیان کی سیڑھیاں“، ”دھوپ کارنگ گلابی ہو“، ”مشغلہ محبت تھی“، اور پنجابی مجموعے ”موسم سی برساتاں دا“، اور ”گیتوں کا مجموعہ“، ”اساں کیتیاں یار کمائیاں بھی شامل ہیں جو چھپ چکی ہیں۔

درخت جاں پر عذاب رُت تھی، نہ برگ جاگے
نہ پھول آئے

درخت جاں پر عذاب رُت تھی، نہ برگ جاگے

نہ پھول آئے
بہار وادی سے جتنے پنچھی ادھر کو آئے
ملول آئے

نشاطِ منزل نہیں تو ان کو کوئی سا اجرِ سفر
ہی دے دو
وہ رہ نوردِ جنوں پہن کے جو اَب کے راہوں
کی دھول آئے

وہ ساری خوشیاں جو اُس نے چاہیں اُٹھا کے
جھولی میں رکھ لیں
ہمارے حصے میں عذر آئے، جواز آئے،
اصول آئے

اب ایسے قصے سے فائدہ کیا کہ کون کتنا وفا
نگر تھا
جب اُس کی محفل سے آگئے اور ساری باتیں
ہی بھول آئے

وفا کی نگری لٹی تو اُس کے اثاثوں کا بھی
حساب ٹھہرا
کسی کے حصے میں زخم آئے، کسی کے
حصے میں پھول آئے

بنامِ فصلِ بہار آذرؔ وہ زرد پتے ہی معتبر تھے
جو ہنس کے رزقِ خزاں ہوئے ہیں، جو سبز
شاخوں پہ جھول آئے

شام کی دلہیز سے شمعیں اُٹھا کر

لے گیا

کون ہے جو شہر کی رسمیں چرا

کر لے گیا

شہر میں تقسیم دستاروں کی تھی

کل ہر طرف

یہ کیا میں نے کہ اپنا سر بچا کر

لے گیا

ایک قطرے کے لیے اُترا تھا

اونچی ڈال سے

پانیوں کا زور پنچھی کو بہا کر لے

گیا

وہ نمائش گاہ میں لائے تھے

ایجاداتِ نَو

میں قلم کی نوک پر قطرہ سجا کر

لے گیا

لوگ پاگل ہو رہے تھے بارشوں

کی چاہ میں

اور جھونکا بادلوں ہی کو اُڑا کر

لے گیا

ہم تو اُٹھ آئے تھے اُس کی بزم سے

آذرؔ مگر

پھر دلِ کم بخت باتوں میں لگا کر

لے گیا

حدِ امکاں سے بہت آگے نکل کر
سوچنا
ایک قطرے کی طلب ہو تو سمندر
سوچنا

موسموں کا لطف اُلٹی گردشیں سب
کھا گئیں
اب زمیں کے راستے اک اور
محور سوچنا

خود بجھانا طاق میں رکھے دیے
کو، اور پھر
گھر کی دیواروں پہ لرزاں سائے
کا ڈر سوچنا

کیا گزرتی ہے بھری دنیا میں تنہا
شخص پر
ایک لمحہ کے لیے خود سے بچھڑ
کر سوچنا

جب کبھی اس سمت سے گزرو نئے
ساتھی کے ساتھ
کیوں تمھیں مانوس سے لگتے ہیں
منظر، سوچنا

وہ نہیں تو یاد میں اُس کی غزل
بھی کس لیے

کام تو مشکل ہے لیکن پھر بھی آذرؔ
سوچنا

دل کی گہرائی سے اُٹھتا پیار ہی
اچھا لگا
شہر سے لوٹے تو گاؤں اور بھی
پیارا لگا

میں تو خود اپنے لیے بھی اجنبی
سا بن گیا
تُو بتا مجھ سے جدا ہو کر تجھے
کیسا لگا

ایک مدت بعد ملنے کا مزہ کیا چیز
ہے
تُو کبھی مجھ سے ذرا مل کر یہ
اندازہ لگا

ایک لمحے کا تعارف عمر بھر کا
روگ ہے
کیا کہوں تم سے کہ اب تک واقعی
ایسا لگا

اس قدر مانوس ہوں اب اپنی تنہائی
سے میں
وہ سرِ راہے ملا مجھ سے تو یہ
دھوکا لگا

آج پہلی بار پھر ملنے کا وعدہ کر

گیا
آج پہلی بار آذرؔ وہ مجھے جھوٹا
لگا

تم ایسا کرنا کہ کوئی جگنو کوئی ستارہ
سنبھال رکھنا
مرے اندھیروں کی فکر چھوڑو بس اپنے
گھر کا خیال رکھنا

اجاڑ موسم میں ریت دھری پہ فصل بوئی
تھی چاندنی کی
اب اس میں اگنے لگے اندھیرے تو کیسا
جی میں ملال رکھنا

دیارِ الفت میں اجنبی کو سفر ہے درپیش
ظلمتوں کا
کہیں وہ راہوں میں کھو نہ جائے ذرا دریچہ
اُجال رکھنا

بچھڑنے والے نے وقت رخصت کچھ اس نظر
سے پلٹ کے دیکھا
کہ جیسے وہ بھی یہ کہہ رہا ہو تم اپنے گھر
کا خیال رکھنا

یہ دھوپ چھاؤں کا کھیل ہے یا خزاں بہاروں
کی گھات میں ہے
نصیب صبح عروج ہو تو نظر میں شام

زوال   رکھنا

کسے خبر ہے کہ کب یہ موسم اڑا کے رکھ
دے   گا   خاک   آذرؔ
تم احتیاطاً زمیں کے سر پر فلک کی چادر
ہی   ڈال   رکھنا

افتخار شوکت چوہدری

افتخار شوکت چوہدری ایڈووکیٹ کا بنیادی تعلق ساہیوال سے ہے۔ 23 دسمبر 1976ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد صوبائی سول سروس میں ملازم تھے۔ اس لیے انھیں کئی شہروں میں زندگی کے مختلف مدارج بسرکرنے کاموقع ملا۔ اس دوران ان کی تعلیم ساہیوال، اوکاڑہ، اٹک، اور فیصل آباد میں ہوئی گورنمنٹ کالج ساہیوال سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ مستقل طور پر لاہور منتقل ہوگئے۔ وکالت کے ساتھ ساتھ شعر وا دب سے ان کا گہرا تعلق ہے شعر و ادب کے حوالے سے مختلف ادبی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ سماجی کارکن کی حیثیت سے بھی گراں قدر خدمات انجام سے رہے ہیں۔ روٹری کلب انٹرنیشنل کے صدر بھی رہ چکے۔ 1997ء میں ان کا شعری انتخاب ”خوشبوتیرے نام“ شائع ہواجس کا فلیپ احمد ندیم قاسمی نے لکھا۔ 2020ء میں ان کا دوسرا انتخاب ”غزلیں تیری آنکھوں“ جیسی شائع ہوا۔ 2016ء میں ان کا پہلا شعری مجموعہ ”پیار کی پہلی بارش“ بہت مقبول ہوا، نظمیہ مجموعہ ”محبت روشنی ہے“، ”خیالات“ (قومی اخبارات میں شائع شدہ مضامین کاانتخاب) ”دل دھڑکنے کا سبب یاد آیا“ (شعری مجموعہ)، ”تمھارے ساتھ رہتاہے“ (انتخاب غزلیات)، ”کبھی ہم بھی خوبصورت تھے“(نظمیہ انتخاب) شائع ہوچکے ہیں۔ کئی ادبی تنظیموں سے وابستہ ہونے کے ساتھ لاہور ادبی فورم کے چیئرمین بھی ہیں لاہور میں بینکنگ لاء کی وکالت کرتے ہیں۔

زندگی ہو گئی ہے کیا سے کیا
بط ہے اور نہ رابطہ مرے دوست
جس کو بچپن میں دیکھتے تھے ہم

حسن وہ خال خال باقی ہے

سیدھے سادوں کو بھی ہشیار بنا دیتے ہیں
دھوکے دنیا کے سمجھدار بنا دیتے ہیں

اپنی آنکھوں میں محبت کے سوا کچھ بھی نہیں
جس کو بھی دیکھیں چمکدار بنا دیتے ہیں

بات اتنی ہے کہ جو اس کو پسند آتا ہے
ہم اسی چیز کو معیار بنا دیتے ہیں

پہلے ہجرت پہ کیا جلتا ہے مجبور ہمیں
اور پھر رستہ بھی دشوار بنا دیتے ہیں

تم یونہی دور رہا کرتے ہو ہم سے ورنہ
جس کو چھو لیں اسے شہکار بنا دیتے ہیں

ہم جنھیں دیکھ کر جیتے ہیں وہ چہرے شوکت
دیکھتے دیکھتے بیمار بنا دیتے ہیں

ان کو میرے ساتھ ہی جلنا پڑا
بارشوں کو میں بہت مہنگا پڑا

تھا سفر میرا خود اپنے آپ میں
اس سفر میں بھی مجھے دریا پڑا

اس کی محفل میں ہوئے بے آبرو
اور دعا دے کے ہمیں اُٹھنا پڑا

یوں لگا جیسے کسی نے دی صدا
ہر قدم پر ہی مجھے رکنا پڑا
میں کسی کی آنکھ سے سرسبز تھا
میں کسی بات سے پیلا پڑا

جسم پر مرے دڑاریں پڑ گئیں
غصہ مجھ کو روز ہی پینا پڑا

جسم شوکتؔ اس کا اتنا پاک تھا
اپنے اشکوں سے اسے چھونا پڑا

دِل کو ہر اک لگام پہ دھڑکا لگا
رہا
تا عمر پیچھے جس طرح سایہ
لگا رہا

پاؤں لگے ہوئے تھے کسی
راستے کے ساتھ
پاؤں کے ساتھ یا کوئی راستہ
لگا رہا

جیسے مرے وجود سے چلتی
ہے کائنات
مجھ کو تمام عمر ہی دھوکا لگا
رہا

میں لڑکھڑا کے گرتا رہا بن پئے
یونہی
مجھ کو کسی کی آں کھ کا نشہ
لگا رہا

فرصت نہیں تھی لوگوں کو
رقص و سرود سے
میں شہر کو بچانے میں تنہا لگا
رہا

کمروں میں لوگ پیاس سے چپ
چاپ مرگئے
دیوار و در کے ساتھ دریا لگا

رہا

شوکتؔ میں اس کے ساتھ بھی تھا
اپنے ساتھ بھی
تا عمر یہ عجیب تماشا لگا رہا

محبت میں اک ایسا موڑ بھی آتا ہے
جب شوکتؔ
یقین خاموش رہتے ہیں گمان
خاموش رہتے ہیں

آزمائے دوستوں کو آزمائیں کس
لیے
روز و شب ہم پھر سے اپنا جی
جلائیں کس لیے

ہر صدا ہے ایک دھوکہ، ہر نظر
ہے اک فریب
اب کسی آواز پر ہم اُٹھ کے جائیں
کس لیے

ایک مدت ہو گئی ہے خود کلامی
چھوڑ دی
انھی باتوں سے خود اپنا دل
دکھائیں کس لیے

ان کو کیا حق ہے کہ مجھ سے
چھین لے صبر و قرار

ان کو کیا حق ہے مری نیند اڑائیں
کس لیے

جانتا ہوں چاہوں بھی تو پورے
کرسکتا نہیں
پھر کسی معصوم کو سپنے دکھاؤں
کس لیے

شام ایسے کون سی ہوگی سہانی
افتخارؔ
جلدی جلدی دن کو اپنے میں بتاؤں
کس لیے

نظریۂ ضرورت

کہاں ہے زمانہ
کہاں ہے محبت
کہاں ہے فسانہ
کہاں ہے حقیقت
کہاں ہے وہ نظریں
کہاں ہے عنایت
کہاں شکریہ ہے
کہاں ہے شکایت
کہاں مشکلیں ہیں
کہاں ہے سہولت
کہاں تمکنت ہے
کہاں ہے وہ عزت

کہاں مرتبہ ہے

کہاں جاہ حشمت

کہاں اب انا ہے

کہاں ہے شرافت

اگر کچھ یہاں ہے

تو ہے صرف دولت

یہی نظریہ ہے

یہی ہے ضرورت

یہاں کچھ پیڑ ہوتے تھے

جہاں بلڈنگ بنی ہے اب

جہاں کاریں کھڑی ہیں اب

مجھے اچھی طرح سے یاد ہے

کچھ سال پہلے تک

یہاں کچھ پیڑ ہوتے تھے

ہمیشہ جن کی شاخوں میں

پرندے چہچہاتے تھے

ہوا پتوں کو چھو کر جب

گزرتی تھی

تو سازِ زندگی بجتا مگر اب تو

فضا میں اس دھواں اور شور ہے اتنا

دکھائی کچھ نہیں دیتا سنائی کچھ نہیں دیتا

جہاں بلڈنگ بنی ہے اب جہاں کاریں کھڑی ہیں اب

مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کچھ سال پہلے تک

یہاں کچھ پیڑ ہوتے تھے

افضل حیدر، سید

سید افضل حیدر سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کوٹ 1931ءکو سید محمد شاہ ایڈوکیٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ سید محمد شاہ شاہ ایڈوکیٹ نے جنوری 1921ء میں پاکپتن میں وکالت شروع کی تھی۔ آپ نسل کے وکیل تھے۔ آپ کے نانا برصغیر کے پانچویں بیرسٹر تھے۔ ابتدا میں آ پ نے اپنے والد کے ساتھ پاکپتن میں وکالت شروع کی اور پھر لاہور آ گئے انیس سو اکسٹھ سے انیس سو باسٹھ میں لاہور ہائی کورٹ کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ جب کہ آپ کی وکالت ابھی دو سال سے بھی کم تھی۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں 1962ء-1967ء پڑھایا۔ 1945ء-1970ء تک زمینہ ٹرسٹ لاہور کے سیکرٹری رہے۔ 1972ء-1986ء پاکستان ریلیز اینڈ ویلفیئر کمیٹی کے نائب صدر رہے۔ 1983-1984ءمیں لاہور ہائی کورٹ کے صدر منتخب ہوئے۔ 94- 1984ء میں پاکستان بارکونسل کے رکن رہے۔ پاکستان بار کونسل کے وائس چیئرمین اور چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں۔ 1999ء تا2003ء اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن رہے۔ 1996ء سے 97 میں ریفارمز بورڈ گورنمنٹ آف پاکستان کے رکن رہے۔ 97- 1996ء میں قانون اور پارلیمانی امور کے مدیر ملے۔ 2005ء-2007ء مزدور ٹرسٹ ستر کے بورڈ کے ممبر رہے۔ فیڈرل شریعت کے جج رہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کے الیکشن کمیشن رہے کئی قومی ایوارڈز کی پیشکش ہوئی جو قبول نہ کی۔ 2017ء میں گورنمنٹ کا ایوارڈز خود ہوا۔ پاکستان کے جنرل ایکٹ میں دفتر کے A24 شامل کرائی۔ قومی اہمیت کی بہت ہی رپورٹس تیار کی۔ تقریباً پچاس کے قریب قومی قانونی اسلامی فقہی تاریخی اور تصوف پر مبنی کتب تصنیف کیں۔ قائد اعظم لاء کالج پاکستان ایڈمنسٹریٹر اسٹاف کالج سول سروسز اکیڈمی پاکستان کالج میں وزیٹنگ پروفیسر ہونے کے ساتھ ساتھ آج کل سکول آف لاء میں پڑھاتے ہیں۔ آ پ کی پانچویں نسل بھی پیشہ وکالت میں آ چکی ہے ۔

انتصاراحمدظہیر پیرزادہ

9جولائی1955ء کو چنیوٹ میں پیر افتخار احمد ظہیر کے ہاں پیدا ہو ئے۔ آپ ایک قانون دان، اردو کے شاعر و ادیب، مقرر اورخطیب تھے۔ پنجاب لاء کالج فیصل آبادمیں پرنسپل بھی رہے۔ 4فروری 1998ء کو فیصل آباد میں قتل کردئیے گئے۔

ایثار احمد باجوہ

ایثار احمد باجوہ ایڈووکیٹ کاقلمی نام ایثار احمد باجوہ ہے۔ آپ میلسی ضلع وہاڑی میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول ملتان سے میٹرک، ایف اے اور بی اے ایف سی کالج لاہور اور ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کرنے کے بعد2000ء میں لاہور میں وکالت شروع کی۔ وکالت کے ساتھ اردو اور پنجابی میں شاعری اور افسانہ نگاری بھی کرتے ہیں۔ حلقہ ارباب ذوق اورانجمن ترقی پسند مصنفین کے ممبر بھی ہیں۔ ان کاکلام نمود، ادب دوست اور پنجابی رسالہ پنجم میں مسلسل چھپتارہتاہے۔ پنجابی نظموں کا مجموعہ” خط دا کچھ حصہ “ زیر طباعت ہے۔

بھگوان داس، جسٹس رانا

20دسمبر1942ءکو لاڑکانہ کے علاقہ نصیر آباد کے ایک راجپوت ہندو گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے مختلف تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کیا ایم اے اسلامیات، ایل ایل بی اور ایل ایل ایم کی ڈگری حاصل کی۔ لاڑکانہ کے معروف وکیل عبدالغفور بھرکڑی کے ساتھ وکالت شروع کی۔ دو سال بعد جج بن گئے۔ 1994ء میں سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس اور فروری 2004ء میں سپریم کورٹ کے جج بنے۔ 2002ء میں سپریم کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس بنے۔ ریٹائرمنٹ کے پاکستان پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ جسٹس بھگوان داس کو دین اسلام سے خاص لگاؤ تھا آپ نعت گوشاعر تھے۔ نبیﷺ کی شان میں متعدد نعتیں لکھیں۔ شاعر، ادیب اور ماہر قانون جج بھگوان داس کا انتقال 23 فروری 2015ء کوکراچی میں ہوا۔ دیوان زیر طبع ہے۔

پرویز حسن ڈاکٹر

ڈاکٹرپرویز حسن ایڈووکیٹ 30 ستمبر 1941ء کو بہاولنگر (سابقہ ریاست بہاولپور) میں پیداہوئے۔ ان کے والد شیخ احمد حسن اس وقت ریاست بہاولپور میں سپرنٹنڈنٹ انجینئر پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ تھے۔ ڈاکٹرپرویز حسن نے ابتدائی تعلیم ملتان، بہاولپور اور لاہور میں حاصل کی۔ دوران طالب علمی آٹھویں گورنمنٹ بوائز سکاؤٹس جمہوری کینیڈا میں کم عمر ترین سکاؤٹ کی حیثیت سے شرکت کی۔ 1959ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور1961ء میں پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا اور جسٹس سردار محمد اقبال کے لاء چیمبر سے منسلک ہوگئے پھر بیرون جاکرژیل لاء سکول سے ایل ایل ایم اور ہارورڈ سے پی ایچ ڈی کیا۔1969ءمیں واپس آکرپاکستان حسن اینڈ حسن ایڈوکیٹس کے نام سے لاء فرم قائم کی۔ 1983ء میں وکلاء تحریک کے دوارن سید افضل حیدر ایڈووکیٹ اور عابد حسن منٹو کی گرفتاری کے بعد بطور قائم مقام چیئرمین آل پاکستان لائرز نیشنل کوارڈینیشن کمیٹی کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ ماحولیاتی قوانین کی تشکیل کے سلسلہ میں ایم اور کلیدی خدمات انجام دیں گورباچوف کے ساتھ مل کر ارتھ چارٹر لکھا آپ شوکت خانم، لمز، نمل، چائلڈ کیئر فاؤنڈیشن اور بیکن ہاؤس یونیورسٹی سمیت قومی سطح کے کئی اداروں کے بانی و رکن ہیں۔ 1977ءسے 1988ء تک تحریک استقلال کے سرگرم کارکن اور سیکرٹری فنانس رہے۔ 1996ءمیں تحریک پاکستان کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ 1997ءمیں لاہور قوی اسمبلی کے الیکشن میں حصہ بھی لیا پنجاب یونیورسٹی لاء کالج، لمز، سٹی لاء کالج، کنیّرڈکالج، اسلام آباد یونیورسٹی سول سروسز اکیڈیمی اور نیشنل ڈیفنس کالج میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ کئی قومی اور عالمی ایوارڈ حاصل کرچکے ہیں۔ قومی اور عالمی سطح پرآپ کی ماحولیات پر خدمات قابل ستائش ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج و ڈاکٹر پرویز حسن انوائرنمینٹل لاء سنٹر، لمزکو شیخ احمد حسن سکول آف لاء اور بیکن ہاؤس کو درجنوں حسن سکول آف آرکیٹیکچر کا تحفہ دے چکے ہیں پاکستان کے ماحولیاتی قانون کے مصنف بھی ہیں اس کے علاوہ انہوں حسب ذیل کتب تحریر کیں

stories of Gratitude. 2: Resolving Environmental Disputes in Pakistan. 3: The role of :1
Judicial commissions.کے علاوہ بہت سے آرٹیکلز بھی تحریر کیے۔

تصدق حسین جیلانی جسٹس

6جولائی 1949ء کوملتان میں پیدا ہوئے والد کانام محمد رمضان شاہ جیلانی ہے آپ نے ایف سی کالج لاہور اور پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی بعد میں اعلیٰ تعلیم کے لیے لندن چلے گئے 2007ء میں ورجینیا یونیورسٹی نے اعزازی ڈگری بھی دی انھوں نے 1974ء میں ملتان سے وکالت شروع کی 1976ءمیں ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری اور 1978ء میں پنجاب بار کونسل کے رکن رہے 1979ءمیں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل 1988ء میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل اور1993ء میں ایڈووکیٹ جنرل پنجاب بنے 7 اگست 1994ء کوہائیکورٹ کے جج اور 2004ء میں سپریم کورٹ کے جج بنے 7نومبر 2007ء کو جدید حلف اٹھانے سے انکار کردیا23مارچ 2009ء کو بحال ہوگئے 17 اگست 2013ء کو چیف الیکشن کمیشن پاکستان بنے 12دسمبر2013ء کو چیف جسٹس سپریم کورٹ آف پاکستان کا حلف اٹھایا اور 5 جولائی 2014ءکوریٹائر ہوئے جسٹس تصدق حسین جیلانی نے حسب ذیل کتب پر کام کیا۔ "Define the Constitution Under the Rule of Law", "The Rule of Law in an Age of Globalized Inter Dependence", "Women in Law", "Towards a Dynamic Constitutional Order"

جاوید اقبال، جسٹس ڈاکٹر

شاعر مشرق علامہ اقبال کے صاحبزادے تھے۔ آپ15 اکتوبر1924ء کوسیالکوٹ میں پیداہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی اور فلسفہ میں ایم اے کیا اور 1949ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔ جہاں سے بیرسٹری اور پی ایچ ڈی کی۔ 1965ء میں واپس آکر لاہور میں وکالت شروع کی اور ساتھ ہی ساتھ یونیورسٹی لاء کالج لاہور میں 1957ء سے 1970ء تک قانون کے استاد بھی رہے۔ کچھ عرصہ بطور ریڈر بھی کام کیا۔ 1970ء میں ذوالفقار علی بھٹو کے

مدمقابل قومی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑا، مگر ہار گئے۔ آپ نے 1961ء-62ء اور 1977ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستان کی نمائندگی بھی کی۔ 1968ء-69ء میں لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ جولائی1971ء میں لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ 1986ء میں بطور چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور ریٹائر ہوئے۔ 1986ء سے 1989ء تک سپریم کورٹ کے جج رہے۔ دنیا کی کئی یونیورسٹیوں نے آپ کو اعزازی ڈگریوں سے نوازا۔ بہت سے ملکی اور غیر ملکی سیمناروں اور کانفرسوں میں شرکت کی۔ آپ سینٹ کے رکن بھی رہے۔ علامہ اقبال کی سوانح عمری ''زندہ رود'' کے نام سے لکھی۔ اپنی خود نوشت سوانح عمری'' اپنا گریباں چاک'' کے نام سے تحریر کی۔ افکار اقبال۔ 1994ء۔ جہان جاوید (ڈارمے، افسانے اور مکالمے)۔ اسلام اور پاکستان کی شناخت۔ اسلام میں ریاست کا مفہوم۔ خطبات اقبال وغیرہ۔۔ آپ نے مندرجہ بالا اردو کتب کے علاوہ درج ذیل کتب کی تصنیف و تالیف بھی کی:

“Ideology of Pakistan” (1959), “Stray Reflection” (1961), “May Lala o Fam” (1968), Legacy of Quaid-e-Azam” (Urdu + English) (1968), “Pakistan and the Islamic Liberal Movement” (1994)

2004ء میں آپ کو ہلال امتیاز کا اعزاز ملا۔ آپ نے 13اکتوبر2015ء کو لاہور میں وفات پائی۔

جمال ابڑو

جمال ابڑو ایڈووکیٹ 2 مئی 1924ء کوموضع سانگی تعلقہ مہر ضلع دادو میں ڈاکٹر علامہ علی خاں جو اپنے دور کے بڑے عالم، استاد، ادیب، علم و ادب سے گہری وابستگی رکھنے والے تھے ان کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاڑکانہ اور حیدرآباد کے سکولوں سے حاصل کی۔ اس کے بعد بہاوٗالدین کالج جوناگڑھ میں داخلہ لیا۔ 1944ء کے قحط دوران بطور والنیّر خدمات انجام دیں۔ اس دوران خاکسار تحریک سے بھی وابستہ رہے۔ 1948ء میں شاہانی لاء کالج سے ایل ایل بی کرنے کے بعد لاڑکانہ میں وکالت شروع کردی۔ 1952ء میں سرکاری ملازمت اختیار کی اور بطور سول جج اور سیکرٹری صوبائی اسمبلی سندھ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ان کو لیٹریچرسے

بھی خاصالگاؤتھا۔ سندھی ادبی سنگت سے بھی منسلک رہے۔ ان کی پہلی کہانی 1949ء میں شائع ہوئی۔ 1959ء میں ان کی کہانیوں کا مجموعہ پشتو پاشا کے نام سے چھپ چکا ہے۔ کہانی نویس کے طور انھوں نے بہت شہرت پائی اور ان کا شمار سندھی ترقی پسند افسانے کے بنیاد گذاروں میں ہوتاہے۔ جمال ابڑو نے مضامین، دیباچے، مراسلات کے علاوہ پانچ جلدوں میں اپنی خود نوشت بھی تحریر کی ہے۔ جو آپ بیتی بھی ہے اور جگ بیتی بھی۔ انھوں نے 30 جون 2004ء کو کراچی میں وفات پائی۔

جمیل احمد سندھو

جمیل احمد سندھو ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ 10۔ مئی 1964ء کوضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایل ایل بی کرنے کے بعد چونیاں تحصیل کورٹ سے وکالت کا آغاز کیا۔ بعد میں لاہور منتقل ہو گئے۔ 2008ء میں سپریم کورٹ کا لائسنس حاصل کیا۔ 2008ء میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن پاکستان کے ممبر ایگزیکٹو منتخب ہوئے۔ 9۔ مارچ2007ء کو چیف جسٹس افتخارمحمد چوہدری کو معطل اور غیرفعال کرنے پر عدلیہ کی بحالی کے لیے جو تحریک شروع ہوئی۔ اس کی جدوجہد پرمبنی دوکتب ایک ''چیف جسٹس کی غیر فعالی پر وکلاء کی جدوجہد'' اور دوسری ''ججز کی معزولی پر معاشرتی ردعمل ''کے مصنف ہیں۔ آپ لاہور میں وکالت کرتے ہیں۔

جواد اشرف

24 فروری 1973ءکو ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ لاء کرنے کے بعد2000ءمیں ساہیوال میں ہی وکالت شروع کی مگر اسی سال لاہور آگئے یہاں آکر کاروبار اور وکالت شروع کی شعر و ادب میں گہری دلچسپی ہے۔ ا ن کا ایک شعری مجموعہ ”گمان کامل“ کے نام سے شائع ہوچکاہے۔ ”گمانِ کامل“ سے نمونۂ کلام ملاحظہ کیجیے :

میں جو لکھ چکا ہوں وہ خط کبھی میری یاد آئے کھولنا

کہ وہ خط زمانۂ وصال کے امین ہیں

جنھیں عرصہ ہائے وصال میں بھی شعور تھا

کہ فراق بھی کوئی باب ہے!

جہاں درج ہیں

تری بے وفائی کے سانحے

تری بے رخی میرے حوصلے

مری یاد آئے تو کھولنا مرے خط کبھی، کبھی سوچنا

کہ محبتوں میں خلوص کے جو جواز میں نے بہم کیے

کسی اور نے بھی اسی طرح سے

وہ سب زمانے

رقم کیے؟

کبھی سوچنا

روپ

روپ تو جاناں

محض ادھار کا کھاتا ہے

اس کو اک دن

وقت کا بنیا

سود سمیت

وصولے گا

قطعہ

بہِرِ سکون دل کوئی غم کی خبر کہو

زخم جگر کو چارہ گر چارہ گر ہو

جو اشتیاق و شوق میں پابند ذات ہو

اس کشتۂ ہنر کو سگِ در بدر کہو

جو آئینے میں عکس رُخِ یار اُترتا

ہے

صر بہ خامہ سے کاغذ پہ فن اُبھرتا

ہے

وہ ایک رشتہ جسے رابطے کی

حسرت ہے

ہمارے دل میں تمھاری نظر میں

بستا ہے

چراغِ آخرِ شب صبح کے اُجالے پر

بڑے غرور سے بجھتے ہوئے بھی

ہنستا ہے

ترے خیال کی یورش میں اے

حسیں پیکر

مرا وجود مری روح سے دہکتا ہے

ہمارے شعر ترے حُسن کا لبادہ ہیں

ترا لباس ہمارے بدن پہ جچتا ہے

اثاثہ

مری چشم تر کے نصیب میں یہ جو الفتوں کے سراب ہیں

اگر عکس ذات کی شہ میں بھی سرِ عکس کوئی حجاب ہیں

اگر اعتبارِ حیات میں فقط احتمال عذاب ہیں

تو وصال کیسا وصال ہے

یہ جمال کس کا جمال ہے

مجھے یاد جس کا جواب ہے

وہ سوال کیسا سوال ہے

یہ حبیب کیسے حبیب ہیں

یہ رقیب کیسے رقیب ہیں

جو محل گئے تیرے حسن پر

جو بکھر گئے تری زلف پر

وہ نصیب کس کے نصیب ہیں

وہ لہو جو بہتا رہا کہیں

وہ گلو جو زیر سناں رہے

وہ شکایتیں وہ ستم گری

مرے شعر جن پر نشاں رہے

میں وفائیں جتنی کرچکا

میں جفائیں جتنی بھی سہہ چکا

مرے جسم کا مری روح کا

وہ اثاثہ بنتی رہیں تو پھر

میں یہ کیسے کہہ دوں کہ زندگی

کوئی خواب تھا جو رواں رہا

کوئی راز تھا جو نہاں رہا

مری زندگی تو وجود ہے

مری زندگی تو شہود ہے

اسے رفتگاں تو کہو مگر

اسے رائیگاں نہ کہو کبھی

مری زندگی مرا اصل ہے

مری زندگی مرا اصل ہے

کون ہے وہ

سکوتِ شہر محبت ہے آ کے پوچھے کوئی

کہ بے صدا ہوں اگر بام و در تو کون ہے وہ

چہار سمت سے جو ہو بہو پکارتا ہے

واذکرونی

میں تیرے ذکر کے زنداں میں مقید ہو کر

ایک دیوان سخن ایسا قلم بند کروں

جو پڑھے اس میں تری قید کی خواہش چمکے

جو سنے تیری اسیری کا بہانہ ڈھونڈے

جی ایم چوہدری

ان کااصل نام ڈاکٹر غلام چوہدری ہے آپ 12 اگست 1963ء کو موضع باج پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مختلف تعلیمی اداروں سے حاصل کی 1985ء میں پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا اور سرکاری ملازمت اختیار کرلی پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے سیاسیات اور ایل ایل بی کیا کئی اداروں میں بطور لیکچرار خدمات انجام دیں ساتھ تعلیم کا سلسلہ بھی جاری رکھا کئی مضامین میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں سینٹ آف پاکستان کے ایڈیشنل سیکرٹری کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں 2010ء میں اپنی لاء فرم قائم کی اور کئی مقدمات میں بطور ایڈووکیٹ پیش ہوئے 2013ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے وکالت کے ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھااب تک آئین، پارلیمنٹ اور قانون سازی، جنرل لازاور انگریزی زبان اور لیٹریچر میں تیس کے قریب کتب شائع کرچکے ہیں جن میں ”چانن

تے ہنیرا“ اور ”سحر ِ وفا“ شامل ہیں اس کے علاوہ انہوں نے 80 کے قریب مضامین اور آرٹیکل لکھ رہے ہیں جن میں سے بہت سے مختلف جرائد میں شائع ہوچکے ہیں۔

حذیفہ اشرف عاصمی

صاحبزادہ حذیفہ اشرف عاصمی ایڈووکیٹ ملک کے نامور وکیل، دانشور، اسلامی سکالر جناب اشرف عاصمی کے فرزند ہیں۔ آپ لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ ایل ایل بی کرنے کے بعد آپ نے وکالت کا شعبہ اختیار کیا۔ آپ نوجوان وکلاء میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ اپنے والد کی سرپرستی میں ان کو بھی شعر وادب، نثر نگاری، نعت گوئی اور کالم نگاری میں بہت دلچسپی ہے۔ آپ ہمیشہ اچھوتے موضوعات پر لکھتے ہیں۔ ان کی نثرکی ایک کتاب’’سوچ کاسفر‘‘ کے نام سے چھپ چکی ہے۔

میرے دل میں محبت ذرا دیکھیے
چشمِ پُرنم سے میری وفا دیکھیے

چھوڑ جائیں گے مجھکو یہ احساس ہے
جاتے جاتے یوں مجھ کو ذرا دیکھیے

تجھکو دیکھا عجب کیف طاری ہوا
میرے دل کی یہ مہکی فضا دیکھیے

آپ ہیں کہ ملنے کو راضی نہیں
جانِ جاناں مری یہ صدا دیکھیے

دیکھ کر تجھکو پھر سے جو دیکھا تجھے
ہو گیا تجھ پہ پھر سے فدا دیکھیے

جسم ہے منجمد روح کہیں اور ہے
اب حذیفہ کی یہ ہی سزا دیکھیے

بغاوت کرنا چاہوں تو

بغاوت کرنا چاہوں تو
بغاوت بھی نہیں ہوتی
عداوت کرنے والوں سے
عداوت بھی نہیں ہوتی

میں چھوٹا سا کوئی قطرہ
ندی کی چھوٹی لہروں میں
کہیں گم سم میں بہتا ہوں
کسی قلزم کے آگے میں
کروں دعویٰ کوئی میں بھی
جسارت بھی نہیں ہوتی

جسے جینے کی حسرت ہو
یہاں وہ جی نہیں سکتا
کوئی مرنا جو چاہے تو
اجازت بھی نہیں ہوتی

عبارت کیا لکھے کوئی
صداقت کیا لکھے کوئی
قلم بِک جایا کرتے ہیں
ملامت بھی نہیں ہوتی

کرب یہی ہے

میری باتیں

تیری یادیں

جلتے نغمے

گھوپ گھٹائیں

خوش کن لمحے

تورے سنگ رے

وصلی بارش

ہجر کے بادل

آنسو ٹپکے

مورے سیا

قُرب کی لالچ

پھرتے رہنا

خالی سڑکیں

رکتے رکتے

چلتے رہنا

سونی گلیاں

ہنستی جُھگیاں

اونچے بنگلے

کھنڈر جیسے

ویراں ویراں

بند دریچے

اُجلی خلعت

آنکھیں بنجر

کرب یہی ہے
کرب یہی ہے

حسن اختر،راجہ

21 دسمبر 1971ء کو کوئٹہ میں راج کرمداد خان کے ہاں پیدا ہوئے۔ پیدائشی نام کرم علی خان تھا ایک دوسری روایت کے مطابق تاریخ پیدائش 25دسمبر 1904ء تھی ان کا کا تعلق گکھڑ خاندان سے تھا بی اے کرنے کے بعد 1927ء میں پی سی ایس کا امتحان پاس کرنے کے بعد مجسٹریٹ بن گئے بعد میں ڈپٹی کمشنر بن گئے مگر ملازمت چھوڑ کر ایل بی کر کے 1950ءمیں وکالت شروع کر دی ان کی علامہ اقبال کے ساتھ انتہائی قربت تھی اور علامہ اقبال کی وفات کے وقت وحی نہیں موجود تھے یہ بہت بڑے اقبال شناس اور عاشق اقبال تھے وکالت کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لیا اور قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے لیکن مسلم لیگ پاکستان کے صدر تھے انھیں اقبال کے خاص نیازمندان میں میں منفرد مقام حاصل تھا یہ مرزا اقبال کمیٹی اور مرکز ز مجلس اقبال کے عہدیدار بھی تھے چوہدری محمد حسن کے مرزا کمیٹی کے صدر بنے مگر اقبال پر ان کے مضامی اور مقالہ جات راج حسن اختر بحیثیت اقبال شناس کتاب میں سید طالب حسین بخاری کے مدوق کیا تھاراجہ حسن اختر 1964ء میں انتقال کرگئے پاکستان گولڈ میڈل ان کے ایک صاحبزادے میجر مسرور اختر نے ستارہ جرات پایا پاک بھارت جنگ میں وطن کا دفاع کرتے ہوئے شہادت پائی۔

حسین مجروح

حسین مجروح ایڈووکیٹ کا اصل نام ہے۔ 1951ء جھنگ میں پیداہوئے ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی۔ لاہور سے بی اے کیا اور بینک میں ملازمت اختیار کی دوران سروس ایم بی اے اور ایل ایل ایم کیا حبیب بینک میں سینئر وائس پریذیڈنٹ تھے تو ملازمت چھوڑ دی اور 2000ء میں لاء فرم قائم کی اس دوران ہیلے کالج میں پڑھاتے رہے پھرNIB میں ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ بھی رہے ابتدا سے ہی علم و ادبی سے

گہری وابستگی رہی۔ آج ایک کہنہ مشق شاعراور ادیب ہیں دو مربتہ حلقہ ارباب ذوق کے سیکرٹری اور اٹھارہ مرتبہ مجلس عامہ کے رکن رہے۔ ادب لطیف کے چیف ایڈیٹر بھی رہے ان دنوں سائبان کے نام سے شعراء اور ادباء کی بہبود کے لیے ادبی تنظیم منظم کر رہے ہیں آپ کی شاعری کی "چار کتب کشید"، "آواز"، "اشعار اور سامان" کے نام سے چھپ چکی ہیں جب کہ طنز و مزاح پر مبنی مضامین کی کتاب "مرطبان اور اطراف" بھی چھپ چکی ہیں۔

زندیق

کھرج

برف پگھلے گی تو بے آب گزرگاہوں میں

پھیلتا چلا جائے گا

وعدوں کا چکا چوند ثواب

اور مہکیں گے سہولت بھری تنہائی میں

صبحِ خوش نام کے

خوابیدہ گلاب

لیکن اُس برف کو پگھلانے میں

چاہتے ہوگا

دعاؤں کا لہو

اور کئی بار اُٹھائے ہوئے

صدمات کی آنچ(14)

اس بت ناز کو خدا تو کیا

اے محبت! تجھے سزا تو کیا

گو مجھے ڈوبنا پڑا لیکن

میں نے دریا میں راستہ تو

کیا

ہار دی گرچہ جان کی بازی
تیرے کوفے کو کربلا تو کیا

کیا ہوا جو میرے خلاف ہوا
وقت نے کوئی فیصلہ تو کیا

سخت دشوار تھا مگر دل نے
تیری دنیا کا سامنا تو کیا

ڈوب جانے کی شرط پر یہی
سہی
ناؤ نے موج کو فنا تو کیا[15]

زندگی رات گئے شہر سے یہ
پوچھتی ہے
آنکھ لگنے میں بھلا نبض کہاں
ڈوبتی ہے

کچھ قدم ایسے بھی رکھے ہیں راہِ
الفت میں
جن کو دانائی تبرک کی طرح
چومتی ہے

کھول دیتی ہے کلی بند قبا پھر پل
بھر میں
صبحِ دم جانے ہوا کان میں کیا

پھونکتی ہے

عشق آواز سے تصویر بنا لیتا ہے

پھر

اُسی تصویر میں آواز گونجتی ہے

ہم وہ درویش تہی دست جنھیں کوچ کے بعد

خلقتِ شہر سوالی کی طرح ڈھونڈتی ہے(16)

خالد شریف

خالد شریف ایڈووکیٹ1946ء کو انبالہ میں پید اہوئے۔ ان کے بزرگ کاروبار اور کاشتکاری سے منسلک تھے۔ تقسیم کے بعد پاکستان میں ہجرت کی مشن سکول راولپنڈی اور گورنمنٹ کالج راولپنڈی سے تعلیم حاصل کی ایم اے کرنے کے بعد سول سروسز کا امتحان دیا۔جس میں کامیابی کے بعد انکم ٹیکس میں ملازمت اختیار کرلی۔ انھیں زمانہ طالب علمی سے ہی ادب اور شاعری میں گہری دلچسپی تھی اور اسی عمر میں یہ ایک اچھے شاعر کا مقام بناچکے تھے۔ دوران ملازمت ہی ماوراء کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ بنایا جہاں سے اعلیٰ پائے کی کتب شائع کیں۔ جب اشاعتی ادارے کاکام بڑھ گیاتو ملازمت کو خیر باد کہہ کر اشاعت کی طرف ہی توجہ دی۔ اس دوران 1979ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ 1985ء میں ہائیکورٹ کے وکیل بنے او ر لاہور ہائیکورٹ کی لائف ممبر شپ حاصل کی ان دنوں لاہور میں ٹیکس کے ایڈوائزکے طور وکالت کرتے ہیں ان کی درج ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں ”نارسائی“، ”بچھڑنے سے ذراپہلے“، ”گزشتہ“، ”وفاکیاہے“، ” کسی کمزور لمحے میں“ اور ”رت ہی بدل گئی“ شامل ہیں۔

خالد محمود (نین سکھ)

خالد محمود (نین سکھ)۔ 20 مارچ 1962ء کو ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے آپ کا قلمی نام نین سکھ ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے 1991ء میں ایل ایل بی کیااور وکالت کرنے لگے۔ 1995ء میں لاہور ہائیکورٹ کا لائنس حاصل کیا۔ وکالت کے ساتھ پنجابی ادب ، تاریخ اور سیاست کا گہر امطالعہ کیا۔ انسٹی ٹیوٹ آف آرٹ اینڈ کلچر لاہور میں پنجابی ادب اور شاعری کی تدریس بھی کی۔ پنجابی ادب اور شاعری کی بہت سی کانفرنسوں میں شرکت بھی کی اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پنجابی زبان میں ان کی حسب ذیل کتب چھپ چکی ہیں۔ "کیکرتے انگور" (1994ء)، "ٹھیکریاں" (کہانیاں 2005ء)، "اتھل پتھل" (کہانیاں 2011ء)، "مادھولال حسین لاہوردی ویل" (ناول 2014ء)، "شہد" (کہانیاں اورناولٹ2016ء)، "آئی پورے دی وا" (کہانیاں 2017ء)، "دھرتی پینج دریائی" (2019ء)، "جوگی سپ تراہ" (پنجابی کہانیاں) چھپ چکی ہیں۔ ان کا ناول "مادھو لال حسین لاہور دی ویل پر"2015ء میں ڈاھاں انٹرنیشنل پنجابی لٹریچر انعام اور مسعود کھدرپوش ایوارڈ 2015ء مل چکاہے۔ ان کی کتاب "جوگی سپ تراہ" کو بھی انٹرنیشنل لٹریچر انعام 2021ء مل چکا ہے۔

خالد محمود

15 مئی 1975ء کو ضلع قصور کے ایک قصبے جمیر میں پیداہوئے۔ والد کا نام محمد صدیق تھا۔ جوراجپوت فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ میٹرک پھول نگر سے کرنے کے بعد ایم اے انگلش اور سیاسیات پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ 2003ء میں محمڈن لاء کالج ملتان سے ایل ایل بی کر کے 2005ء میں لاہور میں وکالت شروع کی۔ ساتھ ہی مختلف اخبارات "خبریں"، "جنگ"، "نیشن"، "آج کل"، "دنیا نیوز"اور "ڈیلی ٹائمز" میں کالم بھی لکھتے رہے۔ مختلف نوعیت کے ادارتی فرائض بھی انجام دیے۔ 2015ء سے اسلامیہ یونیورسٹی میں بطورلاء آفیسرخدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی حسبِ ذیل کتب چھپ چکی ہیں۔ جن میں تراجم بھی شامل ہیں۔ "جمہوری تماشا اور عوامی استحصال" (ترجمہ)، "جیل کی یادیں" (علی نمرت بیگووچ کی خودنوشت)، " اصلیت، سامراج کی موت" (فرانز فینن)، "خلق کی راہ میں پڑے پتھر"، "نوآبادیاتی نظام کا

محاکمہ“ (ایمی سیزر)، ”تین عہد ساز شاعر“، ”ہزار چشم تیرے سنگ راہ سے پھوٹے“، (ترجمہ) ”گوشہ نشین کے خطوط“ (سینیکا)، ”تخلیق“ اور دیگر کے تراجم شامل ہیں۔

خالد نقاش

خالد نقاش ایڈوکیٹ 1978ء۔ میں شاہ پور ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے انیس سو ستانوے میں لاہور میں پیش وکالت سے سے وابستہ ہوئے وکالت کے ساتھ ساتھ سیاست اور ادب سے گہری دلچسپی ہے آپ نے سفر کا آغاز طلباء سیاست سے کیا اور اوائل عمری میں ہی شعر کہنے لگے مختلف اخبارات میں مخبر اور کالم کہنے کے ساتھ ساتھ ادارات اور مختلف ہے حیثیتوں میں خدمات سر انجام دیں۔ ”کلام یارسول اللہؐ“ سے چند نعتیں :

لب پر نامِ شہِ اممؐ آیا
جاں میں جاں آئی، دم
میں دم آیا
اُنؐ کے آنے سے آدمیت
کا
حسنِ تکمیل تک بھرم
آیا

مدحتِ مصطفیٰؐ سے
حصے میں
جو بھی پل آیا، محترم
آیا

مجھ پہ بھی کھل گیا درِ
حکمت
میرے ہاتھوں میں بھی
قلم آیا

رحمت مصطفیؐ ہے
میرے قریب
رنج آیا نہ کوئی غم آیا

میں وہی خوش نصیب
ہوں نقاشؔ
جس کی تقدیر میں حرم
آیا

بے نواؤں کا حوصلہ
ہیں آپؐ
بے سہاروں کا آسرا ہیں
آپؐ

منزلیں اس لیے طواف
میں ہیں
ہم مسافر ہیں، رہ نما
ہیں آپؐ

آپؐ محبوب داورِ محشر
اوج و عظمت کی انتہا
ہیں آپؐ

آپؐ ہیں میری آخری
حسرت
آخری میرا مدّعا ہیں آپؐ

اُنؐ کی ہستی ہے اوّل و
آخر

ابتدا آپؐ، انتہا ہیں آپؐ

یہ جہاں کیا ہے اُس
جہاں کے بھی
سارے بھیدوں سے آشنا
ہیں آپؐ

رنگ و مہکار آپؐ ہی
نے کیا
دشت گلزار آپؐ ہی نے
کیا

جو زمیں کے بنے
ہوئے تھے خدا
اُن کو بیکار آپؐ ہی نے
کیا

دشتِ ظلمت میں بے
سہاروں کو
ایک کہسار آپؐ ہی نے
کیا

معتبر، غیر معتبر ہے
کون
اُس کا اظہار آپؐ ہی نے
کیا

ہر ستم ظالموں کا اُن

کے لیے

رسن و دار آپؐ ہی نے

کیا

جب درِ شاہؐ کی گدائی

کی

اُس نے ہر درد سے

رہائی کی

رحمتوں سے بھرا مرا

دامن

خاک ورنہ میری کمائی

تھی

میں جو ہوں سرخ رُو

رہِ غم میں

اُنؐ کی رحمت نے رہ

نمائی کی

جب سجائی تھی محفل

میلاد

روشنی رقص کرتی

آئی تھی

بت کدوں میں سکونت

چھانے لگا

اُنؐ کی آواز جب سنائی

دی

جو عدو آپؐ کے رہے
نقاش
اُنؐ سے بھی آپؐ نے
بھلائی کی

خالد نقاش کی کتاب ”خواب تو شیشے تھے “ میں سے چند غزلیں ملاحظہ کیجیے
:

تجھ کو پانے کی التجاؤں
میں
عمر ساری کٹی دعاؤں
میں

اپنے حصے کے اشک
رکھ آیا
میں ترے بخت کی گھٹاؤں
میں

زندگی تھی وہی حقیقت
میں
زندگی جو کٹی تھی گاؤں
میں

آج بھی تیرے نام کے
چھالے
کل کی صورت ہیں میرے
پاؤں میں

جسم و جاں میں یہ پھیل
جائے گا
حبس اترا ہوا فضاؤں میں

تیری زلفوں کے سائے
میں تھا کبھی
سکوں ہے شجر کی
چھاؤں میں

خود سے نکلا تو یہ کھلا
نقاشؔ
پیار ہے تو فقط ہے ماؤں
میں

غم زمانہ نے جب بھی کبھی
پکارا مجھے
مرا خلوص لگا خاک سے شرارا
مجھے

میرا یقین اُسے سورج میں ڈھال
سکتا ہے
مرے نصیب کا ملتا نہیں ستارا
مجھے

میں ہوسکوں گا زمانے کا ہم قدم
کیسے
یہ کائنات کرے گی کہاں گوارا
مجھے

مرا مزاج فلک سے جہاں بھی
ٹکرایا
مرے وجود نے اکثر دیا سہارا
مجھے

تیری تلاش میں نکلا تو پا لیا
خود کو
تری طلب نے کیا مجھ کو
آشکارا مجھے

میں پھر بھی خود میں اُترتا چلا
گیا نقاشؔ
دکھائی دیتا رہا سامنے کنارا
مجھے

رافیلہ انجم منہاس

رافیلہ انجم منہاس ایڈووکیٹ۔ بورے والا کے قریبی گاؤں میں پیدا ہوئیں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی سے ایم اے ایل ایل بی کرنے کے بعد وکالت شروع کی2016ء میں سپریم کورٹ کی وکیل انرول ہوئیں "جہانگیرز ورلڈ ٹائم" اور روزنامہ "جناح" میں مختلف موضوعات پر تحاریر شائع ہوئیں۔ پی ٹی وی پرماہر قانون کی حیثیت سے مارننگ شوز2012ء، 13 میں لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کی فنانس سیکرٹری بھی منتخب ہوئیں ادب اور شاعر ی سے گہرا شغف رکھتی ہیں۔ 2011ء میں ان کی کتاب "محبت دتہ روگ" کے نام سے شاعری کی کتاب شائع ہوچکی ہے۔

محبت!
آنکھ سے گرتا ہوا آنسو ہے
نہ گرنے سے پہلے کا کرب کوئی جان سکا
نہ گرنے کے بعد اس کا کہیں سراغ ملتا ہے

گرتا گزرتا یہ آنسو یہ لمحہ کسی کے ہاتھ نہیں لگتا

مرے بے خبر

محبت آنکس سے گرتا آنسو ہے[17]

سچ ہی تو ہے

میرے فنکار

اس کا رنگ سادے پانی جیسا تھا

اور میری محبت بھی بے رنگ نکلی

وہ سیماب صفت

اور میرے جذبوں کی گرفت گرفت

اس کی چاہ وصل سے وصل تک

اور میری لگن

ہجر کی مسلسل من

پھر میرے دوست

ہم میں کہاں نبھاؤ ہوتا[18]

میں کہاں پورے طور پر اپنے وقت میں زندہ ہوں

میرا جسم میرا نفس مرا ذہن لمحہ وجود کا اسیر

مگر میرا دل میری روح بہت قدیم ہیں

زمانہق دیم کی محبت زدہ پرانی روح اور

اذیت پسند اک بوسیدہ دل

پھر میرے دوست

مجھ میں اور تمھاری چھیتی دنیا میں کیسا نبھاؤ

کہاں کی دوستی؟

جو کچھ ہےتو وہ خبر ہے[19]

رخسانہ تبسم

لاہور کی ایک وکیل اور خوبصورت شاعرہ تھیں۔ ’’شام سے پہلے آجانا ‘‘کے نام سے آپ کا شعری مجموعہ چھپ چکا ہے۔ افسوس جوانی میں ہی دارلفناء سے دارلبقاء کی طرف سفر کرگئیں۔

جب بھی میں نے اُس کو جاننا چاہا
ہے
سچائی کا زہر تھا جو نگلا ہے

جیسے میں نے ہاتھ الاؤ میں ڈالے
ایسے کسی نے کب شعلوں کو
پرکھا ہے

وہ خود اپنے ظرف کو دھوکے دیتا
ہے
وہ جو میرے جذبے کھرچنے نکلا
ہے

میری پیاس تو قائم ہے دریا میں
بھی
اُس کا دامن صحرا میں بھی بھیگا
ہے

سب نے تبسم اُس کو ٹوٹ کے چاہا
تھا
آخر اُس کی ذات میں کچھ تو دیکھا
ہے(20)

تین شعر

یوں خواہشیں ہیں دل کے پڑاؤ کے
اردگرد
خانہ بدوش جیسے الاؤ کے اردگرد

یادیں ہیں اس کی یا ہے مری سوچ
کا بھنور
ہالہ ہے کیسا روح کے گھاؤ کے
اردگرد

یہ اور بات عزم میرا کھینچتا لے
گیا
ورنہ بھنور پڑے کئی ناؤ کے
اردگرد(21)

کتنی چاہت شناس لگتی ہیں
یہ جو کمیاں اداس لگتی ہیں

اب تو ساقی صراحیاں بھی
تری
مجھ کو مجنوں کی پیاس
لگتی ہیں
تیرے بن سارے شہر کی
گلیاں
دل کو پیہم ہراس لگتی ہیں

تہمتیں تیرے نام کی مجھ کو!
اب تو بالکل قیاس لگتی ہیں

جانے کیوں دیکھ کر تبسم کو

دوریاں پاس لگتی ہیں[22]

جو کھیت اجڑا کماد کا تھا
کہ جس پہ جھگڑا عناد کا تھا

جواب جس پہ سونوں ہوئے
تھے
سوال فتنہ فساد کا تھا

وہ جس کُرتے سے نکلا
خنجر
وہ دوست تو اعتماد کا تھا

کسی سے کیا ہو گلۂ تبسم
یہ پھل تو اپنی مراد کا تھا[23]

تم سے سب کا ہے جب ہوا
ملنا
میری جاں مجھ سے ذرا ملنا

تم سے کرتی بہت سی باتیں
ہیں
اب کسی شام کو بھی آ ملنا

وقت کا کیسا معجزہ ہے یہ
کسی قاتل کو یوں سزا ملنا

کیسی مجبوری ہے تبسم کی
اس کو ہے اس طرح سے پڑا

ملنا(24)

الجھے ہوئے جذبوں کو کسی کام لگا دو
تم درد سبھی اپنے میرے نام لگا دو

اک بات ہے میں راہ سے ہٹ جاؤں تمھاری
مجھ پر کوئی سنگین سا الزام لگا دو

ہر لمحہ کی قیمت ہے مقرر تو زمانے
بہتر ہے کہ جذبات کے بھی دم لگا دو

جو زلف گرہ گیر کی نہ قید میں آئے
ہونٹوں کی گرفتاری پہ انعام لگا دو

شاید کہ خبر پائے کوئی بھٹکا ہوا حاضر
اک آگ سی جنگل میں سر شام لگا دو

ہاں مجھ کو وفادار کہو اپنی زباں سے
الزام جو باقی ہے مرے نام لگا دو(25)

تین اشعار

قابلِ تعزیر ہے یا وجہ رسوائی ہے
وہ
دیکھنا یہ ہے کہ آخر کتنا ہرجائی
ہے وہ

راستوں میں لٹ گیا یا جنگلوں میں
بس گیا
سب یہ کہتے ہیں مجھے بس تیرا
سودائی ہے وہ

انگلیوں پہ نچائے پھر نظارے بھی
کرے
دے اذیت پھر ہنسے ایسا تماشائی ہے
وہ(26)

سالم سلام انصاری

سالم سلام انصاری ایڈووکیٹ 11 اپریل 1962ء میں لاہور میں پیدا ہوئے 1980ء میں گورنمنٹ کالج جہلم سے گریجوایشن کے بعدپنجاب یونیورسٹی لاہور سے پولیٹیکل سائنس اور تاریخ میں ایم اے کیا پنجاب یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے ہی ایل ایل بی کرنے کے بعد 1987ء میں بیرسٹر کمال اظفرسابق گورنرکے معاون کی حیثیت سے کراچی میں وکالت شروع کی۔ آج کل ربانی اینڈ انصاری لاء فرم کے پارٹنر کی حیثیت سے بینکنگ، کارپوریٹ، کمرشل، اور سول مقدمات کی سندھ ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ آف پاکستان میں پریکٹس کرتے ہیں۔ 7جولائی 2008ء کو سپریم کورٹ کے وکیل بنے سالم سلام انصاری ایڈووکیٹ بینکنگ قوانین اور اقتصادی سکالر ہیں اقتصادیات، قانون اور بینکاری کے موضوع پر چودہ کتب کے مصنف ہیں متعدد اخبارات، رسائل میں اقتصادی و بین الاقوامی امور پر ان کی تحاریر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ

یہ مختلف فورمز پر اقتصادی اور بینکاری کے موضوع پر لیکچر دیتے ہیں سالم سلام صاحب کا تعلق وزیرستان کے مشہور صوفی بزرگ پشتون زبان کے پہلے نثر نگار پہلی پشتو نثری کتاب "خیرالبیان" کے مصنف اور روشنیہ سلسلہ کے بانی پیر روش حضرت بایزید انصاری کے خاندان سے ہے ان کی تصانیف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. *Manual of Banking Laws with Leading Cases*
2. *Select Rulings on Important Banking Laws*
3. *Banking Laws with Select Rulings*
4. *Laws of Ehtsab and Election's Representation*
5. *Ehtsab Act*
6. *Manual of EIRC Laws*
7. *Encyclopedia of Banking in Pakistan*
8. *Law and Practice of Banking in Pakistan*
9. *Kashmir in 2035 Trusteeship and third Option*
10. *Diminishing Mushrka (Shirkat e Mulnaqsia)*
11. *Rumi's Masnvi (Life, Work and Teachings)*

12- "قانون کرایہ داری عمارات سندھ" (ترجمہ و تشریح و نظائر و ترامیم)

13- "بارہ صوبوں کی تشکیل"

14- "اسلامی بینکاری اور جدید بینکاری" کا نظام شامل ہیں۔

سرور خلیل صمدانی

9ستمبر 1967ء کو بیکانیر انڈیا میں آزاد منزل پیدا ہوئے 1970ء میں آپ کے والد تابش صمدانی بھارت سے ہجرت کرکے پاکستان آگئے اور ملتان آباد ہوئے سرور خلیل صمدانی نے ملتان سے تعلیم حاصل کی1995ء میں قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ملتان میں وکالت شروع کردی۔ ان کا خاندان کئی نسلوں سے نعت گو شعراء پر مشتمل ہے۔ ان کے پردادا شیخ محمد ابراہیم نقش بندی سابق چیف جسٹس بیکانیر بھی نعت گو شاعر تھے۔ جن کا مجموعہ کلام "ثنائے محبوب خالق" 1932ء میں شائع ہوا۔

ان کے دادا شیخ خلیل احمد صمدانی بھی وکیل تھے اور صاحب دیوان شاعر تھے۔ ان کا مجموعہ کلام "گلزارِ خلیل" کے نام سے شائع ہوا۔ سرور خلیل صمدانی کے والد بھی دونعتیہ مجموعہ کلام "برگِ ثناء" اور "مرحبا سیدیﷺ" کے خالق ہیں۔ سرور خلیل صمدانی ملتان میں ایک نامور وکیل اور نعت گو شاعر ہیں ان کا مجموعہ کلام اور دیگر کتاب "میرے بزرگوں کی نعتیہ شاعری" زیر طبع ہے۔

سعدیہ ہماشیخ

سعدیہ ہماشیخ ایڈووکیٹ کا تعلق سرگودھا سے ہے ان کے اباؤاجداد کا تعلق جوگوریحہ شیخ خاندان سے ہے جو قیام پاکستان کے بعد نقل مکانی کرکے سرگودھا میں آباد ہوئے۔ انھوں نے 2004ء میں قائداعظم لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے سیاسیات اورایم اے پاکستان سٹیڈیز کیا اس کے علاوہ اسلامک سائنسز کا ڈپلومہ بھی کیا۔ سرگودھا میں فیملی لاء کی پریکٹس کرتی ہیں لاہور ہائیکورٹ بار کی لائف ممبرشپ کے علاوہ جیل ریفارمز کمیٹی کی چیئر پرسن بھی ہیں وکالت کے ساتھ شعرو شاعری اور علم وادب سے بھی گہرا لگاؤ ہے یہ مصنفہ، شاعرہ، ادیبہ، مضمون نگار، کالم نگار، سفرنامہ نگار، اور ناول نگار ہیں ان کی حسب ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں۔ "بال ہما" (افسانے اور کالمز)، "وصل میں تشنگی"، "وادئ کالام کا فسوں سفر نامہ"، "خوابوں کے رنگ" (ناول)، "قولِ ہما" (اقوال)، جب کہ ایک کتاب "وکیل انسانیت" زیر طبع ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا قومی اور بین الاقوامی ادبی و سماجی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ آپ قانون اور ادب کے میدان میں بہت سے ایوارڈ اور انعامات جیت چکی ہیں۔

کبھی سوچو تو رشتوں کی ہے
پوری کہکشاں عورت
بہن، بیوی کہیں بیٹی کہیں دیکھو
ہے ماں عورت

یہ ہر اک روپ میں پیاری یہ ہر اک

رنگ میں اعلیٰ
کہیں نازک کلی سی ہے کہیں کوہِ
گراں عورت
عدالت ہو کہ مکتب ہو شفاخانہ یا
دفتر ہو
ہمیں آسانیاں بانٹے جہاں دیکھو
وہاں عورت

کبھی گھر میں یہ ماں ہے تو کبھی
جج ہے عدالت میں
سدا انصاف کرتی ہے بنے منصف
جہاں عورت

ہمیشہ احترامِ باہمی ہے فلسفہ اس
کا
غلط فہمی میں مت رہنا کہ ہو گی
ناتواں عورت

کہیں پھولوں سے نازک ہے کہیں
تصویر ہمت کی
کبھی جھرنا خوشی کا تو کبھی عزمِ
جواں عورت

ہما تصویر چاہت کی وفا کا استعارہ
ہے
تو استبداد کے آگے ہے جرآت کا
نشاں عورت

زندگی مختصر ہو یا لمبی

پرسکوں ہو یا اضطراب بھری

زندگی روز تو نہیں ملتی

یہ عطا ایک بار ہوتی ہے

روز چلتی نہیں ہیں تحریکیں

اور قائد جنم نہیں لیتے

روز آزادیاں نہیں ملتیں

اور یہ

معجزے نہیں ہوتے

اس لیے بہتری اسی میں ہے

یہ جو ارض وطن ملی ہے ہم کو

اس کی جی جان سے قدر کر لو

اس کی مٹی پر گھر بناتے ہو

اس کا بھی اپنے دل میں گھر کر لو

روز آتے نہیں ہیں خواب ایسے

نہ ہی اقبال پیدا ہوتے ہیں

روز ہجرت کہاں ممکن ہے

آپ کے اجداد نے دی قربانی

تا کہ چین سے تم بسر کر لو

جو چھوڑ آئے اپنا مال و زر

ان کے جذبوں کو معتبر کر لو

آؤ تجدید عہد کرتے ہیں

ہم کہیں بھی چلے جائیں

اس کی مٹی سے کریں گئے وفا

لوٹ کر پھر یہیں پہ آئیں گئے
ساری دنیا کا بھی سفر کر لو
یہ جو ارض وطن ملی ہے ہم کو
اس کی جی جان سے قدر کر لو

غزل

ذکر میرا کوبکو، پہلے سہی پر اب
نہیں
نام جان گفتگو، پہلے سہی پر اب
نہیں

زندگی بھر کی رفاقت غیر مکن ہو
گئی
مجھ کو تیری آرزو، پہلے سہی پر
اب نہیں

چلتے چلتے مختلف رستوں پہ جی
گھبرا گیا
بحر منزل جستجو، پہلے سہی پر
اب نہیں
اب تو دل کا نور مصنوعی تمدن
سے گیا
من کے اجلے سو بسو، پہلے سہی
پر اب نہیں

وہ محبت ٹوٹ کر کرتا رہا مجھ
سے ہما

اس طرح کی اس میں خو پہلے
سہی پر اب نہیں

دنیا کی فکر چھوڑئیے اپنی خبر
کہاں
ہیں زاویے خیال کے آٹھوں پہر
کہاں

سب کچھ بھلا دیا ہے محبت میں
قیس نے
دامن کہاں ہے دشت کہاں اور گھر
کہاں

ہم تجھ کو بھولنے کی دعا کر بھی
لیں اگر
تاثیر کے بغیر دعا میں اثر کہاں

چلتے ہی جا رہے ہیں یہی سوچتے
ہوئے
ہو جائے گی بسر شب فرقت مگر
کہاں

ایسے مگن ہیں ان دنوں کوئی خبر
نہیں
منزل کہاں، نشان کہاں، رہگزر
کہاں

سردار بھی یہاں پہ سردار آ گئے
یہ عشق چھوڑتا ہے کہیں معتبر

کہاں

تخت الثری سے عرش تلک آ گئے
ہما
اب ٹھہرتی ہے دیکھئے جا کر نظر
کہاں

غزل

مسکراہٹ نہیں رہی باقی
کوئی آہٹ نہیں رہی باقی
جب یہاں جی کرے چلے
جانا
اب رکاوٹ نہیں رہی باقی

تجھ سے مل کر، گلے لگا
ہوں جب
پھر تھکاوٹ نہیں رہی
باقی

دل میں خوفِ خدا کے آنے
سے
اب ملاوٹ نہیں رہی باقی

اس کی تصویر کیا گئی
گھر سے
وہ سجاوٹ نہیں رہی باقی

غزل

ہمارا تھا کبھی جو پل تمہارا ہو بھی

سکتا ہے
تمھارے صحن میں جگنو، ستارا ہو
بھی سکتا ہے

کسے آباد کرنا ہے؟ کسے برباد
کرنا ہے؟
یہ ظالم عشق ایسا ہے دوبارہ ہو
بھی سکتا ہے

ضروری تو نہیں ہر وقت فریق اس
کا ساتھ ہی رہنا
اسے کہنا مرا تجھ سے کنارا ہو
بھی سکتا ہے

تعلق توڑ کر جینا اسے مشکل نہیں
لگتا
کبھی میری طرف اس کا اشارہ ہو
بھی سکتا ہے

یہ اس نے آج پوچھا ہے، بتانا سچ
مجھے اعظم
محبت کے بِنا اپنا گزارا ہو بھی
سکتا ہے؟

غزل

فصلِ گُلِ چمن کو اجاڑا گیا بہت
بنتا ہُوا نصیب بگاڑا گیا بہت
وہ کامیاب کیسے بَھلا ہو سکا کبھی

اپنا بنا کے جس کو لتاڑا گیا بہت

سننے لگا ہے غور سے آواز ہر کوئی
جب بھی گلے کو زور سے پھاڑا گیا بہت

قسمت میں جیت اس کے ہے آخر لکھی گئی
جس کو بھی بار بار پچھاڑا گیا بہت

کِھلتے تھے پھول ان پہ بہت دیر تک سہیل
آنگن سے بیل کو بھی اکھاڑا گیا بہت

غزل

میرا وجود ٹوٹ کے بکھرا ہُوا ملا
جیسے کہ چاند رات سے بچھڑا ہوا ملا

میں جانتا تھا میرے بِنا خوش نہیں ہے وہ
جب بھی ملا وہ مجھ کو تو روتا ہوا ملا

کیسے کہوں میں بات اسے دل کی دوستو
ہر لمحہ میرے ساتھ ہی لڑتا ہوا ملا

خالی پڑا ہوا تھا جو کاسہ فقیر کا
دستِ سوال باندھ کے الجھا ہوا ملا

سوچا تھا اس میں کوئی تو آ کر کبھی رہے
ہر بار دل کا باغ تو اجڑا ہوا ملا

چلتی رہی ہیں میری جو سانسوں کی ڈوریاں
سب سے تعلقات نبھاتا ہوا ملا

میں سوچ ہی رہا تھا بنے ہم سفر سہیل
پھر عکس تیری یاد کا آتا ہوا ملا

نعت

رب کی عطا سے میں نے پڑھی نعتِ مصطفیٰؐ
ہر بار اشک بار کہی نعتِ مصطفیٰؐ

جیسے کوئی خزانہ مرے ہاتھ آ گیا
میری زباں پہ ایسے سجی نعتِ مصطفیٰؐ

جب سے زباں درود کا کرنے لگی ہے وِرد
اس وقت سے ہے لب پہ سجی نعتِ مصطفیٰؐ

چہرۂ مصطفیٰؐ کا تصور حسین ہے

سوچا انھیں تو ہونے لگی نعتِ مصطفیؐ

ہونے لگا ہے ناز بہت خود پہ اب مجھے
دولت نصیب میں ہے ملی نعتِ مصطفیؐ

ڈر مجھ سے ڈر گیا ہے کہ اعظم سہیل جی
میں نے لحد میں جب ہے پڑھی نعتِ مصطفیٰ ؐ

آقاؐ کا مجھ پہ خاص کرم ہو گیا سہیل
جب اشک بار ہو کے لکھی نعتِ مصطفیؐ

نعت

لطف و کرم کی اور عطاؤں کی دھوم ہے
دربارِ مصطفیؐ پہ گداؤں کی دھوم ہے

نہ ذکر کیجیے گا سزاؤں کا دوستو
میرے نبیؐ کے در پہ جزاؤں کی دھوم ہے
زلفوں کو مصطفیؐ نے ہے کھولا

ابھی ابھی
شہرِ نبیؐ کی ٹھنڈی ہواؤں کی دھوم
ہے

ہیں کتنے پیارے سارے صحابہ
حضورؐ کے
سارے جہاں میں ان کے گھرانوں
کی دھوم ہے

ماحول پُر بہار ہے طیبہ کو دوستو
پُر کیف دلنشین فضاؤں کی دھوم
ہے

بلوایا ہے محب نے ملاقات کے
لیے
عرشِ بریں پہ آپ کے قدموں کی
دھوم ہے

جالی کو چوم کر جو بہاتا رہا سہیل
دیکھا کیے مَلک مرے اشکوں کی
دھوم ہے

غزل

کچھ نئے خواب ساتھ ہیں صاحب
جیسے احباب ساتھ ہیں صاحب

کرنے والا ہے دل سفر کوئی
اب کے اسباب ساتھ ہیں صاحب

جب بھی فرصت ملی پڑھوں گا

میں

غم کے کچھ باب ساتھ ہیں صاحب

خوبصورت ہیں روز و شب میرے

موسمِ خواب ساتھ ہیں صاحب

سب کو جلدی پڑی ہے جانے کی

سارے بے تاب ساتھ ہیں صاحب

پیاس رہتی ہے دُور اب مجھ سے

میرے تالاب ساتھ ہیں صاحب

پاس کچھ بھی بہیں بچا اعظم

ٹوٹے اعصاب ساتھ ہیں صاحب

غزل

اب گماں ہے نہ ہے یقیں صاحب

راستہ ملتا ہی نہیں صاحب

میں کہیں جا بھی اب نہیں سکتا

یہ مکاں راس بھی نہیں صاحب

اب دکھائی بھی کچھ نہیں دیتا

کھو گئی روشنی کہیں صاحب

ڈھونڈنے پر لگے ہوئے ہیں سب

تھے جہاں پر کبھی مکیں صاحب

کب یہ امکان ہے کہ بچھڑیں گے

تم یہاں، میں بھی ہوں یہیں صاحب

راستہ کُھل گیا دعا کے بعد
ہے دعا کا اثر حسین صاحب

ہم یہاں پر سہیل بچھڑے تھے
میں ابھی تک بھی ہوں وہیں
صاحب

سعید احمد رانا

ابتدائی تعلیم کے بعد آپ فیصل آباد میں اپنا زر گری کاکاروبار کرتے تھے۔ اسی دوران تعلیم حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ میٹرک۔ ایف اے اور بی اے پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ اس کے بعد کالج میں داخل ہو کرقانون کی تعلیم حاصل کی اور لاہور میں وکالت کا آغاز کیا۔ ان کی طبیعت میں جستجو کا مادہ بدرجہ اتم بھرا ہواتھا۔ بہت محنت کے بعد انھوں نے '' عقل '' کے نام سے عقل کے موضوع پر ایک کتاب تحریر کی جو معلومات سے بھرپور اور اپنے موضوع کے اعتبار اردو مین غالباً پہلی کتاب ہے۔ اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہوچکاہے اس کے علاوہ ان کی ایک اور کتا ب جس کانا م ''میرے مطابق ''ہے بھی شائع ہوچکی ہے۔ 2021ء میں لاہور میں وفات پائی۔

سعید الدین، سید

کراچی میں وکالت کرتے تھے قانون دان ہونے کے ساتھ شاعر۔ ادیب اور طنزومزاح نگار تھے۔ آپ نے 31مئی1981ء کوکراچی میں وفات پائی۔

سکندر حیات سیال

سکندر حیات سیال ایڈووکیٹ 1957ء کوکبیروالا ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباؤاجدادپہلی جنگ عظیم کے بعد یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم کبیر والا اور خانیوال میں حاصل کی2001ء میں ضلع کچہری ملتان سے وکالت کا آغاز کیا۔ وکالت کے ساتھ ساتھ سیاست کا بھی شوق تھا بار کی سطح پر کافی الیکشن لڑے اور کئی عہدوں پرفائز رہے علم و ادب سے گہری وابستگی ابتداء سے تھی۔ انھوں قانون

سے متعلق کئی کتب تصنیف کیں جن میں ”اسلامی قانون وراثت“، ”دیوانی مقدمات اور ان کا بہترین حل“، ”کریمینل ڈرافٹنگ اینڈپلیڈنگز“، ”دی آل پاکستان ترمیمی ایکٹس آف 2016ء“، ”پاکستان میں نئے ترمیمی قوانین“، ”مجموعہ تعزیرات پاکستان ان اردو“، ”فیملی ٹرائل اینڈ رولنگز“، ”راہنمائے پٹوار“، ”راہنمائے میڈیکل وکالت“، ”دیوانی او ر فوجداری مقدمات میں شہادت کے اصول“، ”مجموعہ ضابطہ دیوانی“، ”اسلامی حقوق میراث“، ”سول سروسز لاز، سول اینڈ کریمینل لاء پریکٹس“، ”سول ڈرافٹنگ اینڈ پلیڈنگز“ شامل ہیں ان کتب کو ملک بھر کے وکلاء میں بہت پذیرائی ملی۔ ان کی تصانیف کی افادیت کے اعتراف میں چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ اور کبیر والا بار ایسوسی ایشن نے انھیں اعزاز شیلڈز عطا کیں۔ عدلیہ بحالی کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور ان کی خدمات کو قومی سطح پر سراہاگیا۔ 2010ء میں قومی مذہبی ہم آہنگی کونسل فار پاکستان کے ضلع کوارڈینیٹر بھی رہے آپ ملتان میں وکالت کرتے ہیں۔

سلمان عالم خاں

سلمان عالم خاں ایڈووکیٹ نامور قانون دان اور لاہور ہائیکورٹ کے جج جسٹس امیر عالم خاں مرحوم کے بیٹے ہیں۔ 22جون 1980ء کو لاہورمیں پیداہوئے ابتدائی تعلیم ایچیسن کالج لاہور سے جب کہ 2004ء میں ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کیا اور لاہور میں ہی وکالت شروع کی آپ ایک محنتی اور نامور قانون دان ہیں پچھلے کئی سال سے بطوراسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب خدمات بھی انجام دے رہے ہیں اچھے قانون داں ہونے کے ساتھ علم و ادب سے گہری وابستگی ہے زمانہ طالب علمی میں ہی انگریزی میں شاعری شروع کردی ان کی پہلی شاعری کی کتاب *Symphony of the Soul* 2001ء میں شائع ہوئی دوسری کتاب ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔

سہیل اقبال رانا

رانا سہیل اقبال ایڈووکیٹ 20 مارچ 1922ء کو ضلع ساہیوال میں پیداہوئے۔ ابتدائی تعلیم کمپری ہینسیو ہائی سکول ساہیوال سے حاصل کی۔ بی اے 1984ء گورنمنٹ کالج

ساہیوال سے کیاایل ایل بی 1990ء میں یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے کیا۔ 1992ء میں وکالت کا آغاز ساہیوال سے کیا۔ 1997ء میں لاہور منتقل ہوگئے۔ 2005ء سے 2016ء اے این ایف کے پراسیکیوٹر رہے۔ اس وقت لاہور میں وکالت کرتے ہیں۔ ان کی زندگی میں سال 1986ء بڑا اہم ہے جب یہ روحانیت کی طرف راغب ہوئے۔ وکالت کے ساتھ ساتھ تصینف و تالیف کا شوق ہے۔ ”عکس خیال منتشر“ کتاب کی دوجلدیں منظرعام پر آچکی ہیں اور متعددکتب تحریر کرچکے ہیں۔

سیف الحق ضیائی

7اکتوبر 1947ء کو ضلع میانوالی میں حافظ محمد محمد بخش کے ہاں پیدا ہوئے ہیں۔ یونیورسٹی لاء کالج سے ایل. ایل بی کر کے 1973ء میں لاہور میں وکالت شروع کر دیں۔ پاکستان لاء جرنل کے اعزازی سب ایڈیٹر گے انگریزی قانونی کتاب ”یک طرفہ کارروائیاں“ 1985ء میں ”تحد ک“ 1986ء ”سوال غازی علم الدین شہید“، ”لاہور ہائی کورٹ لاہور تاریخ کے آئینے میں“ کے نام سے ہفت روزہ ”کہکشاں“ میں قسطیں لکھیں۔ 1995ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے غازی علم الدین شہید کے بارے میں ایک کتاب تالیف کی جس کا عنوان ”غازی علم الدین شہید“ ہے اس میں مختلف اہل قلم اور ان کی آرام اور شاعرانہ خراج تحسین کو اکٹھا کیا گیا ہے جو اردو و جو اور فارسی میں ہے یہ کتاب 2001ء میں شائع ہوئی۔

شازیہ گیلانی سیدہ

سیدہ شازیہ گیلانی ایڈووکیٹ آپ ضلع قصور کے قصبہ کھڈیاں میں پیدا ہوئیں آپ کا آبائی گاؤں موضع میر محمد ستوکی نزدرائے ونڈ ہے۔ آپ نے 2005ء میں قائداعظم لاء کالج سے ایل ایل بی کیااور قصور بار ایسوسی ایشن سے وکالت شروع کی۔ لاہور میں آنے کے بعد مختلف لاء چیمبرز سے وکالت کا سلسلہ جاری رکھااور 2009ء میں اپنا الگ چیمبر بنا لیاقصور بار میں تین بار الیکشن لڑ کر کامیاب ہوچکی ہیں۔ ان کے لکھنے کا سلسلہ سکول کے زمانے سے جاری ہے انھوں نے خاکوں کی ایک کتاب

مرتب کی اپنی شاعری کا ایک مجموعہ ترتیب دے چکی ہیں جو جلد منظر عام پر آنے والاہے۔

جب دل میں لو گے ٹھان

پھر ہوگی مشکل آسان

خلقت ہو گی حیراں

پختہ یقین۔ کامل ایمان

کشمیر بنے گا پاکستان......

باتوں کو ارادوں کو بھول کر

سب میدان عمل میں آجاؤ

شان مسلم گیا ہوتی ہے

دنیائے بتاں کو دکھلاؤ

توحید ہے ہماری پہچان

لرز اٹھی مودی کی جان

کشمیر بنے گا پاکستان......

نصر من اللہ فتح قریب

جاگے گا مسلم کا نصیب

مسلم حق کی پہچان

میرے نبی کا جو فرماں

مسلمانوں کا وجدان

کشمیر گا پاکستان......

ردا روتا ہے دل اور جان

اب ہے یہ سب کا ارمان

کشمیر بنے گا پاکستان......

کشمیر ہمارا پاکستان......

کشمیر ہمارا پاکستان......

جیو وکیل

نہ دبنے والا نہ جھکنے والا

انصاف کی خاطِر لڑنے والا

ہمت کا نشاں ہے وکیل......

حق کی برہاں ہے دلیل......

جیو وکیل۔ جیو وکیل......

قائد کی پہچاں۔ حق کا ترجماں

حق کے لیے دے گا اپنی یہ جاں

ہمت کا نشاں ہے وکیل

حق کی برہاں ہے دلیل

جیو وکیل۔ جیو وکیل

جیو وکیل۔ جیو وکیل......

تیری عدالت میں

ہمارا برا حال ہے تیری عدالت میں

کام کا کال ہے تیری عدالت میں

سارا سارا دن بیٹھ کر بور سے ہوتے ہیں

کوئی مل جائے شہادت تو شور ہوتے ہیں

ہم کو دیتے ہیں ٹال تیری عدالت میں

ہمارا برا حال ہے تیری عدالت میں

اچھا مشغلہ ٹھہرا وکالت ہماری ہے
تھوڑے سے پیسے بہت سی مکاری ہے

دیکھیں سب کمال تیری عدالت میں
گھر سے نکل آئے ہیں مال بنانے کی خاطر

کلائنٹ کوئی بنتا نہیں لوگ سب ہیں شاطر
کھچ گئی میری کھال تیری عدالت میں

وکیلوں کے بھی یہاں عجب سے پھندے ہیں
کرسیوں پہ بیٹھے ہیں ہاتھ جن کے لمبے ہیں
ردا! کیسا ہے یہ دھمال تیری عدالت میں

جس قدر بڑھے گا تجھ میں غرور ذات
قامت پسندی ہر جاء تجھ کو کرے گی مات

جو تو نہ جان سکا توازن خودی و

خودپسندی میں
اے انسان! فریب نفس لگائے گی
تجھے گھات

زعم خودی کا تجھے فرعون بنادے
گا
فریب آئینہ بھلادے تجھے جو تیری
اوقات

سنبھل کے چلنا ردا ہے موڑ ایسا
زیست
جو لڑکھڑا کے گرا منزل لگی نہ
کبھی ہاتھ تجھ کو گھات

غزل

جو دسترس میں نہیں رہا سراب
جیسا
مجھے وہ دکھایا گیا اک خواب
جیسا

میں جانتی ہوں برگ و گلاب کے
معنی
ببول بن گیا زمانہ تو گلاب جیسا

میں جمالیات کی جستجو میں تھی
محو
عطا ہوا تو کب مجھ کو مکمل
نصاب جیسا

کوئی ذرہ تاریک بخت ہوں میں
بھی
بن کے تو آگیا اک انقلاب جیسا

اجڑے گلشن کو بسایا گیا دعاؤں
سے
ملا تو مجھے نصیب گل باریاب
جیسا

بہت طویل ہے میری داستاں اے دل
بس ایک ہی شخص لب لباب جیسا

کوئی سوال ہے جس کا جواب
ڈھونڈو گے
سوال ہے یہ مگر لا جواب جیسا

ردا یہ کیا کہ چھوڑ دیا تو نے زمانہ
بند ہو گیا سب کھلا تھا جو باب
جیسا

ہماری دھڑکن کو جس کی جستجو
تھی وہ تم ہو
دل کا ہر درد جس کو سنائیں وہ تم
ہو

نہیں خبر مجھے بس یاد ہے تو اتنا
جسے ہر دم پکارا تھا ہم نے تم ہو

ہمیں دنیا کی فکر ہے نہ زمانے کا

پتا

جس کا ہے بس ہم کو سہارا تم ہو

لوگ کیا سمجھیں گے میری الفت کو ردا

بس جو جان سے پیارا ہے تم ہو

آنے جانے والوں کا دنیا مسافر خانہ ہے

قصہ فرسودہ ہے عنوان وہی پرانا ہے

یہاں شاہوں کو ملی فقیری فقیر کو ملا خزانہ ہے

بخت کی بساط بچھا کرانسان کو سمجھانا ہے

تم نے جو پوچھا ہے حال بتائیں کیا

چہرے سے سب ہے عیاں بتائیں کیا

روح پہ کرب کا گذرا ہے جو عذاب

حال دل تم سے نہاں بتائیں کیا

یہ مراسم بھی بساطوں پہ بچھے مہرے ہیں

کون سی چل گیا چال یہاں بتائیں کیا

کس پرندے میں ابھی اڑانوں کی
سکت ہے باقی
ٹوٹی ہے یہ کمند کہاں بتائیں کیا

دل کا غنچہ تھا معصوم سا میرے
جیسا
پامال ہوئی تجھ سے جو میری جاں
بتائیں کیا

کون کورنش بجا لایا تھا حاکم وقت
کے
تالی کی سرتال جو کرے بیاں
بتائیں کیا

گھر کی دیوار سے گرتے ہیں
سیمنٹ کے ٹکڑے
ردا!گزری جو عمر رواں بتائیں کیا

جل رہی ے شمع جیسے ہو صبح
کا ستارہ
ایسے ہم تنہا نہیں کوئی ہے همارا

چھو کے گزرا تھا دل میں اک شعلہ
درد
آنکھ میں اب بھی اڑتا ہے اک
شرارا

حوصلہ بڑھاتا رہا اک ابر گریزاں

اب تک
زندہ رہے جو ہم بس اس کا سہارا

سخت جاں ہم سا نہ تم نے کہیں
دیکھا ہو گا
سر مقتل بھی قاتل کو ہم نے للکارا

ہاتھ میں تیرے چمکتا خنجر دیکھا
ہم تو سمجھ بیٹھے تھے تم کو کنارا

آنکھیں اس کی تھیں ڈوبنے والے
جیسی
ردا! ہم نے ڈوبتے ہوئے اس کو
پکارا

شاہد بخاری

شاہد بخاری ایڈووکیٹ 18دسمبر1949ء کو سرگودھا میں سید محمد شاکر کے ہاں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سرگودھامیں حاصل کی۔ 1970ء میں ایل ایل بی کیا 1972ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کیا اور سرگودھا میں وکالت شروع کردی۔ کچھ عرصہ بعد وکالت چھوڑ کر سرگودھا کالج میں پڑھانے لگے۔ بینک میں بھی ملازمت کی انھیں شروع سے ہی علم و ادب سے دلچسپی رہی۔ بطور ایڈیٹر ماہ نامہ "ادب لطیف" سے منسلک رہے۔ اخبار جہاں میں کالم نگاری کرتے رہے ماہنامہ "سفید چھڑی" کے نائب مدیر بھی رہے۔ روزنامہ "خبریں" اور "نکھار" میں کالم نگاری بھی کرتے رہے۔

اس کے علاوہ یونیورسل اسلامی اسپرانٹو ایسوی ایشن کے صدر اقبال فور م کے سیکرٹری انفارمیشن ہیومن ڈیلویلپمنٹ فورم کے جنرل سیکرٹری حلقہ ارباب سخن ادب سرائے پاکستان رائٹر گلڈز اور حلقہ ارباب ذوق سٹیزن آف پاکستان کے رکن و عہدیدار کے فرائض انجام دیے۔

ان کی تصانیف میں "ڈاکٹر اقبال شخصیت اور فن"، "قرآنی اوامرو نواہی"، "بیاضِ دل"، "جنت کا راستہ"، "حرف تمنا"، "تعلیمات قرآنی" اور "نورالہدی" شامل ہیں۔

شاہد ظہیر، سید

سپریم کورٹ یکم اپریل 1964ءکو فیصل آباد میں پیدا ہوئے ایم اے ایل ایل بی کرنے کے بعد 1991ءمیں وکالت شروع کی۔ 2002ء میں ایڈووکیٹ سپریم کورٹ بنے سول اور اور کمیشن میں وکالت کے ساتھ ساتھ علم و ادب سے گہرا تعلق ہے "انداز بیاں" اور "ادب" کے نام سے دو کتب شائع ہوچکی ہیں۔

شہزاد اسلم

حافظ آباد کے گاؤں چک غازی میں پیداہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے حاصل کی بی اے گوجرانوالہ اور ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کیا بچپن سے ہی کتب بینی کا شوق تھا۔ انگریزی اور پنجابی ادب کا خاصامطالعہ کیا۔ لاء کے بعد وکالت شروع کی مگر جلد ہی جوڈیشری کا امتحان پاس کرکے سول جج تعینات ہوئے۔ سرکاری ملازمت کی مصروفیت کے ساتھ لکھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ پہلی کتاب نظام قانون کے حوالے سے لکھی دوسری کتاب افسانے اور کہانیوں کی تحریر کی جو "رزم گاہ حیات" کے نام سے شائع ہوئی۔ تیسری کتاب کہانیوں پر مبنی "واورولے" اور چوتھی کتاب "دریاواں دے ہانی" کے نام سے شائع ہوچکی ہیں۔ "واورولے" کتاب پر پنجابی ادبی سلیکھ ایوارڈ حاصل کیا ان کی کہانیوں کی کتاب کا سندھی زبان میں ترجمہ ہوچکا آج کل ایک پنجابی ناول لکھ رہے ہیں۔

شہزاد جہانگیر

بیرسٹر شہزاد جہانگیر لاہور کے ایک ممتاز اور معروف قانون دان تھے وکالت کے ساتھ ساتھ علم و ادب سے بھی گہرا تعلق تھا۔ 1996-97ء میں پاکستان کے اٹارنی

جنرل تھے۔ انھوں نے اردو شعراء کا منتخب کلام نقش کے نام سے دورن کیا۔ لاہور میں 9 جولائی 2006ءکو وفات پائی۔

شیر علی رضوی، ڈاکٹر

یکم جولائی 1949ء کو پیدا ہوئے کراچی میں وکالت کرتے ہیں ۔آپ 31 جنوری 2009ء کو ایڈووکیٹ سپریم کورٹ بنے ایک ممتاز قانون داں ہونے کے ساتھ ادیب بھی پاکستان کی سیاسی تاریخ کے بارے میں ایک کتاب (عوامی حکمرانی کے نام پت پر—— آخر کب تک) شائع ہوچکی ہے۔

شیراز احمد

3جنوری 1981ء کو لاہورمیں پیدا ہوئے ایف سی کالج سے بی اے کرنے کے بعد لاء کیا اور لاہور میں ہی وکالت کرتے ہیں مولانا روم اور شاہ شمس تبریز کے قوانین عشق پر مبنی کتاب (بیعت عشق) 2020ءمیں چھپ چکی ہے۔

طاہر نعیم

3ستمبر1965ء کو لاہور میں پیدا ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی اور ادئین یونیورسٹی لندن سے ایل ایل ایم کیاایم ایس سی کمپیوٹر سائنس اور ایم سی پی کیا پھر سول ججی کا امتحان پہلی پوزیشن میں پاس کر کے بطورسول جج ملازمت اختیار کی پھر استعفیٰ دے دیا اور ایڈیشنل سیشن جج کے امتحان میں بھی پہلی پوزیشن لی کچھ عرصہ ملازمت کر نے بعد چھوڑ دی اورلاہور میں وکالت کرنے لگے مختلف اخبارات میں کالم لکھنے کے علاوہ 14 کتب کے مصنف ہیں کچھ عرصہ ایم کیو ایم سے بھی منسلک رہے *Respite in Qisas*اور ”عہدِ وفا“ شامل ہیں۔

خوشی نہیں تو المیہ ساز ہی

لاؤ

دل پسند نہیں تو کوئی آواز ہی

لاؤ

دل بہت ہی خالی لگتا ہے

چھپانے کو کوئی اپنا راز ہی
لاؤ

کب سے ہوئی ہیں سوچیں
ساکت
کوئی پتھر نما دیرینہ ناز ہی
لاؤ

تھکن سے چور ہوں پرواز
کرتے کرتے
خواہش کا تم اپنی اب باز ہی
لاؤ(27)

تشنہ تمنائیں جیون میں گھومتی ہیں
اب نئی آرزو سے بڑھ کر یہ
گونجتی ہیں

مجبوریوں نے تجھ کو دیا حسرتوں
کا تحفہ
مقتول خواہشوں کی لاشیں یہ بولتی
ہیں

کسی اور جہاں میں معتبر ہوگی
گواہی ان کی
آنکھیں درِ لحد تک یہاں ظالم کو
ڈھونڈتی ہیں

بہت محدود ہے انسان کا رہانِ سفر
مانا بہت سی راہیں نظروں کو چومتی

ہیں(28)

اس کے جہاں میں عمر بھر جینا پڑا مجھے
یہ زہر قطرہ قطرہ پیان پڑا مجھے

کتنے ہی زخم مجھ کو زمانے سے مل گئے
آنسوؤں کا مرہم تجھ سے لینا پڑا مجھے

چاکِ حٰات میرا مقدر تھا دوستو
بے حد غموں کے تار سے سینا پڑا مجھے

نوبت ہی شکر کرنے کی آتی نہ زندگی میں
صبر کا حوصلہ دے رب سے یہ کہنا پڑا مجھے(29)

ظفر اقبال کلانوری

میاں ظفر اقبال کلانوری ایڈووکیٹ15 مارچ 1961ء میں مشہور قانون دان میاں اقبال حسین کلانوری کے ہاں پیدا ہوئے۔ سلیم ماڈل اردوسکول سے میٹرک کرنے کے بعدپولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ سے الیکٹرونکس میں ڈپلومہ کیا۔ اس کے بعد ایف سی کالج سے ایف ایس سی اور بی اے کیا 1986ء میں وکالت کرنے کے بعد پیشہ وکالت سے منسلک ہوگئے اور والد کے چیمبر سے وابستہ ہوئے۔ اس دوران ایم اے سوشل سائنسز کیا۔ 2001ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ 1995ء میں لاہور بار ایسوسی ایشن کی صدرات کا الیکشن لڑااور جیت گئے۔ 2001ء میں پنجاب بار کونسل کے رکن منتخب

ہوئے۔ اس کے بعد آپ کو پنجاب بار کونسل کی لیگل ایجوکیشن کمیٹی کا چیئرمین بھی مقرر کیاگیا۔ آپ نے اے ڈی آر اور دوسرے پاکستانی مروجہ قوانین میں اصلاحات کے لیے قابل قدر خدمات انجام دیں۔ آپ ایکرٹوی ایشن کور س کے لیے امریکہ بھی گئے۔ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ مسٹر جسٹس منصور علی شاہ نے آپ کو خصوصی معاون مشیر برائے چیف جسٹس مقررکیا۔ ذاتی طور پر اور بطور مہمان دنیا کے کئی ممالک کا اور یونیورسٹیز کا دورہ بھی کیا اور کئی ممالک کے عدالتی نظائر کا جائزہ لیا۔ واٹر ٹریٹمنٹ کمیشن کے رکن ہونے کے علاوہ بہت سے رفاہی و فلاحی اقدامات میں آپ کا بہت بڑا رول ہے۔ اے ڈی آر، سول ٹرائل اور وائٹ کالر کرائم پر ان کی کتب زیر طبع ہیں۔ جو وکلاء کے لیے مفید ثابت ہوں گی۔

ظفر عباس گیلانی سید

5مارچ 1963ء کولاہور میں پیدا ہوئے ابتدائی اور اعلیٰ لاہور میں حاصل کی وکالت کا امتحان پاس کرنے کے بعد1991ء میں پیشہ وکالت منسلک ہوئے ایل ایل ایم کریمینالوجی امتیازی پوزیشن کے ساتھ پاس کیا2001ء، 2002ء تک لاہور بار ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے 2008ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے تقریباً پانچ سال تک ڈپٹی اٹارنی جنرل پاکستان رہے مسلم لیگ ن سے سیاسی وابستگی ہے وکالت کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے حسب ذیل کتب تصنیف کر چکے ہیں ”سپریم کورٹ ضمانت پر“ (1958ءسے 2019ء)، ”شجرہ گلستان امام حسین ؑ“۔ آپ دربار عالیہ سید امام علی شاہ گیلانی اور دربار عالیہ سید شاہ گیلانی واقع موضوع آرائیاں رائے ونڈ کے سجادہ نشیں ہیں۔

ظفر علی راجا، ڈاکٹر

ڈاکٹر ظفر علی راجا ایڈووکیٹ۔ 10 اپریل1943ء کو دھمیال راولپنڈی میں پیدا ہوئے بی ایس سی اینیمل سیکینڈری کرنے بعد فوج سے منسلک ہوئے ایل ایل بی کرنے کے بعد وکالت کاپیشہ اختیار کیا آپ قانون داں، شاعر، ادیب کہانی کار کال نگار، تاریخ

داں، اور زمیندار ہیں لاہور بار کا رسالہ بار اینڈ بنچ بھی ایڈٹ کیا80 کی دہائی ہونے والے عالمی عدالتوں میں اسلامی فیصلوں کو 16 جلدوں مدون کیا ا س اسلامک لاء جنرل کو کئی اعزازات سے نوازا گیا1985ء میں ججوں اور وکیلوں کے لطیفے کے نام سے کتاب شائع کی۔ 1997ء میں پی ٹی وی پر ہفتہ وار پروگرام قانونی مشورے نشر کرنا شروع کیا بعد ازاں اس پروگرام کے مشوروں کو کتابی شکل میں پسند کی شادی کے نام سے شائع کیا علامہ اقبال کی وکالتی زندگی پر ایک تحقیقاتی کتاب قانون دان اقبال کے نام سے تحریرکی جس پر انہین صدراتی ایوارڈ ملا آپ ممتاز شاعر بھی ہیں آپ کی کتب میں عریاں مکاں (شاعری) ڈیڑھ انگلی کااشارہ (کہانیاں) زاویہ ظفر (روزنامہ مشرق میں چھپنے والے فکاہید کالموں کا انتخاب) قائداعظم اور قوانین، بھارت ورشن (سفرنامہ) مقطع کاریاں (روزنامہ نوائے وقت میں مسلسل پچیس سال چھپنے والے قطعات سے انتخاب) گوری خواب خیال (سہ مصری نظموں کا مجموعہ) رقص تمنا (دوسرا شعری مجموعہ) میٹرو پولیٹن لاہور کارپوریشن کے جریدے، نیام احوال لاہور مین لاہور کی مختلف عمارتوں کانظمیہ احوال بیان کیاہے ان کے دو صاحبزادے ذیشان ظفر راجا اور ایثار ظفر راجا بھی وکالت سے منسلک ہیں۔

مداری

تری ہنڈیا بہت پھیکی ہے

لیکن

تری باتیں کراری دیکھتا ہوں

نہ جانے کیوں میرے محبوب

لیڈر

میں تجھ میں اک مداری دیکھتا

ہوں(30)

مقابلہ

حق و باطل میں معرکہ ہوگا

آنکھ رکھے ہوئے ہے جگ
سارا
ایک جانب ہیں ایک مولانا
ایک جانب ہے ایک اداکارہ(31)

قولِ بے نظیر

آپ کالا انھیں کہیں بے شک
ہم سنہری اصول لکھتے ہیں
کچھ صحافت کی بات کیجیے
"سب صحافی فضول لکھتے
ہیں"(32)

گوری جانِ جاں

تو مخلوق ملوک
ہم خاکی انسان
گوری جانِ من
تیرے ساتھ بندھے
میرے سب بندھن
گوری جان چنگ
صوفی تجھے کہیں
خسرو کا آہنگ
گوری جان کہوں
کفر اگر نہ ہو
تو ایمان کہوں
گوری پیاروں کی

خوب سمجھتی ہے
بات اشاروں کی
گوری پیار ترنگ
جب دیکھیں تب جاگے
من میں نئی اُمنگ[33]

کوئل کوکے ڈاری ڈاری
ساون میں تنہا بے چاری

سینے میں اک آگ لگی ہے
آنکھوں سے ہیں آنسو جاری

سینے میں دُکھ درد پرانے
ہونٹوں پہ تازہ گل کاری

غیروں سے بچ ہی جاتے
اپنوں کی تھیں ضربیں کاری

اِک دن تم کو لے ڈوبے گی
راجا یہ دل کی بیماری[34]

لاشعور
پھر
مہک دینے لگا
ندی کنارے
آم کے پیڑوں پہ
بوڑ
درد کے لہجے میں کوئل

کوکتی ہے

ناصبور

بھولی بسر یاد کے

پردے پہ تیرے خال چند

پھر اُجاگر کر رہا ہے

لاشعور(35)

کوئی پتھر کہیں سے بھی آئے

میرے آنگن کا ہو کے رہ جائے

آ رہا ہے زوال کا لمحہ

سرکشیدہ نہیں رہے سائے

ہم کو سمجھا نقوش کا رسیا

اس نے چہرے بہت سے بدلائے

پھول برسے تو تاب خبط گئی

ورنہ پتھر تو عمر بھر کھائے

تیرے در ہیں کھلے ہوئے اُن پر

مجھ سے اچھے ہیں میرے ہمسائے

یہ صد کونج کی نہیں تو پھر

آسمانوں میں کون کُرلائے

ہو سکے تو اسے کہہ یہ دینا

اپنے پہلو میں مجھ کو دفنائے

میں نے اسے کو تو پا لیا راجاؔ

اب وہ جا کر مری خبر لائے(36)

کلیاں اور بھنورے

ایک زمانہ جو بھی تھا جب
کسی کلی پر
بھنورا آ کر منڈّلائے تو
وہ بے چاری
لاج کی ماری
اس کے ہرجائی سائے کا
لمس پہن کر
مر جاتی تھی
اک زمانہ یہ بھی ہے اب
تازہ بند اور کچی کلیاں
اپنے کانچ کنوارے اس کے
بھرے لبوں کو
پوری مستی سے وا کرکے
خود بھنوروں کی
رہ تکتی ہیں
اس کے ہرجائی سائے کا
لمس پہن کر
کھل اُٹھتی ہیں[37]

پھر سے گزرے وقت یاد آنے
لگے
کیسے کیسے لوگ تڑپانے
لگے

اس تغیر میں بناوٹ ہے کوئی

دیکھ کر مجھ کو وہ شرمانے
لگے

اس قدر حساس ہے اپنا بدن
عارضوں کی دھوپ
جھلسانے لگے

پھر تسلی دے رہیں وہ مجھے
پھر کھلونا دے کے بہلانے
لگے
تھی کسی غم آشنا کی جستجو
شہ رکے بازار ویرانے لگے

آپ کو جھیل کہتے ہیں کہیں
ہم کو تو وہ نین مے خانے
لگے

ہوک سینے میں اُٹھے بے نام
سی
درد سا رگ رگ میں لہرانے
لگے

ہائے اس دل کی جواں مرگی
نہ پوچھ
روگ بے چارے کو انجانے
لگے

چونٹیوں کو پر نہ لگ جائیں
کہیں

راجا جی بھی عشق فرمانے لگے(38)

ظہیر ا حمد میر ایڈوکیٹ

ظہیر احمد میر ایڈوکیٹ 18 اگست 1953ءآپ کو لاہور میں تحریک پاکستان کے کارکن گولڈ میڈلسٹ بشیر احمد میر کے ہاں پیدا ہوئے۔ ایم اے سیاست اور لاء پنجاب یونیورسٹی سے کیا اور لاہور میں وکالت کر رہے ہیں۔ وکالت کے ساتھ ساتھ بہت سی سیاسی اصلاحی اور ادبی تحریکوں اور اداروں سے وابستگی بھی رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال اکیڈمی اور پنجاب پبلک لائبریری دیرانہ تعلق هے تصنیف و تالیف کا شوق ہے۔

عابد شیروانی

1959ء میں وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ انٹروزیرآباداور بی اے زمیندارہ کالج گجرات سے کیا۔ 1980ء میں کراچی چلے گئے اور آڈیٹرجنرل پاکستان کے محکمہ میں ملازمت کر لی۔ 2019ء میں ایک آفیسر کی حیثیت سے ریٹائرہوئے دوارن ملازمت ہی ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور ریٹائر ہونے کے بعدوکالت شروع کی۔ آپ نے علامہ اقبال کی مختلف نظموں کا ادب وتاریخ کے تناظر میں تشریح و تفہیم کا سلسلہ جاری کررکھا ہے۔ اس سلسلہ میں ساقی نامہ۔ شکوہ جواب شکوہ۔ طلوع اسلام۔ خضرراہ۔ زمانہ ذوق و شوق۔ مسجدقرطبہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اس مقصد کے لیے یوٹیوب چینل علامہ اقبال سٹوڈیو قائم کیا ہے۔ جس کے ذریعے کلام اقبال کی تفہیم عام لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ علامہ اقبال کے فارسی کلام تک رسائی کے لیے 2018ء میں خانہ فرہنگ سے فارسی سیکھی۔ اس سلسلے میں ایک کتاب ”اسپین، اور اقبال کا دوسرا خواب“ تحریر کی ہے۔ کراچی میں وکالت کرتے ہیں۔

عابد محمود، میاں

گوجرانوالہ میں 1979ء میں پیدا ہوئے بی اے گوجرانوالہ اور ایم ایس سی نفسیات مرے کالج سیالکوٹ سے کیا۔ ایل ایل بی جامعہ پنجاب اور ایل ایل ایم ساؤتھ ایشاء

یونیورسٹی کیا تحقیق کی جستجو کی لگن میں حلقہ ارباب ذوق گوجرانوالہ کے سیکرٹری اورانجمن ترقی پسند مصنفین کے جوائنٹ سیکرٹری رہے۔ وکالت کے ساتھ ساتھ ترجمہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ متعدد اہم تاریخی دستاویزات مثلاً جوگندرناتھ فنڈل کے استعفیٰ ملکہ وکٹوریہ کا1858ء ا اعلامیہ اور یوان سلاطین میں ماؤنٹ بیٹن کا خطاب کاترجمہ کیاشش تھرور کی کتاب کا ترجمہ عہد ظلمات کے نام سے کیازیر طبع کتاب (ترجمہ) برصغیر میں مسلم سیاست1857ءتا1947ء اور minority consciousness, A constitution at history of Pakistanشامل ہیں لیڈز یونیورسٹی میں قانون کے استاد ہونے کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

عارفہ ناہید

عارفہ ناہید کا تعارف اُن کی زبانی دیکھیے :

میرا نام عارفہ ناہید رانا ہے۔ جب کہ میں عارفہ رانا کے نام سے لکھتی ہوں۔ پیدائش مارچ کے ماہ میں بھاولپور کی تحصیل حاصل پور میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی جب کہ میٹرک کے بعد وہاں سے بھاولپور شفٹ ہو گئے۔ تعلیمی قابلیت ایم کام فنانس اور ایل ایل ایم ہے۔ لکھنے کا شوق اپنے دادا کی جانب دیکھ کر ہوا جو صاحب کتاب تھے وہ ایک محقق اور لکھاری تھے مگر پسماندہ علاقے میں رہنے کی وجہ سے شہرت حاصل نہ کر سکے۔

لکھنے کے سفر کا آغاز کالج دور سے کیا جب اس وقت کے بچوں کے مقبول رسالے پھول میں لکھنا شروع کیا۔ یہ سفر گاہے گاہے مختلف مدارج طے کرتا گیا۔ اس سفر کے دوران ڈائجسٹ کے لیے افسانے، پھول کے لیے بچوں کی کہانیاں اور تبصرے، شارٹ فلمز، ڈاکیو ڈرامہ لکھے۔ اس کے بعد جب بلاگنگ کا دور شروع ہوا تو پاکستان کے ابتدائی بلاگرز کی لسٹ میں بھی شامل رہی۔ اور ایک نظم کا بلاگ میں اور تم کے نام سے بنایا۔ جب میگزین سائٹس کا دور آیا تو ان کے لیے آسان قانونی زبان کے اردو کالمز لکھے تاکہ آگاہی پھیل سکے۔ اس کے علاوہ ان سائٹس کے لیے جرم و سزا پر مبنی کہانیاں بھی لکھیں جو کافی مقبول رہیں۔ اس سب کے متوازی ریڈیو پاکستان کے

ساتھ بھی سال 2003ء کام مسلسل چلا آتا رہا۔ جس کی ابتدا زمانہ طالب علمی میں طلبا کے ٹیلینٹ کے لیے مخصوص پروگرام سے کی۔ لکھنے میں بہتری کا عمل ریڈیو پاکستان سے ہی آیا جہاں بہت کچھ سیکھا۔ وہاں فیچر، ڈرامہ، ریڈیو کالم، فوجی بھائیوں کے لیے پروگرام، موسیقی کے پروگرامز کے لیے صدا کاری اور قلم کاری (سکرپٹ) کی۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹی وی کے لائیو پروگرامز میں بھی شرکت کی جس میں کانٹینٹ میرا اپنا ہوتا تھا۔ اس وقت صرف ریڈیو کے لیے ریڈیو کالم اور ڈی ڈبلیو کے لیے بلاگ لکھ رہی ہوں۔ اس کے علاوہ نظم لکھنے کا شوق بھی جاری و ساری ہے۔

ابر آوارہ

میں اک ابر آوارہ......

وقت کی ہوا کے رحم و کرم پر،

اِدھر سے اُدھر......اُدھر سے اِدھر......

زمیں یہ دیکھ کر سوچتی ہے مجھے،

جانے اسکو جانا ہے کدھر؟؟؟

قریہ قریہ بستی بستی،

بے وزن بے سایہ

میں نے اپنا سارا وقت گنوایا......

آخر آسمان بھی کہنے لگا،

تو، تو ہے اک ابر بے مایہ،

نہ تیرے سے کوئی امید

نہ گھنا تیرا سایہ،

نہ ہی تو نے دھنک سے کوئی رنگ چرایا،

تو کیا پیاس بجھائے گا......

تو، تو خود پیاسا ہے......

یہ سن کر میں نے سوچا...........

شائد میری زمیں الگ ہے

شائد میرا آسماں الگ ہے

یہ جو فلک کا کنارہ یہاں سے وہاں تلک ہے......

کہیں بھی نہ مل سکی،

اک بوند بھی خوشی،

اک بوند بھی ہنسی،

جو مجھے سیراب کرے......

ڈھونڈا میں نے آنکھوں کی رم جھم میں۔

دیکھا میں نے غم کے ساگر اندر،

کبھی لہجوں کی بارش میں،

کبھی پلکوں کی شبنم میں،

ڈھونڈ ڈھونڈ میں ہوئی قلندر......

لیکن تشنہ من کی سیرابی کو......

چند بوند سکوں کہیں نہ ملا............

اور میں رہ گئی یونہی مانند ابر آوارہ......

کاش دل بھی اک شجر ہوتا

کہ ہر بدلتے موسم میں

گرتے پتوں کی طرح

اسکی نرم ٹہنیوں سے

بیتی محبتیں، بیتی یادیں،

بیتے لمحے، بیتی باتیں،

کچھ بے اعتنائیاں، کچھ لاپروائیاں،

کچھ بے وجہ شناسائیاں،

کچھ چھو کر گزرنے والوں کی پر چھائیاں،

خزاں رسیدہ ہو کر زمیں پر گرتی،

اور مٹی میں مل جاتی،

پھر نئے موسموں میں......

نئی چاہتوں کی نرم کونپلیں،

نئی الفتوں کے شگوفے،

اور خلوص کے گل کھلتے،

اور دھیرے دھیرے پورے ماحول کو مہکاتے......

اور اسکے گھنیرے سایہ میں پل دو پل،

کچھ اجنبی کچھ شنا سا قدم،

آتے رکتے اور چلے جاتے......

کاش دل بھی اک شجر ہوتا......

کاش انسان میں بھی یہ ہنر ہوتا......

بدلتے موسم کی

یہ پہلی رم جھم

چھیڑے دل کے تار

میری آنکھوں کو تیرا انتظار

اور ایک وہم......

کہیں بدلتے موسم کے ساتھ

تم تو نہیں بدل گئے......

کہیں وہم حقیقت میں تو نہیں ڈھل گئے......

سنو ذرا......تم کیا سمجھتے ہو

یہ جو ماتم و گریہ زاری ہے......

یہ جو غمِ اہلِ بیت ہے، یہ صرف ایک روائیت ہے؟؟؟

نہیں ایسا نہیں ہے......

سوچا جس نے یہ کہ......غمِ حسین گزر چکا

بے درد وقت اپنی چال چل چکا......

کیا فائدہ اب غم منانے کا......بیت چکا یہ سب ایک زمانے کا

مگر سن اے بے خبر......ایسا نہیں ہے......

آج بھی ظلم ہے، بربریت ہے......

آج بھی دیکھو کتنی یزیدیت ہے......

آج بھی کوچہ کوچہ گلی گلی،

کوئی پاک بی بی ہے بے پردہ کھڑی......

کسی کا گھر کا گھر اجڑا ہے،

کو ئی اپنوں کے ہجر میں تڑپا ہے......

دیکھو زرا غور سے صبر کا مجسم۔

تمھارے ارد گرد کوئی اور بھی ہو گا......

یہاں تمھیں............

بھائی کی محبت میں تڑپتی زینب بھی ملے گی

باپ کے فراق میں سسکتی سکینہ بھی ملے گی

کہیں نہ کہیں اکبر سا لاشہ بھی ملے گا......

کہیں نہ کہیں اصغر سا پیاسا بھی ملے گا......

عون و محمد سے جانثار بھی ملیں گے......

اسیر زنداں پابہ زنجیر سجاد بھی ملیں گے......

دیکھو گے زرا غور سے تو وفا کی راہ میں،

کٹے یدِعباس بھی ملیں گے......

اور حر جیسے احسا سات بھی ملیں گے......

ذوالجناح اور ذوالفقار جیسے مددگار بھی ملیں گے......

اور سوچو تو.................

وہاں اس میدانِ کرب و بلا میں

اس تپتے بے آب و گیا صحرا میں......

شہید کرنے والا بھی مسلماں تھا......

شہید ہونے والا بھی مسلماں تھا......

اور آج بھی.................

ہے اِک میدانِ کربل سجا،

مرنے والا بھی مسلمان ہے......

مارنے والا بھی مسلمان ہے......

لگتا ہے کبھی غور تو نے نہیں کیا......

نوکِ سناں پر بلند پکار رہا ہے حسین......

جب تک یزیدیت نہ ہو ختم......مناتے رہو میرا غم......

میرا درس......انصاف محبت قربانی......

جب تک ایک بھی یزید ہے باقی......

اے عاشقانِ اہلِ بیت......یہی بات ہے پھیلانی......

میرا عاشق حسین یے اندر ذات......

پھر کیوں نہیں سمجھتے میری بات......

آؤ اس دور کے یزید کا کام تمام کریں......

آؤ کربلا عام کریں...........

کبھی جو تمھیں ملیں فر صتیں،

میرے پاس چلے آؤ......

یہ گھر ویراں پڑا ہے،
دیواروں میں یادوں کے جالے لگے ہیں،
حسرتوں کی گرد سے اٹا پڑا ہے،
دروازوں کی درزوں سے آتی،
تمناؤں کی روشنی کی کرنیں،
اب بے دم ہونے لگی ہیں
اپنا وجود کھونے لگی ہیں

سبھی باتیں جو کہنی ہیں
تمھاری بے رخی کی چادر سے
ڈھکی ہیں

وہ جو اک آئینہ دکھلاتا تھا
عکس تیرا میرا
وقت کی رفتار سے دھندلا گیا ہے

اک آسیب تنہائی کا
میری روح کو کھا گیا ہے

کبھی جو تمھیں ملیں فرصتیں
چلے آؤ گزرتے سال کے جا تے لمحوں میں
کہ شا ئد کم ہو جا ئیں اس دل کی وحشتیں

تیرے لہجے کے پھول
اب نہیں کھلتے

تیری آغوش کی گرمی

تیرے دیدار کی مہک

اب نہیں ملتی...

صحرائے دل کی زینت

مشکل ہے بہت

سرد ہیں سب رونقیں

سوچ کی لہریں سو چکی ہیں

اب تو ڈوبتے سورج کی لالی بھی نہیں ہے

زخم تو بھر ہی جائے گا شائد

اس کا نشان ہمیشہ رہے گا

کسی کیکٹس کی مانند...

شوہر کی پہلی برسی پر لکھی گئی نظم

عامر رضا اے خاں

عامر رضا اے خاں ایڈووکیٹ۔ سینئر ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ تھے یونیورسٹی لاء کالج میں پڑھاتے رہے سول سروسز اکیڈمی پارٹ ٹائم لیکچرر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر بھی رہے لاء ریفارمز کمیشن سے بھی منسلک رہے 1974ء سے 76 تک پنجاب بار کونسل کے ممبربھی رہے 1978ءاور 79 میں بطور ایڈووکیٹ جنرل بھی رہے 1979ء ست 81 تک لاہور ہائی کورٹ کے ایڈیشنل سیشن جج بھی رہے حلف نہ اٹھانے کی وجہ سے واپس بار میں آگئے 1977ء، 78 میں لاہور ہائی کورٹ بار کے صدر منتخب ہوئے ان کی ضابطہ دیوانی کی کتاب وکلاء میں بہت مقبول ہے 2020ء میں ان کا انتقال ہوا۔

عباد اللہ فاروقی

عباداللہ فاروقی ایڈووکیٹ، ایک وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر اور ماہر اقبالیات بھی تھے۔ آپ نے اردو، انگریزی اور فارسی میں فکر اقبال کے حوالے سے بہت سے مضامین تحریرکیے۔ جن پر تنویر احمد راجانے ایم فل کامقالہ تحریر کیا۔ آپ 1920ء میں پیدا ہوئے اور1975ء میں لاہور میں وفات پائی۔

عبدالستار جنید

1965ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ حمایت اسلام لاء کالج سے ایل ایل بی کرنے کے بعد لاہور میں وکالت شروع کی۔ آپ ایک اچھا وکیل ہونے کے ساتھ فلسفہ، موسیقی اور ادب میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ آپ اسسٹنٹ اٹارنی جنرل پاکستان بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب میں (1) "اسلام میں نواہی کی حکمت" (2) "جرح دو دھاری تلوار" (3) "فلسفہ ضمانت" (4) "تم سے" (شاعری کی کتاب) (5) "نیکی اور قانون" (6) *Judgments, Orders, Remedies* شامل ہیں۔

عبدالستار کاشر خواجہ

1963ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے تاریخ، اسلامیات، ایل ایل بی اور ڈی ایل ایل کیا۔ 1995ء میں لاہور میں وکالت شروع کی ماہر قانون ہونے کے ساتھ ادب سے گہرا تعلق ہے شاعری اور افسانہ میں طبع آزمائی کرتے ہیں ان کی کتاب "سپریم کورٹ رولز" 1980ء میں کمنٹری شائع ہوچکی ہے۔

عبداللہ بیگ

بھائی پھیرو ماجودہ پھول نگر میں 11نومبر1956ء میں پیدا ہوئے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا کچھ عرصہ پی آئی اے میں ملازمت کی1986ء میں وکالت کا پیشہ اختیار کیاقانون سے متعلق دو کتابیں A gateway to criminal practiceاور فوجداری وکالت ایک آپ کا سفرنامہ فری ٹکٹ کے نام سے چھپ چکا ہے۔

عبیدالرحمٰن صدیقی ایڈووکیٹ

عبیدالرحمٰن صدیقی ایڈووکیٹ 3 اگست 1931ءکو انڈیامیں پیداہوئے۔ بچپن میں ہی والدین اک سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا پرورش بڑی بہن اور رشتہ داروں نے کی تقسیم برصغیر کے بعد ہجرت کرکے پاکستان آگئے۔ 1953ء میں جامعہ کراچی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی اور کراچی میں وکالت شروع کردی۔ آپ کراچی بار کے سیکرٹری بھی رہے۔ عرصہ دراز تک ایس ایم لاء کا لج میں قانون پڑھاتے رہے۔ 16فروری 1965ء کو سپریم کورٹ کے وکیل بنے ایک نامور وکیل ہونے کے ساتھ کئی قانونی اور ادبی کتب کے مصنف بھی تھے۔ 9دسمبر 2021ء کو امریکہ ورجینیامیں وفات پائی ان کی کتب میں : “Law of Industrial Relations in Pakistan”, “The Law of Industrial and Commercial Employment in Pakistan”, “My Experiences in Court”. ”نقش ِ خیال“، ”یاد ہے سب ذرا ذرا“، ”مجموعہ خیال“، ”خیالات پریشان“، ”یادہوکہ نہ یاد ہو“، ”احوال واقعی“، ”نقوشِ ماضی“ شامل ہیں۔

عتیق احمد خان

عتیق احمد خان ایڈووکیٹ ستمبر 1966ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ڈان باسکو ہائی سکول سے میٹرک اوراسلامیہ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ 1991ء میں قائد اعظم لاء کالج سے ایل ایل بی کیااور لاہور میں وکالت شروع کردی۔ اسی دوران 2016ء میں یونیورسٹی آف لاہور سے ایل ایل ایم کیا۔ دومرتبہ لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی لائبریری کمیٹی کے چیئرمین اور 2021-2022ء میں لاہور بار ایسوسی ایشن کے لائبریری سیکرٹری منتخب ہوئے۔ اس دوران نوجوان وکلاء کے قانونی امور پرلیکچرز کا سلسلہ شروع کیا۔ وکالت کے ساتھ اردو اور انگریزی شاعری بھی کرتے ہیں۔ ان کا ایک شعری مجموعہ زیر طبع ہے جب کہ جیوینائل جسٹس سسٹم پر ایک کتاب بھی مرتب کی ہے۔

علی احمد کیانی

علی احمد کیانی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور میں وکالت کرتے ہیں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے ایل ایل بی کیا۔ قانون کے ساتھ ساتھ شاعری اور ادب کی دیگر

اصناف سے بھی گہرا تعلق ہے کئی رسائل اور جرائد میں لکھتے رہے ہیں اور وابستہ بھی رہے ہیں۔ مختلف اخبارات میں کالم نگاری بھی کرتے ہیں۔ عام طور پر غزل، نظم، نعت، ماہیے، مضامین اور کالم تحریرکرتے ہیں۔ ان کی حسب ذیل تصانیف ہیں "آنچل کو ہوا دے دو" (2004ء)، "محبت لازمی کرنا" (2018ء) "آقا تیری گلی میں" (نعتوں کامجموعہ2020ء) دیگر غیر مطبوعہ کتب میں، "پیارے دیوے بال"، "چاندنی رات میں"، "حرف قلم" (اخباری کالمزکا مجموعہ) "قوسِ مزاح" (مضامین) ان کی کچھ غزلیں نامورگلوکاروں نے بھی گائی ہیں۔

حمد باری تعالیٰ

یہر ات یہ ستارے سبحان تیری
قدرت
یہ چاند یہ نظارے سبحان تیری
قدرت

سورج کی ضوفشانی مولا تیری
نشانی
یہ آگ یہ شرارے سبحان تیری
قدرت

دُنیا میں پیارے سندر پھیلے ہوئے
سمندر
موجیں بھنور کنارے سبحان تیری
قدرت

قمری، پپیہا، بلبل باغوں میں گاتی
کوئل
پنچھی یہ پیارے پیارے سبحان
تیری قدرت

باغات بھیگے بھیگے گل پات
بھیگے بھیگے
برسات کے نظارے سبحان تیری
قدرت

ہے رواں دواں یہ جامد ہر لکھے
تیری حامد
ہر پل علی پکارے سبحان تیری
قدرت(39)

کوچۂ جان جاں سے گزرا
ہوں
میں کسی کہکشاں سے گزرا
ہوں

فصل گل کی تلاش میں یارو
میں خزاں در خزاں گزرا
ہوں

کیا یہ جنون تھا دوستو کوئی
یا میں خواب گراں گزرا ہوں

حسن فطرت کا جابجا دیکھا
میں جدھر سے جہاں سے
گزرا ہوں

عشق نے پر لگا دیئے مجھ
کو
آج میں آسمان سے گزرا ہوں

میں بھی کامل یقین کی منزل
تک
کتنے وہم و گماں سے گزرا
ہوں

تیرے خواب و خیال میں گم
تھا
کیا خبر میں کہاں سے گزرا
ہوں

جل گیا تن بدن پھر علی میرا
غم کے آتش فشاں سے گزرا ہوں
(40)

مے خانہ کھلا مے خوار چلا آیا
جیسے کہ شفا خانے میں بیمار چلا
آیا

میں دشت و بیاباں میں ایسے تو
نہیں آیا
پائل کی تیری سن کے جھنکاڑ چلا
آیا

مے ناب دھری آگے میں بھول گیا
ساقی
جب رات محفل میں دلدار چلا آیا

حق بات کہی اک دن واعظ کو

شرابی نے
ہاتھوں میں لیے واعظ تلوار چلا آیا

آتا نہ کبھی ایسے خانے کی
چوکھٹ پر
جگ سے میں علی ہو کر بیدار چلا
آیا(41)

عمر کمال خاں

10جنوری1934ء کو ملتان میں محمد خان سدوزئی درانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ملتان کے نامور وکیل، اردو، انگریزی اورسرائیکی زبان کے شاعر، ادیب، مورخ، محقق اور سیاستدان تھے۔ آپ صدر بزم ثقافت ملتان اور بانی صدر سرائیکی ادبی بورڈ ملتان بھی تھے۔ آپ کی انگریزی کتب میں "*History of Judiciary and administration of Multan*" (1980), "*Sadozaies in Multan*", (1967), "*Rise of Sadozaies and Emancipation of Afghanis*, (1999) شامل ہیں۔ جب کہ سرائیکی اور اردو کتب میں :"نام اللہ دے" (سرائیکی1975ء)، "سرائیکی رسم الخط کی مختصر تاریخ" (1976ء)، "نواب مظفر خاں شہید اور اس کا عہد" (1978ء)، "پبلک لائبریری باغ لانگے خاں ملتان کی سوسالہ تاریخ" (1982ء)، "فقہائے ملتان" (1984ء)، "بلوچ افغان تعلقات تاریخ کے آئینے میں"، (1990ء) "ملتانی واراں" (سرائیکی، اردو1991ء)، "ملتان لنگاہ دور میں" (1995ء) آ پ نے 9اکتوبر2006ء کواسلام آباد میں وفات پائی۔

غازی الدین احمد

4مارچ1905ء کومولوی محلہ کاکوری میں فخر الدین سفیر کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ سیشن جج کی حیثیت سے ریٹائرہوئے۔ آپ ایک ماہر قانون اور منصف ہونے کے علاوہ ادب اور سیرت میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ آپ کئی کتب کے مصنف تھے۔ جن

میں ”سیرت طیبہ“ اور ”پیغام نشاط“ شامل ہیں۔ آپ نے 987 1ء میں کراچی میں وفات پائی۔

غلام حسین میاں

میاں غلام حسین ایڈووکیٹ یکم جنوری 1956ء کو چک نمبر199، RBگٹ والاضلع فیصل آباد میں میاں فتح محمد کے ہاں پیدا ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے ایل ایل بی کیا اوربطور سول جج ملازمت اختیار کی 2015ء میں بطور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ریٹائر ہوئے دوران ملازمت بہت سی قانونی کانفرنسزمیں شرکت کی عدلیہ اور دیگر اداروں میں اہم مناسب پر خدمات سر انجام دیں اس کے علاوہ مختلف اداروں میں اعزازی لیکچرز کے ذریعے ٹریننگ پروگرامزمیں اپنے تجربات اور علمی استعداد کودوسروں میں منتقل کیاانھی اعلیٰ پیشہ ورانہ کارکردگی کی بناء پر لاتعداد انعامات اور ایوارڈ حاصل کیے صوبہ کی کئی بار ایسوسی ایشنز نے انھیں اعزازی رکنیت دے رکھی ہے ریٹائرمنٹ کے بعد بھی ڈسٹرکٹ عدلیہ کی بہتری اور ترقی کے لیے کئی کمیٹیوں کے رکن ہیں اب لاہور میں پیشہ وکالت سے منسلک ہیں آپ کثیر التعداد قانونی کتب کے مصنف ہیں Constitutional History of Pakistan with leading cases. اور British Constitutional historyسمیت تقریباً 35 قانونی کتب تحریر کیں۔

غلام شبیر شربلوچ

غلام شبیر شربلوچ کی پیدائش 4 اپریل 1956ء کو موضع مینگو فقیر شیر ضلع تحصیل ٹھری میر واہ ضلع خیر پور میرس میں ہوئی ہے۔ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سکھر سے ایف اے کیا۔ بی اے سینٹرل جیل سکھر میں قید کے دوران شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور سے اور ایل ایل بی سینٹرل جیل خیرپور میں قید کے دوران شاہ عبدالطیف یونیورسٹی سے کیا۔ سندھ نیشنل فیڈریشن سے 1980ء میں نذیر عباسی شہید پروفیسر نقوی کمال وارثی اور بدر اور ابرطو کے ساتھ گرفتار ہوئے دوران حراست شدید قسم کے تشدد اور اذیتوں کا سامنا کیا گیا اس دوران تشدد سے ایک ساتھی کی موت ہوگئی

تشدد کے ذریعے ان سے سوویت یونین سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی گۓ اس دوران انیس سو اکاسی میں ذوالفقار تنظیم میں پی آئی اے کا طیارہ اغوا کرلیا اور اغوا کندگان نے شبیر شربلوچ اور ان کے ساتھیوں سمیت دیگر سیاسی قیدیوں کو کو رہائی کا مطالبہ کیا مگر شبیر شراور اس کے ساتھیوں نے رہا ہونے سے انکار کر دیاذوالفقار کی دہشت گردی کی مذمت کی عدالت نے تین سال تک مقدمہ چلا کر شبیرشر اور اس کے ساتھی کمال وارثی کو سات سال قید کی سزا سنا دی 1987ء میں رہائی کے بعد اختیار میں ملازمت کی1993ء میں پیش وکالت اختیار کیا۔ 2017ء سے 2016ء میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اور پاکستان بار کونسل کا پانچ سال کے لیے رکن منتخب ہوئے شبیر شر نے حسب ذیل کتابیں تحریر کی ہیں جیل کی ڈائری لکھی جو 2019ء میں چھپی دوسری کتب میں دو ہند اور ایران کو جیسے میں نے جس سے میں نے دیکھا یورپ کا سفر نامہ جیش جیل اور کوہ قاف کی سیر امریکہ اور کینیڈا کی اصل باشندوں کی تلاش سکھر میں وکالت کرتے رہے یہ تمام کتب سندھی زبان میں ہیں۔

غلام فرید شوکت

ساہیوال میں وکالت کرتے تھے۔ وکالت کے ساتھ ساتھ ادیب اور شاعر بھی تھے۔ آپ کی حسب ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں۔ "ڈونگے سوتے" (1996ء)، "سک سانول دی" (2000ء)، "وسریا وسیب" (2003ء) "جد کن دی گل ہوئی" (2003ء) "شیشے وچ تریڑ" (2004ء)۔ اپنی کتب پر ایوارڈز بھی حاصل کرچکے ہیں۔ 2000ء میں انھیں سیرت ایوارڈ حکومت پنجاب لاہور، نعت ایوارڈادب سرائے ساہیوال 2000ء ، مانتاپتر ادبی ایوارڈ ادارہ پنجابی زبان تے ثقافت لاہور 2001ء، نعتیہ ایوارڈ انجمن غلامان مصطفیٰﷺ فیصل آباد 2003ء، قائداعظم ایوارڈ الخدمت ویلفیئر کونسل اوکاڑہ 2004ء، اول ایوارڈ (نعتیہ مجموعہ) اہل حرف نوا پاکستان رینالہ خورد 2004ء، مسعود کھدرپوش ایوارڈ 2005ء۔

فخرالنسا کھوکھر

جسٹس فخرالنسا کھوکھر 1942ء کو پیدا ہوئیں۔ تعلیم کے ساتھ ملتان میں وکالت کی 1994ءکو لاہور ہائی کورٹ کی جج مقرر ہوئی اور 2001ء کو ریٹائرڈ ڈ ہوئیں۔ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئیں۔ 2008ء سے پی پی پی کے ٹکٹ پر خواتین کی مختص نشستوں پر قومی اسمبلی کی رکن رہیں ہیں۔ اپنی خود نوشت سوانح عمری "عدالت اور ایوان تک" کے نام سے تحریر کی۔

فرزند علی شوق چیمہ

فرزند علی شوق چیمہ ایڈوکیٹ 6 ستمبر 1968ءکو لاہور میں پیدا ہوئے آپ صوفی عبدالمجید پروین رقم ایمن آبادی کے نواسے ہیں جو ایک نامور خطاط تھے ا1978ء گجرانوالہ میں تھے علم و ادب سے گہرا تعلق ہے ہے آپ بہت اچھے شاعر ہیں ہیں اور علامہ ذوقی مظفر نگری کے شاگرد ہیں ادارہ شماریات گوجرانوالہ کے ڈپٹی ایڈیٹر بھی ہیں حسب ذیل کتابیں شائع ہو چکی ہیں "خوشبوئے نگارش"، (اردو غزل)، "محبت کا پل صراط" (اردو غزل)، "نورِحرا" (اردو نعت)، "دشت جنوں" (اردو غزل) "قطعات شوق" اورزیر طبع کتب میں "دیوان شوق" (مجموعہ غزل) "جمالِ شہور" (نعت) آپ شوق تخلص کرتے ہیں۔

نمونہ کلام ملاحظہ ہو:

جانِ دل، جانِ طلب، جانِ وفا، جانِ غزل
اک تبسم ہے ترا حُسنِ غزل، شانِ غزل

مجھ پہ یہ مہر مروت کا تری احسان ہے
آج مجھ کو اہلِ دل کہتے ہیں سلطانِ غزل

زندہ رہنے کے لیے کچھ تو مجھے
ہمراز دے
میری ہر تازہ غزل کو اِک انوکھا
ساز دے

اب بدلتی جا رہی ہیں درد و غم کی
سُولیاں
شوقؔ تو بھی وقت کے منصور کو
آواز دے

نہ دِل شناس ہے کوئی، نہ غم شناس
یہاں
ستم ہے کوئی نہیں ہے کرم شناس
یہاں

اُسے بتاؤں گا راہِ سکونِ امن و
اماں
مجھے جو شوقؔ ملے گا قدم شناس
یہاں

کوئی شعلہ بھڑک جائے جو میری
آہِ سوزاں کا
درخشاں آشیاں کی ٹہنیوں میں برق
ہو جائے

کنارے میرے قدموں میں چلے آئیں
محبت سے
سفینہ موجِ طوفاں میں جو دل کا

غرق ہو جائے

ہر طرف اک مکر و فن کا جال ہے
حال یہ ہے آدمی بدحال ہے

فائزِ منزل ہو کیسے راہرو
پاؤں تو سیدھے ہیں اُلٹی چال ہے

اب جو بھی نظر آتا ہے رنجور و
پریشان
مجبوریِ حالات میں دن کاٹ رہا
ہوں

اے شوقؔ یہاں فاقہ کشی کا ہے یہ
عالم
نادارِ وطن اپنا لہو چاٹ رہا ہے

ڈوبتے سورج کا چہرہ دیکھ کر
اس کی یاد آئی سنہری زندگی

پیلا پیلا ہو گیا ہے کیوں شباب
خود سے حاصل ہو گئی جب آگہی

جگر سے نفرتیں دھو کر محبت
بانٹنے آجا
جدائی کی فضاؤں میں رفاقت
بانٹنے آجا

نظر کچھ بھی نہیں آتا یہاں اب دل

کے اندھوں کو
کبھی اپنی نگاہوں سے بصیرت
بانٹنے آجا

دشمن کی تو مجھے پروا نہیں
دوستو سے ڈر رہا ہوں آج کل

ہجر کے شعلوں میں جلنے کے
سبب
سرد آہیں بھر رہا ہوں آج کل

ملا نہ آج مجھے کوئی ہمسر لیکن
میں آ گیا درِ منزل پہ رہنما کے
بغیر

رفیق کوئی ہے میرا، نہ کوئی ہے
ہمدم
میں جی رہا ہوں اکیلا ہی آشنا کے
بغیر

جی رہا ہوں لاکھ جینے کو جیا جاتا
نہیں
زہر اس طولِ جدائی کا پیا جاتا نہیں

اب نشاطِ لطف کا مرہم عطا کیجیے
مجھے
زخم دل کا سوزنِ غم سے سیا جاتا
نہیں

آج اہل دل کو تم دینے کیا آئے ہو شوقؔ
درد کا تحفہ محبت میں دیا جاتا نہیں

تیرے دردِ ہجر نے جب بھی کیا ہے بے قرار
دیکھنے تجھ کو تیرے گھر تک گیا ہوں بار بار

شوقؔ کی دیوانگی ہے یا یہ جذبِ عاشقی
دیکھ کر جلوہ ترا غزلیں کہی ہیں بے شمار

اس قدر حُسن و جوانی کا غرور اچھا نہیں
آپ کا یوں مجھ سے رہنا دور دور اچھا نہیں

چار سو ہنگامہ آرائی کا چرچا ہے یہاں
شہر میں امن و سکوں کے یہ فتور اچھا نہیں

فیصل اقبال اعوان

لاہور کے نوجوان قانون داں ہیں تاریخ، موسیقی، اور آرٹ سے گہرا تعلق ہے ایک ابھرتے ہوئے نقاد ہونے کے ساتھ اچھے کہانی نویس بھی ہیں حاجی صاحب کے نام سے 2019ء میں ان کی کتاب چھپ چکی ہے۔

وقت سے سینہ سِپر میں کون ہوں
ریزہ ریزہ سربسر میں کون ہوں

غیر سے منہا کروں گا خود کو گر
کیا سمجھ پاؤں گا پھر میں کون
ہوں

پوچھتا ہوں خود سے اپنے روبرو
اے وجودِ بے خبر میں کون ہوں

واقعی آیا ہے گر میرے لیے
تو بتا اے نامہ بر میں کون ہوں

مالکِ کون و مکاں تُو کون ہے
اے خدائے بحروبر میں کون ہوں

فنکار

سخن دانوں، عزیزو، دوستو، دانشورو سن لو
جو میں قرطاسِ ابیض پر
ازل سے نت نئے رنگوں، خیالوں
اور خوابوں کے جہاں آباد کرتا ہوں
کہانی، داستاں، نظموں، فسانوں، شعر
میں جو زندگی ایجاد کرتا ہوں
کسی کو بھول جاتا ہوں

کسی کو یاد کرتا ہوں

یہی وہ خواب پرور، بارآور، من گھڑت

فرضی، مقدس زندگانی ہے

جسے مطلق حقیقت میں بہم جینے سے قاصر ہوں

یہی وہ زندگی ہے جو

مری ہر بے وسیلہ اور شرمیلی تمناؤں

معلق آرزوؤں، خواہشوں کی لاج رکھتی ہے

مری ہر اک ناکامی کی یہی تاویل کرتی ہے

یہی وہ زندگی ہے جو مری تکمیل کرتی ہے

مری مجروح اناؤں کی پناہ گاہ ہے یہی دنیا

کہانی، داستاں، نظموں، فسانوں، شعر کی دنیا

اب فرض کیا کیجیے؟

کہاں ہو، کون ہو کیا ہو

کہاں بسیرا ہے

کہاں وہ شہر ہے قریہ نگر ہے بستی ہے

زمیں کے کون سے کونے میں ایسی دھرتی ہے

جہاں کی آب و ہوا میں تمھاری خوشبو ہے

جہاں کے دن میں تمھارے بدن کی رنگت ہے

جہاں کا ابر تری زلف کی عنایت ہے

جہاں کی دھوپ تیرے لمس کی بدولت ہے

بہار جس کی تیرا سرسری تعارف ہے گلوں کا رنگ تیرا عارضی تبسم ہے

کہاں ہے شہر وہ جو تجھ میں ہی مجسّم ہے

تیری تلاش میں جاناں جہاں گیا ہوں میں

مجھے یقین نہیں ہے تجھے ملا ہوں میں

خواہشوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی لڑکی

مہ جبین و رخشندہ

دلفریب و تابندہ

تابدار پیشانی

مہر و مہ کو چمکائے

دودھ میں دھلی رنگت

چاندنی کو شرمائے

سیب جیسے گالوں سے

پھول سرخیاں مانگیں

سرسری تبسم سے

رنگ شوخیاں مانگیں

آنکھ ہے کنول جیسی

چال ہے غزل جیسی

ہونٹ ریشمی لہریں

لفظ دلنشیں بحریں

دانت گوھرِ نایاب

رخ ہے شاعروں کا خواب

آبدار بالوں میں

رات یوں اترتی ہے

قطرہ قطرہ گرتی ہے

بوند بوند جلتی ہے

سانس کی مہک اس کی
چار سو بکھر جائے
آنکھ بھر کے دیکھے تو
روح میں اتر جائے

خواہشوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی
لڑکی
جب کبھی بھی جیون کی
دھوپ میں نکلتی ہے
لمحہ لمحہ ڈرتی ہے
لحظہ لحظہ مرتی ہے
سوچتی ہے لمحوں کو
حسن بانٹ دینے سے
خواہشوں کے کاسے میں
کتنے سکّے گرتے ہیں
وقت کے تقاضوں پر
جسم وار دینے سے
آرزو کے دامن میں
کتنے پھول کھلتے ہیں
آنکھ کے پکھیرو تب
خواہشوں کے آنگن سے
کتنے موتی چگتے ہیں
جرمِ نارسائی کے
کتنے زخم سلتے ہیں
خواہشوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی لڑکی

سوچتی ہے خال و خد
بیچ کر اگر ساری
بے اماں تمنّائیں
خواب خواہشیں ارماں
بے زبان ہو جائیں
شادمان ہو جائیں
تابدار پیشانی
سیب جیسے گالوں کو
کچھ گلہ نہیں ہوگا
پر میری اداؤں کا
یہ صلہ نہیں ہوگا

خواہشوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی لڑکی

خوف خوف جیتی ہے
زندگی کی آنکھوں سے
اشک اشک پیتی ہے
جانتی ہے جب تک کہ
یہ جمال و جوبن ہے
دلنوازیاں ساری
زندگی کی حاضر ہیں
ہاں مگر یہ رنگینی
سب مدارتیں یکسر
دلربا کی خاطر ہیں
اور یہ سبھی لمحے
عارضی ٹھکانے ہیں

جو کہ بیت جانے ہیں
جو عدم نے کھانے ہیں
اور ضرور کھانے ہیں

خواہشوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی لڑکی

ڈر رہی ہے جب سارا
کھیل حسن و جوبن کا
اختتام پائے گا
کون میرے جیون کے
راستے اجالے گا
کون وہ تھکی ہاری
ساعتیں سنبھالے گا
کون بوجھ وہ سارا
اپنے سر اٹھالے گا

خواہشوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی لڑکی

کیا عجب پہیلی ہے
دوست ہے کوئی اس کا
نا کوئی سہیلی ہے
کل تلک بھی تنہا تھی
آج بھی اکیلی ہے

خواہشوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی لڑکی

فیصل حنیف چوہدری

فیصل حنیف چوہدری ایڈوکیٹ سپریم کورٹ 5 فروری 1973ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ لاہور سے ہی لاء کرنے کے بعد وکالت کرتے رہے وکالت کے ساتھ علم و ادب سے گہرا تعلق ہے لاہور میں سپریم کورٹ انرول ہوگئے ہے کے نام سے شائع ہوئی۔

قرۃالعین زینب مسز

مسز قرۃ العین زینب ایڈووکیٹ کوئٹہ میں پیدا ہوئی ابتدائی تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ بی اے پنجاب یونیورسٹی سے کرنے کے بعد2004ء میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے کرنے کے بعدملتان میں وکالت شروع کردی۔ 2007ء میں ہائیکورٹ کی وکیل بنیں۔ وکالت کے ساتھ اعلیٰ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد سے اسلامی فقہ کے بنیادی اور ایڈوانس کورسز کے علاوہ فیملی لاء کا جدید اسلامی فقہی کورس بھی کیا۔ شروع سے ہی ملک کے مختلف اخبارات اور رسائل میں مضمون نگاری کی اس کے علاوہ قوانین کا اردو ترجمہ بھی کیا ان کے والدین کا تعلق ریڈیو سے تھا۔ اس لیے بھی ریڈیو سے منسلک رہیں اور اب بھی ریڈیو بہاولپور سے منسلک ہیں وکالت کے ساتھ تصنیف و تالیف میں مشغول بھی ہیں ان کی حسب ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں، ”عائلی قوانین و معاملات“، *DNA Evidence*,”خواتین پر تشدد کی روک تھام سے متعلق قوانین“، ”خانگی اور متفرق مقدمے“، ”تحویل و ضمانت“، ا ن کے علاوہ کئی دیگر کتب پر ان کاکام جاری ہے۔ ان کی تصانیف پر انھیں چیف جسٹس پاکستان، ہائیکورٹ، ڈسٹرکٹ جوڈیشری اورکئی اداروں اور تنظیموں کی طرف سے ایوارڈ دیے جاچکے ہیں۔ انھیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ پاکستان کی واحد خاتون وکیل ہیں جنھوں نے کثیر التعداد کتب تحریر کی ہیں ان کے شریک حیات محمدادریس قریشی ایڈووکیٹ بھی ملتان میں وکالت کرتے ہیں اور اہم کتب کے مصنف ہیں یہ نہات قابل وکیل ہیں۔

قمرالزماں،مرزا

10 جنوری 1967ء کو گجرات کے قصبہ میں لالہ موسی کے گاؤں خواص پور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد تصوف س خاصے متاثر تھے۔ مرزا صاحب نے ابتدائی تعلیم لالہ موسی گجرات او ر کھاریاں میں حاصل کی اور پھر بین الاقوامی یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کی ان کی شخصیت پر تصوف کا گہرا اثر تھااسلامی تعلیمات کے مطابق غلبہ اسلام اور نظام اسلام کے لیے کوشاں رہے سب ڈویژن کھاریاں میں وکالت کرتے ہیں فناء اور بقاء کے نا م سے ان کی کتاب چھپ چکی ہے جب کہ دو کتب دامنِ جمال یاراوردانائے سبل زیر طباعت ہیں۔ انسانی اور الہامی قوانین کے مابین موازنے، مغرب میں پائے جانے والے اسلامو فوبیا کے رجحانات اور عصر حاضر کے جدیدادیان کی اشکالات کے موضوعات پر بھی کام کررہے ہیں پروفیسر احمد رفیق اختر سے خاصے متاثرہیں۔

کاظم حسین بخاری، سید

سید کاظم حسین بخاری ایڈووکیٹ۔ لاہور کے معروف قانون داں تھے آپ لیبر لیڈر بھی رہے آپ کا قانون کے علاوہ علم و ادب سے گہرا تعلق تھا (تلاطم) کے نام سے آپ کی ایک شاعری کی کتاب چھپی جس میں اردو کے علاوہ پنجابی نظمیں بھی شامل ہیں 2021ء میں لاہور میں انتقال ہوا۔

پیار کا ماحول نہیں خود کو سنبھالو
جو پھول دیا مجھ کو ہے وہ پھول اُٹھا لو

ہیں مرنے کو تیار سب اہل وطن اب
گر آگ ہو گھر میں تو مجھے آگ لگا دو

بجلی نہیں آتی آتا ہے پسینہ

کھینچ کے دامن کو مجھے ٹھنڈی
ہوا دو

یہ دیس بچانا ہے تو اے دیدہ ورو
تم
ہر خوشۂ نفرت کو اُٹھو آگ لگا دو

قدموں میں کچل ڈالو نخوت کے
سبھی بُت
غدارِ وطن کو تم سولی پہ چڑھا دو

سلطان بدل ڈالو حالات بدل دو
اب ہاتھ میں تلوار ہو قرآن اُٹھا لو

جلدی سے اُٹھو خوابِ گراں سے
ذرا سیکھو
رخت سفر باندھو کفن سر پر اُٹھا
لو
حالات سے سہمے ہوئے لکھتے ہو
کاظمؔ
جس بات کا غم ہے ہمیں وہ بات بتا
دو (42)

قطعہ

فراقِ مصطفیٰؐ میں رو لیا کر
مبارک اشک میں دل دھول لیا
کر
کوئی جائے کبھی بھی جب

مدینے

ذرا سا ساتھ اُس کے ہو لیا کر[43]

مجھ سے کہتا ہے دعاؤں میں اُسے
یاد رکھوں
ہائے وہ شخص جو خود ہے دعاؤں
جیسا

جب ملا مجھ سے تو وہ اپنا سا لگا
تھا مجھ کو
پھول چہرہ ہے وہ نکھری فضاؤں
جیسا

اُس کے چہرے پہ عجب شرم و حیا
رہتا ہے
سرمئی شام کے ڈھلتے ہوئے
سایوں جیسا

میں نے کل چاند سے پوچھا کہ کہو
کیسے ہو
کتنا خاموش تھا وہ تیز ہواؤں جیسا

جب کوئی اور خدا ہے نہ تصور
اس کا
اس کا انداز ہے پھر کیوں خداؤں
جیسا

کون ہوسکتا ہے اُس شوخ کی
صورت کاظمؔ

تم نے دیھکا ہے کوئی ایسی اداؤں
جیسا(44)

دو اشعار

سمندر میں بھی پیاسے رہ
رہے ہیں
بڑی مدت سے ایسے رہ رہے
ہیں
بڑے سنسان شہر میں یہ
کاظمؔ
نہ جانے لوگ کیسے رہ رہے
ہیں(45)

کریم الدین خلجی

30 دسمبر 1953ءکو جلال پور پیر والا میں پیداہوئے آپ کے والد کا نام اللہ دین تھا ابتدائی تعلیم مقامی قصبہ اورملتان میں حاصل کی ایل ایل بی اور ایل ایل ایم کراچی سے کیا1982ء میں وکالت شروع کی 2008ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے پچھلے بیس سال سے بہاوؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں جزو وقتی لیکچرار کی حیثیت سے پڑھا رہے ہیں آل پاکستان لاء ریفارمزکمیٹی سپریم کورٹ کے ممبر ہیں اب تک قانون سے متعلق بارہ کتب چھپ چکی ہیں عرصہ دراز سے ماہنامہ لیگل ایڈیشن میں دستاویزی شہادت کی اہمیت پر مضامین لکھ رہے ہیں بہت سے بینکوں اور قومی اداروں کے لیگل ایڈوائزر ہیں ان کے بچے بھی شعبہ وکالت سے منسلک ہیں۔

لیاقت علی قریشی

لیاقت علی قریشی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ 1955ء میں لاہور میں پیدا ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا بعد ازاں ایل ایل ایم کیا اورلاہور می وکالت کرتے ہیں حج اکبر کے نام سے ان کاسفر نامہ چھپ چکا ہے۔

مبارز احمد ملہی

20 مارچ 1953ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فارغ ہوکر کچھ عرصہ تک سی ایم اے میں ملازمت کی۔ وہاں سے استعفیٰ دے کر 1988ء میں وکالت کا پیشہ اختیار کیااور لاہور میں تاحال وکالت کررہے ہیں۔ 1996ء میں ”اسلامی نظام دہشت کے بنیادی اصول“ کے نام سے ایک کتاب تحریر کی جو بعد میں ترمیم و توسیع ہوکر دوبارہ 2020ءمیں ”اسلام کا منصفانہ نظام معیشت“ کے نام سے شائع ہوئی 6 فروری 2022ء میں انتقال ہوا۔

مجتبیٰ حیدر شیرازی

آپ راولپنڈی شہر کے محلّہ موہن پورہ میں پیدا ہوئے۔ سی بی سکول پنڈی اور فیڈرل گورنمنٹ سیکنڈری سکول اسلام آباد سے ابتدائی تعلیم حاص کی۔ پھر گورنمنٹ کالج اصغر مال راولپنڈی سے انٹرمیڈیٹ کیا۔ پھر فیڈرل گورنمنٹ کالج ایچ ایٹ اسلام آباد سے گریجویشن کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ زمانہ طالب علمی میں طلبہ یونیز میں بہت متحرک اور فعال رہے۔ طلبہ انجمنوں میں کئی عہدوں پر فائز رہے۔ پیپلز پارٹی سے وابستگی کی بنیاد پر ضیاء الحق آمریت کے دور میں قید و بند کی صعوبت بھی برداشت کی۔ اپنے آبائی علاقے پسرور کی پنجاب اسمبلی میں نمائندگی بھی کی اور کئی سال تک بحیثیت ڈپٹی اٹارنی جنرل وفاقی پاکستان سپریم کورٹ میں وکالت کرتے رہے۔ ذرائع ابلاغ میں بطور اینکر تجزیہ نگار اور براڈ کاسٹر بھی کام کیا۔ آج کل سپریم کورٹ میں وکیل کی حیثیت سے ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ آپ کا مجموعہ ”میرے لہجے میں عیسیٰ بولتا ہے “ شائع ہوچکا ہے۔

اس قدر مختلف بھی کیا ہونا
سانس لینا بھی ناروا ہونا

آنکھ کا ہونا آئنہ خانہ
اور دل کی جگہ خلا ہونا

پھر مرا سر ہوا خاک سپرد
دیکھنا ہے ترا خدا ہونا

تجھ سے ملنا تو اتفاقاً تھا
واقعہ تھا ترا جدا ہونا

زخم در زخم اس کہانی میں
کیا بُرا اور کیا بھلا ہونا

کہو اچا لگا میری غزل میں تذکرہ اپنا
بنا ڈالا میری کھیتی میں راستہ اپنا

مری آنکھیں تمھارا لمس بھی محسوس کرتی ہیں
ہٹاؤ ہاتھ! میں کیوں آزماؤں حافظہ اپنا

تعلق کے لیے کچھ نام ہونا کب ضروری ہے
یونہی بے نام ہی اچھا نہیں یہ رابطہ اپنا

ہماری ہتھیلیوں سے عکس پڑھنا سیکھ لو پہلے
پھر اس کے بے شک دیکھ لینا آئینہ اپنا

دلوں کے مسئلے میں دلائل کیا

وکالت کیا

یہاں قانون اپنا جرم اپنا فیصلہ اپنا

مراسم کی لغت میں کوئی تازہ لفظ

لکھ جائیں

یہ بہتر ہے کہ بالکل منفرد ہو واقعہ

اپنا

غرق گرداب جو ہونا ہے کھڑا

رہنے دے

یا مجھے خواب کنارے ہی پڑا

رہنے دے

میرا وعدہ ہے نہ پھیلے گا کبھی

دستِ سوال

مجھ کو دہلیزِ تمنا پہ کھڑا رہنے

دے

رنج یہ باعثِ راحت ہے مسیحا

مرے

حرم شوق میں یہ سنگ جڑا رہنے

دے

ساتھ رہ میرے مرا ساتھ نہ دے

شوق سے تو

وقت جو میرے مقابل ہے کڑا

رہنے دے

لوٹ جانا ہے تو جا کوئی بہانہ نہ

بنا

مجھ کو تقدیر سے ضد پہ اڑا رہنے
دے

تجھ پہ الزام نہ آجائے مجھ سے نہ
پوچھ

کس بھروسے پر زمانے سے لڑا
رہنے دے

واقعہ کچھ بھی رہا ہو مگر اس بات
کا دکھ

کتنا اعصاب شکن ہوتا ہے حالات
کا دکھ

ایک فہرست دعاؤں کی مری فردِ
عمل

اور ہر لفظ کو لاحق میری اوقات
کا دکھ

سانس نیلام ہوتے درہم و دینار کے
مول

پھر بھی جو ہاتھ نہ آئے انھی
لمحات کا دکھ

اس نے بھی میرے حوالے طلب
خود کو کیا

میں نے بھی اس کے حوالے سے

کیا ذات کا دکھ

اس نے ہر چیز عطا کی مرے
کہنے کے بغیر
دل غنی جھیل نہ پاتا تھا یہ خیرات
کا دکھ

ظرفِ بینائی دے حجاب
اُتار
اپنی آیات سے نقاب اُتار

ضد نہ کر لفظ سے
معانی کی
آنکھ پر نیند کا نصاب
اُتار

مجھ پر الہام کر مری
ہستی
میری نیندوں پہ آفتاب
اُتار

جس کی تعبیر اختیار
میں ہو
حسرتِ خواب پر وہ
خواب اُتار

درد کے خدوخال
واضح کر
عکس پر مشتمل کتاب

أُتار

شوق کو سمت کا شعور
بھی دے
ذوق پر اپنا انتخاب أُتار

وقفِ رنج و ملال کر دیا
ہے
زندگی نے نڈھال کر دیا
ہے

درد تو خیر دل پہ ہے
واجب
کیا مگر دل کا حال کر
دیا ہے

ایسے آباد ہے وہ
آنکھوں میں
دیکھنا بھی محال کر دیا
ہے

تیری خوشبو کو میں نے
صورت دی
لطف کو خدوخال کر دیا
ہے

اُس نے اک جستجو
عطا کی تھی

میں نے اس کو خیال کر
دیا ہے

محسن شبیر جعفری

محسن شبیر جعفری ایڈووکیٹ موضع پریم کوٹ ضلع حافظ آباد میں 6فروری 1981ء کو پیداہوئے۔ ان کے والد شبیر حسین جعفری ڈپٹی کمشنر آفس میں سپرنٹنڈنٹ تھے۔ بی اے حافظ آباد سے کرنے کے بعدپنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی اور ایم اے تاریخ کیا۔ 2006ءمیں وکالت کا آغاز کیا۔ وکالت کے ساتھ آپ بہت اچھی شاعری بھی کرتے ہیں۔ شاعری کا شوق لڑکپن سے ہی تھا۔ شاعری میں سلام، منقبت، نعت، غزل، قطعہ، رباعی سمیت تمام اصناف میں شاعری کرتے ہیں ان کا کلام مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوتا رہتا ہے یہ اپنا مجموعہ کلام ترتیب دے رہے ہیں۔پہلاشعر بارہ سال کی عمر میں کہا:

عداوتوں سے بھرے شہر میں محبتوں کی اذان دینا
بڑا کٹھن ہے
یزید جیسوں کی سلطنت میں حسین جیسے بیان دینا
بڑا کٹھن ہے

حساب زندگانی کا یہی اک
گوشوارہ ہے
سبھی خوشیاں تمھاری ہیں ہے جو
بھی غم ہمارا ہے

بچھڑ کے دونوں زندہ ہیں تو پھر
یہ ماننا ہوگا
نہ دیں تیرا سہارا تھا نہ تو میرا
سہارا ہے

تمھیں تو ذکر فرقت سے مری جاں
خوف آتا تھا
یقیناً تم کو غیروں نے جدائی پر
اُبھارا ہے
تیرے چہرے کو ہاتھوں میں لیے
محسوس کرتا ہوں
کہ میں نے اپنے ہاتھوں پہ مہ کامل
اتارا ہے

تمھیں توقیر غیرت کا اگر احساس
ہے جاناں
کوئی حرف غلط محسن ہمیں بھی
کب گوارا ہے

قطعہ

اللہ میرے درد کا درمان کرے کون
اس نام کے محسن پہ یہ احسان
کرے کون
اک عمر تو میں شہر حوادث میں
رہا ہوں
اب لوٹ کے آیا ہوں تو پہچان کرے
کون

غزل

تیری تلاش میں یوں دربدر ہو گئے
ہم لوگ
کبھی جو بھول ہی بیٹھے تو گھر

گئے ہم لوگ

ذرا سی عمر میں چاہت کا روگ لے بیٹھے
ابھی تو جی بھی نہ پائے کہ مر گئے ہم لوگ

نہ جانے کون ہماری صدا پہ آئے گا
ہمیں تو جس نے پُکارا اُدھر گئے ہم لوگ

زمانہ آج بھی راہِ سفر میں بیٹھا ہے
حدودِ کون و مکاں سے گزر گئے ہم لوگ

غزل

مرتبہ میرا بڑھانے میں مدد کرتے ہیں
ان کا ممنون ہوں جو میرا حسد کرتے ہیں

پگڑیاں کھینچ کے اجداد کی سیرت نہ بتا
کیونکہ اولاد وہ کرتی ہے جو جَد کرتے ہیں

میرے مولا نے کہا تھا کہ یہ دنیا

والے

جس سے لاعلم ہوں اس بات کو رد

کرتے ہیں

جنسِ اخلاص کی اس دل میں

فراوانی ہے

سو اسی جنس کی ہم طلب و رسد

کرتے ہیں

نعرۂ مولا علیؑ وقت کی سانسوں کا

امیں

ہم گنہ گار تو سامانِ لحد کرتے ہیں

یہ منافق کبھی ایمان نہیں لانے کے

ان سے اُمیدِ وفا آپ بھی حَد کرتے

ہیں

اپنی طینت میں وفا گوندھی گئی

تھی محسنؔ

جن کی فطرت میں بدی ہوتی ہے

بد کرتے ہیں

غزل

عجب مژدہ سنایا جا رہا ہے

ہمیں مسند پہ لایا جا رہا ہے

یہی سنتے زمانے ہو گئے

ہیں

ابھی محشر اُٹھایا جا رہا ہے

ہمیں نے روشنی کی بات کی
تھی
ہمارا گھر جلایا جا رہا ہے

خدا سے پیار کرنا چاہیے تھا
ہمیں اُس سے ڈرایا جا رہا ہے
تمھارے ساتھ چلتے جا رہے
ہیں
جہاں تک ہم سے جایا جا رہا
ہے

فلک نے بھی جنھیں دیکھا
نہیں تھا
انھیں بازار لایا جا رہا ہے

غزل

تو نے بھی کھول کے سَر بیٹھ کے
رونا ہے مجھے
میں جو محسنؔ ہوں تو پھر قتل تو
ہونا ہے مجھے

تو نہیں گر تو مجھے گھر کی
ضرورت کیا ہے
آسماں چھت ہے مری فرش بچھونا
ہے مجھے

تجھ کو معلوم ہے اک عمر کا جاگا
ہوا ہوں

زندگی تو بھی نکل چین سے سونا ہے مجھے

وہ جو دن رات دعاؤں میں طلب کرتا تھا

تیرے حصے کا وہ رونا ابھی رونا ہے مجھے

یہ بھی گر پاس نہ ہوتی تو میں مر ہی جاتا

دل بہلنے کو تری یاد کھلونا ہے مجھے

محمد احمد قیوم

محمد احمد قیوم ایڈووکیٹ 29 جولائی 1974ء کو لاہور میں پیداہوئے۔ ان کے والد جسٹس محمد قیوم ہائی کورٹ اور دادا جسٹس محمد اکرم سپریم کورٹ تھیان کے نانا پولیس میں ڈی آئی جی تھے۔ آپ نے ایچیسن کالج سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ آپ کا تعلیمی کیرئیر نہایت شاندار اور نمایاں تھا۔ گورنمنٹ کالج میں داخلہ کے کچھ عرصہ بعدکولمبیا چلے گئے۔ جہاں انھیں بی اے معاشیات اور سیاسیات میں داخلہ مل گیا ۔آپ نے چار سالہ ڈگری تین سال میں مکمل کرلی۔ 1997ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سینٹ جونزسکول میں قانون کی ڈگری کے حصول کے لیے چلے گئے۔ 1999ء میں انزاف کورٹ سکول آف لاء سے بار ایٹ لاء کیا۔ واپسی پر کچھ عرصہ ایس ایم ظفر کے چیمبر پر رہے۔ 2004ء میں اپنے خاندانی چیمبر میں آگئے۔ 2015ء میں لاہور ہائیکورٹ بار کے سیکرٹری منتخب ہوئے بطور سیکرٹری کی ان کی کارکردگی بار کی تاریخ میں نمایاں اہمیت کی حامل ہے۔ 2020ء میں پنجاب بار کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ بطور ممبر بار کونسل ان کی کوشش اور

اقدامات پیشہ وکالت کے لیے دورس نتائج کا حامل ہے۔ محمد احمد قیوم نوجوان وکلاء میں اپنی پیشہ ورانہ مہارت، قابلیت، خوش اخلاقی، اصول پسندی اور انسان دوستی کی بناپر ایک نمایاں اور منفرد مقام رکھتے ہیں۔ آپ علم و ادب سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اپنے اچھے ذوق ادب اور مطالعہ کی وجہ سے بہترین کتب سے مزین بڑی لائبریری رکھتے ہیں۔ ان کی کتب دوستی مثالی ہے لاہور ہائیکورٹ میں ایک ادبی تنظیم قائم کی جس کے یہ روح رواں ہیں جس کے اجلاسوں کی کارروائی ایک رسالے کی صورت شائع کی جاتی ہے یہ خود بھی شاعری کرتے ہیں۔

محمد احمد وٹو

محمد احمد وٹو ایڈووکیٹ 1978ء کو منڈی احمد آبادکے نواحی گاؤں چک محمد رفیع میں پیداہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول منڈی احمد آباد سے 1992ء میں میٹرک اور بعدازاں ایف اے اور بی اے گورنمنٹ کالج اوکاڑہ سے پاس کیا اور تینوں امتحانات میں طلائی تمغے حاصل کیے۔ پنجاب لاء کالج سے ایل ایل بی اور2005ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے سیاسیات کیا۔ دیپالپور اور لاہور میں وکالت کرتے ہیں۔ وکالت کرتے ہیں وکالت کے ساتھ ادب اور صحافت سے بھی لگاؤ ہے ان کا مختلف اخبارات اور رسائل میں مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب "قانون کی معاشرے کو ضرورت" کے نام سے چھپ چکی ہے۔

محمد ادریس قریشی

1974ء ملتان میں پیدا ہوئے ان کا تعلق ایک کامیاب کاروباری گھرانے سے تھاجو قیام پاکستان کے بعد سونی پت سے ہجرت کرکے ملتان میں آبادہوا بی اے ایل ایل بی تک تعلیم ملتان سے حاصل کی مروجہ تعلیم کے ساتھ مذہبی علوم کی تحصیل بھی کی۔ 1998ء میں وکالت کے پیشے سے منسلک ہوئے۔ دوران وکالت ہی 2001ء میں ایم اے اسلامیات، ڈی ایل ایل اورایم فل کیا۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور دیگر تعلیمی اداروں سے کئی کورسز کیے پی ایچ ڈی کے لیے کوشاں ہیں۔ وکالت اور تعلیم

کے ساتھ تصنیف و تالیف کاسلسلہ جاری ہے۔ وکالت اور قانون سے متعلق دیگر قومی و علاقائی اخبارات ورسائل میں پچھلے تیس سال سے مضامین لکھ رہے ہیں لاء کالج میں تدریس کاتجربہ بھی رکھتے ہیں ان کی حسب ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں۔ "Anticipatory Bail" اور "Remand"اور "ضمانت قبل از گرفتاری"، "اسلامی قانونِ وصیت"، "جیل قوانین اور قیدیوں کے حقوق"، "خواتین پر تشدد کے قوانین کی روک تھام" سے متعلقہ قوانین شائع ہوچکی ہیں۔ جب کہ ان کی آئندہ آنے والی کتب میں ایک کتاب درودشریف کی برکات سے متعلق ہے۔ دوسری کتاب اسلامک لاز اور تیسری ریونیو پر ہے۔ عدلیہ اور مختلف اداروں کی جانب سے انھیں کئی ایوارڈ مل چکے ہیں۔ ان کی بیگم صاحبہ بھی ایڈووکیٹ اور کثیر التصانیف ہیں۔

محمد ارشد مرزا

محمد ارشد مرزا کا قلمی نام محمد ارشدطہرانی ہے۔ 5فروری1950ء کو حاجی پورہ سیالکوٹ میں ایک علمی خاندان حکیم محمد اسلم طبرانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ بی اے تک تعلیم سیالکوٹ میں ہی حاصل کی پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی لاہور پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات اور سیاست میں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ زمانہ طالبعلم میں کالج میگزین "ضربِ کلیم" اور یونیورسٹی لاء کالج کے میگزین "ایمزان" کے ایڈیٹر رہے۔ سیالکوٹ میں وکالت شروع کی۔ بعد میں ملازمت اختیار کر لی اور 2005ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو گئے قائد اعظم کا دورہ سیالکوٹ سے ایک جامع کتاب مرتب کی۔

محمد اشرف خاں

محمد اشرف خاں ایڈووکیٹ کاقلمی نام شوق عرفانی تھاآپ 1922ءمیں پیداہوئے فیصل آبادمیں وکالت کرتے تھے۔ وکالت کے ساتھ صحافت کا شوق بھی تھا۔ ادب میں ان کی توجہ شاعری، افسانہ، تنقیداور تحقیق تھا۔ اردواور پنجابی میں طبع آزمائی کرتے

ان کی کتب میں" عزمِ حسین"، "پیام حسین"، "چودھویں صدی"، "عزم ابوذر"، "مدینہ العلم"، "انسانی رشتے"، "آنسوؤں کی مشعلیں" اور "گٹھڑی" شامل ہیں۔

محمد اعظم سہیل ہارون

محمد اعظم سہیل ہارون ایڈووکیٹ آپ حاصل پور ضلع بہاولپور میں پیدا ہوئے ان کے اباؤاجداد تقسیم برصغیرکے بعد جالندھر سے ہجرت کرکے پاکستان میں حاصل پور میں آباد ہوئے ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی سنٹرل لاء کالج ملتان سے ایل ایل بی کیا۔ اس کے علاوہ ایم اے اردو اور ایم اے اسلامک سٹڈیز بھی کیا2006ء میں حاصل پور سے وکالت شروع کی وکالت کے ساتھ تصنیف تالیف اور شاعری کا بھی شوق ہے اب تک ان کی درج ذیل کتب شائع ہوچکی ہیں: "ایک دریا ہے میری آنکھوں میں" (شعری مجموعہ)، "نور کا جلوہ" (نعتیہ مجموعہ)، "لمحہ لمحہ قرار ہے صاحب" (ایک بحراور ایک ہی ردیف پر شعری مجموعہ)، "محبت درد کا حاصل" (شعری مجموعہ) ان کی زیر طبع کتب میں "مدحت آقاؐ کے پھول" (نعتیہ مجموعہ) "مقدر جاگ اٹھتا ہے" (حمد منقبت و سلام)، "اجالوں کے تعاقب میں" (شعری مجموعہ)، "درودوں کی تسبیح" (نعتیہ مجموعہ) "یاد کی خوشبو" (شعری مجموعہ) شامل ہیں ان کی تصانیف اور فن کے اعتراف پر بہت سی تنظیموں اور اداروں نے انھیں کئی ایوارڈز، تمغہ جات اور انعامات سے نوازا ہے۔ "ایک دریا ہے میری آنکھوں میں " سے نمونہ کلام:

پھول کلیوں میں پیار آجائے
وہ جو آئے بہار آجائے

مدھ بھری آنکھ سے وہ اک دن پھر
کاش ہم کوہ رب پلا جائے

اس کا رستہ تلاش کرتے

ہیں
دل میں شاید اُترنے آجائے

اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھ
اعظم
جب کبھی سامنے وہ
آجائے

میں اپنا ماضی بھلا رہا
ہوں
دلوں سے نفرت مٹا رہا
ہوں

تری ہی تصویر میرے دل
میں
بنی ہوئی ہے سجا رہا ہوں

وہ تیری چاہت وہ تیری
نفرت
میں اپنے دل سے مٹا رہا
ہوں

یہ سب اسی کی نوازشیں
ہیں
جو حال اپنا بنا رہا ہوں

بڑی ہی چاہت ہے اُس کو
اعظم
میں زخم اپنے دکھا رہا

ہوں

نظر کا اک انتخاب ہو تم
غزل کی سچی کتاب ہو تم

تمہارے جیسا نہیں کوئی
جہاں میں اک لاجواب ہو
تم

تمہاری صورت میں
دیکھتا ہوں
بہت حسیں ماہتاب ہو تم

مری تو خواہش ہے تیرا
حاصل
مری تو راتوں کا خواب ہو
تم

تمہاری خوشبو سے مہکا
ہے گھر
کھلا ہوا گلاب ہو تم

اے خدا! آسمان رہنے دے
مرے دل کو جوان رہنے
دے

یوں نہ چھینو اور کسی
سے تم

سر پر کچھ سائبان رہنے
دے

نہ سنا داستاں ساری ہی
کچھ نہ کچھ داستان رہنے
دے

اے زمانے نہ تو ستا مجھ
کو
میرے منہ میں زبان رہنے
دے

میری جانب بھی تیر آئے
گا
ہاتھ اس کے کمان رہنے
دے

محمد امجد کلیم طاہر نقوی

1956ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گوجرانوالہ میں حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایل بی کیا اور لا ہور میں 1980ء میں وکالت شروع کی۔ مگر1985ء میں بطور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی سرکاری ملازمت اختیار کی۔ 2016ء میں ریٹائر ہونے کے بعد پھرگوجرانوالہ میں لاء پریکٹس کر رہے ہیں۔ وکالت کے ساتھ ساتھ طبیعت میں تصوف کا غلبہ ہے۔ شاعری کا بھی شوق ہے۔ آپ کی تصانیف میں "عکسِ جمال قلند" (سفر نامہ)، "رضا سے رحمت العالمینؐ"۔ "منزل خاص کا مسافر"اور "سفیر غم" شامل ہیں۔

محمد انور کمبوہ، چوہدری

چوہدری محمد انور کمبوہ ایڈوکیٹ ضلع گوجرانوالہ میں مشہور گاؤں پولستان میں پیدا ہوئے اور جمعیت کے اسلام کالج سے العین نیکی کرنے کے بعد لاہور میں بغاوت شروع کر دیں۔ بعدازاں گوجرانوالہ منتقل ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ علماء دین دین سے گہری محبت رکھتے تھے انجمن ترقی پسند تنظیمی گوجرانوالہ ہم روس ہے روز ہے کہ کتاب اب جہنم کے ساتھ ہی شائع ہوچکی ہے دیگر کئی رسالوں اور کتابوں کی اشاعت میں بھی معاون ہیں۔

محمدحسنین ساجدسیال

محمدحسنین ساجدسیال ایڈووکیٹ 9اکتوبر 1945ء کو موضع درسانہ تحصیل کمالیہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مہر راجہ خان ایک متوسط ا لحال زمیندار تھے۔ ضلع جھنگ میں میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ میٹرک کے بعد کئی جگہ ملازمت کی، مگر ساتھ ہی اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ 1967ء میں ایف اے، 1970ء میں بی اے اور 1974ء میں حمایت اسلام لاء کالج سے ایل ایل بی کرکے 1975ء میں وکالت شروع کردی اور جھنگ بار کی ممبر شپ حاصل کی۔ اسی دوران ضلع جھنگ کی مختلف ٹریڈ یونیئنز کو اکٹھا کرکے لیبر پارٹی کی بنیاد رکھی اور 1977ء میں صوبائی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ پی این اے کی تحریک کے دوران جیل گئے۔ 1985ء میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن جھنگ کے صدر بنے۔ 1986ء میں انگلینڈ چلے گئے۔ جہاں سے تقریباً سات سال بعد 1997ء میں واپسی ہوئی۔ اس دوران ماہیت قلب میں تبدیلی کی وجہ سے زندگی کے بارے میں نظریہ بدل گیا اور وکالت چھوڑ دی۔ مگر دوستوں کے مجبور کرنے پر صرف مزدوروں اور محنت کشوں کی وکالت کا فیصلہ کیا۔ آج کل صرف لیبر کورٹس کی وکالت کرتے ہیں۔ وکالت کے ساتھ دین کے درست شعور کی جدوجہد اور کوشش میں مصروف ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری ہے۔ آپ کی اس وقت تک دو کتب، ’’کیادین اسلام ہے یامذہب ہے ‘‘، اور ’’دعوت تفکر فی الدین‘‘ چھپ چکی ہیں۔ جو یہ مفت تقسیم کرتے ہیں۔ جب کہ ان کی تیسری کتاب، عظمتِ رسولﷺاور وسعتِ

رسالتﷺ زیرطبع ہے جھنگ اور متعلقہ اضلاع سے متعلق لیبر مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔

محمد خضر حیات

محمد خضر حیات ایڈووکیٹ 26 دسمبر 1984ء کو قصبہ قائم پور تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں حاجی عاشق حسین ایڈووکیٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکولوں میں حاصل کی۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم اے اسلامیات اور ایل ایل بی کیا۔ 2009ء میں حاصل پور بار سے وکالت کا آغاز کیا۔ متعدد بار، بار ایسوسی ایشن کے الیکشن میں حصہ لیا اور کئی عہدوں پر خدمات انجام دیں۔ کئی سال بطور اوتھ کمشنر بھی خدمات انجام دیں وکالت کے ساتھ شاعری اور تصنیف و تالیف کا بھی شوق ہے۔ 1998ء میں باقاعدہ ادب سے رشتہ جوڑا 2018ء سے مشاعروں میں شرکت شروع کردی۔ اپنے والد مرحوم کے نام سے عاشق حسین میموریل آرگنائزیشن قائم کررکھی ہے جس کے صدر یہ خود ہیں۔ اس تنظیم کے زیراہتمام مختلف قسم کی ادبی، تعلیمی اور ثقافتی تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ یہ تنظیم ادبی مقابلے کرواکر انعامات کا سلسلہ بھی قائم رکھے ہوئے ہے۔ اس تنظیم کے بینر تلے ”الوکیل میگزین“ کے نام سے رسالہ جاری کرنے کا اہتمام کیا جارہاہے۔ آپ کئی سماجی، ادبی اور سیاسی تنظیموں کے ممبر عہدیدار اور لیگل ایڈوائزر بھی ہیں ان کی شاعری کی ایک کتاب ”جستجو عین“ کی شائع ہوچکی ہے۔ ”ہٹھار سے اتاڑ تک کا سفر“ اپنے خاندانی پس منظر کے بارے میں اور وکلاء شاعروں کے کلام پر مشتمل انتخاب پر مبنی کتاب زیرطبع ہے۔

ٹھوکروں پہ سماج رکھتا

ہوں

میں ہوا سا مزاج رکھتا

ہوں

اکتفا چپ پہ کر رہا ہوں

میں
حق کا پھر احتجاج رکھتا
ہوں

دکھ مجھے اپنی بے
حجابی کا
یہ جو دنیا کی لاج رکھتا
ہوں

یاد رکھنے کو واپسی کی
راہ
مٹھیوں میں اناج رکھتا
ہوں

آنے والے کو دیجیے آنے
پھول راہوں میں آج رکھتا
ہوں

اس لیے بھی ہوں میں
دھنک فطرت
رنگوں کا امتزاج رکھتا
ہوں

بزدلی سے زندگی جیتا
نہیں
منفرد ہوں حوصلہ ہارا
نہیں
ہر کوئی یوں دَربدر گرتا

نہیں
گر گیا جو وہ کبھی اُٹھتا
نہیں

آسماں سی چوٹیاں چڑھتا
نہیں
پھر بلندی سے کبھی اُترا
نہیں

اس جہاں میں ہر کوئی
سچا نہیں
جس کو دیکھا وہ بھی تو
جھوٹا نہیں

جابجا دل سے اَثر گھٹتا
نہیں
عشق کی حد سے جنوں،
بڑھتا نہیں

جس طرح ہیں سوچتے
ویسا نہیں
لوٹ آؤں میں مگر ایسا
نہیں

جزیرہ نفرتوں کا پا چکے
تھے
وہی دشمن وبا سے مر
گئے تھے

سنو، دعویٰ کبھی ایسا سنا
کیا
خزاں میں سبز جنگل بھی
ہرے تھے

ابھی ہم دو کناروں کو
کریں ضم
ترے ہمدم مقابل جب
کھڑے تھے

مجھے آنے لگا ہے یاد
بچپن
سہانی زندگی کے جب
مزے تھے

چھپائے تھے کبھی جو
درد اُس نے
مجھے معلوم سب ہونے
لگے تھے

نظر آتی نہیں خامی بشر
کو
ندامت سے عمل میرے
بھرے تھے

تیرے لہجے سے پھٹ گیا
ہے دل
کتنے حصوں میں بٹ گیا

ہے دل

روک رکھا تھا دشمنِ جاں نے
ساتھ چلنے پہ ڈٹ گیا ہے دل

مار ڈالا ہے آرزؤں نے
چاہتوں سے جو کٹ گیا ہے دل

بھول جاؤ، کہا کسی نے جب
خواب لمحوں سے ہٹ گیا ہے دل

ایک اُمید سے رہا آباد
پھر اُسی سے ہی گھٹ گیا ہے دل

پھول رکھ کر میں ایک کنارے پر
چل پڑا ہوں ترے اشارے پر

آگ کو فرض کر لیا میں نے
اور بھروسہ نہیں شرارے پر

خود پہ میں انحصار
کیسے کروں
زندگی ہے ترے سہارے
پر

فیصلہ ہو نہیں سکا مجھ
سے
بات پہنچی ہے استخارے
پر

گھر کی بنیاد خضر ہے
کیسی
اینٹ رکھی ہوئی ہے
گارے پر

زندگانی سے جا رہا ہے
اب
مجھ سے نظریں چرا رہا
ہے اب

پہلے رو کر دکھا رہا تھا
وہ
دل کی باتیں چھپا رہا ہے
اب

آدمی کم ظرف لگا مجھ کو
اپنے احساں جتا رہا ہے
اب

اس تکلف کا فائدہ کیا ہے
شرم سے سَر جھکا رہا
ہے اب
میرے رستے طویل
کرکے
فاصلوں کو گھٹا رہا ہے
اب

محمد رفیق مغل

محمد رفیق مغل ایڈووکیٹ کراچی محمددین مغل کے ہاں 15اپریل 1949ءکو کوئٹہ میں پیداہوئے۔ ایم کام، ایل ایل بی اور ELTکینیڈاتک تعلیم حاصل کی کالج کے دورمیں سٹیج، ڈرامے لکھنے اور اداکاری کا بھی شوق تھا۔ کئی ڈراموں اور فلموں میں بھی اداکاری کی۔ بعدمیں گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی اور وفاقی تحقیقاتی ادارے سے بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر 2009ء میں ریٹائرہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپناادارہ بناکرکراچی میں وکالت کررہے ہیں دوران ملازمت اور وکالت تحریر و تقریر اور شاعری کا سلسلہ جاری رکھا اب تک ان کی حسب ذیل 9کتب شائع ہوچکی ہیں۔ "1فق"، "نئے چراغ جلا"، "ہم رنگ"، "آبگینے"، "جان و دل"، "ادراک فروزاں"، "خالق دوجہاں"، "جان دوعالمؐ"، "نورسرور" وغیرہ شامل ہیں۔

آؤ ہم پھر سے دوستی
کرلیں
ایک دوجے سے آگہی
کرلیں

بھول جائیں وہ تلخیاں
ساری
نئے جذبوں سے دل لگی

کرلیں
ڈھیروں نشتر لگے ہیں
باتوں کے
جو سنا تھا وہ ان سنی
کرلیں

ٹھیس دل کو لگی ہے کتنی
بار
دل دکھانے کی اب نفی
کرلیں

بارہا تم بھی روئے تھے
میں بھی
آو اک ساتھ پھر وہی کرلیں

میرا تیرا رہے نہ اے
جاناں
دونوں ہی ایک زندگی
کرلیں

اور میرے قریب ہو جاؤ
دونوں ہی دل میں روشنی
کر لیں

گزرے ماضی کو بھول
جائیں مغل
شام کو پھر سے سرمستی
کرلیں (46)

غور سے اپنے آفتاب کو
دیکھ
اور پھر تو خیال و خواب کو
دیکھ

ہر تمنا کے اضطراب کو
دیکھ
دلِ ناداں کے پیچ و تاب کو
دیکھ

آتشِ غم میں اس کی گردش
ہے
اس کی آہیں اور اضطراب کو
دیکھ

غور کر تو سوال پر اُس کے
اور پھر تو اپنے جواب کو
دیکھ

آزمائش در آزمائش ہے
عشق سے پہلے احتساب کو
دیکھ

کوئی تجھ کو بھی دیکھتا ہے
مغل
اپنی تیغِ نگاہ کی آب کو دیکھ(47)

اس کے سوا نہیں ہے مجھے

اور کوئی غم

پیری میں غم یہی ہے جوانی میں یہی(48)

شہرِ وفا بھی آتے نظر وفا مجھے

آئینہ اور عکس جدا ہو کے رہ گئے (49)

آئے نہ کبھی حرف کسی پردہ نشین پر

لکھا ہے عجب عیب یہ کاغذ کی جبیں پر

انجام تھا معلوم اُسے پا نہ سکیں گے

ہم زیست سے گزرتے تھے اُسی وہم و یقین پر

ہے حضرت انساں کی فقط اتنی کہانی

افلاک سے اُترے تو گرے فرش زمیں پر

فطرت سے بغاوت نہ کرو پیار سے انکار پر

بہتا ہوا پانی بھی تو گرتا ہے کہیں پر

اب کیا مغل ناصیہ فرسائی سے حاصل

الزام نہ لگ جائے اُسی زہرہ جبیں
پر(50)

گزرنا ہے ہمیں جب امتحان سے
تو پھر شکوہ نہیں کوئی خزاں سے

دیا بجھنے نہ پائے انجمن کا
یقیں کو راہ ملتی ہے گماں سے

زباں پہ تذکرہ رہتا ہے اُس کا
گزر جاتا ہے جب کوئی جہاں سے

ہوا کے دوش پہ بھیجو سندیسہ
الجھتی ہیں ہوائیں بادباں سے

کسی کے جسم کی خوشبو ہے آئی
کوئی گزرا ہے صحنِ گلستاں سے

رویہ دیکھنا اہلِ نظر کا
اُسے ملنے دو میرِ کارواں سے

تم اپنے شہر میں ہرگز مغل کا
پتا نہ پوچھا بے خانماں سے(51)

اسباب حادثات کے ہر بات مختلف
لیکن ہوئی نہ سرخیِ اخبار مختلف

چہرہ بدل کے آیا ہوں میں تیرے
شہر میں
کیسے کروں میں زیست کا معیار

مختلف

یہ کیا ہوا مکین مکاں ہی بدل گئے
اُجڑے ہوئے دریا کے آثار مختلف

شاعر تو اور بھی ہیں مگر آپ سا
نہیں
میں مانتا ہوں آپ ہیں فنکار مختلف

ہر بار دل نکال کے ہاتھوں پہ رکھ
دیا
دھوکہ مغل کو جب دیا ہر بار
مختلف(52)

محمد سلیم، چوہدری

آپ ساہیوال میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم ساہیوال میں حاصل کی ایم ایس سی علم البشریات قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد سے اور ایل ایل بی اور ایم اے انگلش بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی سے کیااور ایل ایل ایم یونیورسٹی آف لاہور سے کیا ساہیوال میں ہی وکالت کرتے ہیں علمی اور ادبی حلقوں میں جانی پہچانی شخصیت ہیں۔

آپ آج کے گنجلک دور اور بین الاقوامی سیاسی حالات کا گہرا ادراک رکھتے ہیں سیاسی معاملات مستقبل بینی (political (forecastingاور سیاسی حکمت عملی میں کا تنقیدی اور اطلاقی مطالعہ ان کو عام دانشوروں سے ممتاز کرتاہے آپ کتب میں پاکستان پر مافیہ قبضہ، اکیسویں صدی کا راج، عالمی سیاست کے خفیہ کھلاڑی اور مستقبل کی جنگیں بھی شامل ہیں۔

محمد سلیمان کھوکھر

محمدسلیمان کھوکھر ایڈووکیٹ 19 اپریل 1954ء کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گوجرانوالہ میں حاصل کی 1976ء-1977ء میں پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا اور گوجرانوالہ میں وکالت شروع کردی زمانہ طالب علمی میں ہی سیاست میں حصہ لینا شروع کردیا۔ اعلیٰ مقرر ہونے اور اپنی شعلہ بیانی کی وجہ سے جلد ہی اہم مقام حاصل کرلیا۔ 1974ء میں تحریک ختم نبوت میں پہلا قیدی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ بعد میں تحریک استقلال میں شامل ہوکر سیاست میں حصہ لیا اور تحریک استقلال کے جنرل سیکرٹری مقرر ہوئے تحریک نظام مصطفیٰﷺ کے دوران بھرپور طریقے سے موثر کردار ادا کیا۔ جنرل ضیاء الحق کے دورمیں ایم آر ڈی کی تحریک کے دوران بطور سیکرٹری جنرل ایم آر ڈی پنجاب کی خدمات انجام دیں۔ اس دور میں 124 ایف کے تحت مقدمہ کا سامنا کیا۔ دس کوڑوں اور ایک سال بامشقت کی سزا پائی۔ 2005ء میں مسلم لیگ ق میں شمولیت اختیار کی۔ اس وقت مسلم لیگ ق کے ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات کے عہدہ پر فائز ہیں سیاست اور وکالت کے علاوہ کالم نگاری بھی کرتے ہیں۔ 2005ء سے روزنامہ "نوائے وقت" میں سنڈے میگزین میں مسلسل ایک سال تک جیل کے دن جیل کی راتیں کے عنوان سے اپنی آپ بیتی کے مضامین لکھتے رہے آج کل روزنامہ "نوائے وقت" میں ہفتہ کے روز ا ن کاکالم "چہرے" کے عنوان سے شائع ہورہاہے۔ عنقریب ان کے کالموں کامجموعہ شائع ہونے والا ہے آپ گوجرانوالہ میں وکالت کرتے ہیں۔

محمد سلیمان گجر ،چوہدری

آپ گوجرانوالہ کے نامور وکیل اورسیاستدان ہیں تحریک بحالی عدلیہ کے بطن سے جنم لینے والی جذباتی شاعری پر مبنی کتاب، ایک عزم ایک تحریک، کے نام سے 2013ء میں شائع کرائی۔

محمد شریف، خواجہ

9 دسمبر1948ء کولاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد1947ء میں قیام پاکستان کے بعد امرتسرسے لاہور آئے اور انارکلی میں شملہ کلاتھ ہائوس کے نام سے کاروبار شروع کیا۔ آپ نے 1970ء میں یونیورسٹی لاء کالج سے قانون کی تعلیم مکمل کی اور خواجہ سلطان احمد ایڈووکیٹ کے چیمبر سے وکالت کا آغاز کیا۔ آپ1983ء ,1987ء 1991ء میں لاہور میونسپل کا رپوریشن کے ممبر منتخب ہوئے۔ 1989ء اور1991ء میں لاہور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ مئی 1997ء میں پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل مقررہوئے۔ مئی 1998ء میں لاہور ہائی کورٹ کے جج اور14۔ ستمبر2009ء کو لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس بنے اور8۔ دسمبر2011ء کو چیف جسٹس کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ آپ نے دنیا کے کئی ممالک کا سفر کیا۔ آپ نے لاء کی متعدد کتب کے علاوہ کئی سفر نامے بھی تحریر کیے۔ جن میں ”دیدارکعبہ“، ”وادئ جنت نظیر کشمیر“، ”سفر بذریعہ دوستی بس“”کچھ رعنائیاں“، ”شاخ نازک کے آشیانے“، ”زبان یارمن ترکی“، ”گراں خواب چینی“، ”سفرنامہ کیلیگری“ (کینیڈا اور برطانیہ) اور ”فرعون کے دیس میں“ شامل ہیں۔ آپ نے طویل علالت کے بعد 5 نومبر2021ء کو لاہور میں وفات پائی۔

محمد شفیق پیا

یکم ستمبر1963ء کو پیدا ہوئے۔ رحیم یار خاں میں وکالت کرتے تھے۔ لاء سے متعلق چند کتب تصنیف و تالیف کیں۔ شاعری کی کتاب ”لبِ سحر“ 2000ء میں شائع ہوئی۔ 2021ء میں روڈ ایکسیڈنٹ میں ان کا انتقال ہوا۔

سرگوشی

اک چاند سر بالیں

اک میں پس زنداں

دونوں اب تک جاگ رہے ہیں

اٹکھیلیاں کرتی ہوئ بدلی

سلاخوں سے اُمڈتا ہو درد

ہمیں سونے نہیں دیتے

جاؤ

کل جاتا

یادوں کا مکٹ پہن کر

آنکھ مچولی کھیلیں گے

جاؤ

ہمیں سونا ہے

ہمیں نیند آ رہی ہے(53)

آتے ہیں خیال قطار اندر قطار

خاک صرف ایجاد کا مت پوچھو(54)

اب کے آثار سحر پیدا ہوئے تو ہیں

اجالے شب دیجور سے ہویدا ہوئے تو ہیں

اب بھی ڈیرے خامشی کے چار سُو مگر

کچھ صرف لب سنگ سے ادا ہوئے تو ہیں

تھامیں حصارِ فرقت میں لیکن ابھی بھی

در آرزوئے وصل کے کچھ وا ہوئے تو ہیں

پیا جی کے روپ میں کوئی کیا کیا

کرا کرے

سائے سائے چاہتوں کے رسوا ہوئے تو

ہیں(55)

جہانِ اشک آباد کا مت پوچھو

حال دل ناشاد کا مت پوچھ

راحت نگر کی کلفتیں نہ بتا

کیف زندائی برباد کا مت

پوچھ

چھوڑو جور و ستم بید

محتسب

بے داد گری بے داد کا مت

پوچھ

یہی ایوان جاہ و چشم تھے

باغِ ارم شہداد کا مت پوچھ

بیتیں ہے سرور منزل مراد

تلخی سفر روداد کا مت پوچھ(56)

محمد صدیق غوری(صدیق راز)

محمد صدیق غوری ایڈووکیٹ کا ادبی صدیق راز ہے۔ آپ یکم اپریل 1951ء کو حیدر آباد سندھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین جے پور راجستھان سے ہجرت کرکے پاکستان آئے تھے۔ ایم اے سیاسیات کراچی یونیورسٹی سے ایل ایل ایم ایس ایم وفاقی لاء کالج سے کیا۔ بی اے کے بعدہی سرکاری ملازمت اختیار کرلی اور 2011ء میں انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد وکالت شروع کی کراچی میں کرتے ہیں۔ حسب

ذیل کتب شائع ہوچکی۔ بنیادی انسانی حقوق کے متعلق *Fundamental Rights Provided in the constitution and Pakistan and India*.شعری مجموعہ : ”نہیں راز کوئی راز “۔ آپ لٹریری ایسوسی ایشن انٹرنیشنل کراچی، انجمن بہار ادب پاکستان کراچی، نزم تقدیس ادب پاکستان کراچی اور تحریک نفاذ اردوصوبائی زبان کراچی کے عہدیدار، مشیرقانون اور رکن قانونی کمیٹی ہیں۔

کیسا خوشیوں بھرا مہینہ

ہے

دل میرا عازمِ مدینہ ہے

شان دیکھو یہ میرے آقاؐ

کی

زیر پا عرش کا بھی زینہ

ہے

دور بستا ہوں میں مدینہ

سے

ایسا جینا بھی کوئی جینا

ہے

کیجیے استفادہ کچھ اس

سے

پاک سیرت کا جو خزینہ

ہے

اسوۂ مصطفیؐ جو اپنا لے

کامیاب اس کا مرنا جینا

ہے

صبح و شام آتے ہیں جہاں
قدسی
وہ حضورؐ آپ کا مدینہ ہے

جو نبیؐ نے ہمیں بتایا ہے
سب سے بہتر وہی قرینہ
ہے

ہم سے تشنہ لبوں کو
محسر میں
جامِ کوثر انھیؐ سے پینا ہے (57)

بہت ہی بڑی ہے کہانی
مری
کہاں تک سنو گے زبانی
مری

بھلاؤں میں کیسے میرے
ہم نفس
جو گزری ہیں شامیں
سہانی مری

میں خاموشیوں کو اگر توڑ
دوں
تو دیکھو گے لب کی
روانی مری

اگر میں یہاں پہ نہیں بھی
رہا

رہے گی سدا یہ کہانی
مری

مجھے آزما کے تو دیکھ
ذرا
لٹا دوں گا تم پر جوانی
میری

نیا ایک ساتھی تلاشو گے
تم
ہوتی دوستی اب پرانی
مری

تمہارے بن اے میرے ہم
نشین
کٹے گی کہاں زندگانی
مری

غزل سن کے اب رات بزم
بھی
ہوتی جا رہی ہے درانی
مری(58)

حمد باری تعالیٰ

قادر مطلق جہاں میں رحمتیں سب
ہی تری
رفعتیں سب ہی تری ہیں عظمتیں

سب ہی تیری

تُو کہ مومن کی رگِ جاں سے ہو
نزدیک تر
اے حکیم بے بدل ہیں حکمتیں سب
ہی تری

عقلِ انسانی ہے حیراں دیکھ کر
تیرا نظام
اے خدائے لم یزل ہیں قدرتیں سب
ہی تری

لفظ میں لاؤں کہاں سے علم و فن
نابلد
صورتِ اظہار کی ہیں صورتیں
سب ہی تری

ہے مغل ناچیز بندہ، کیا کرے حمد
و ثنا
خالقِ ارض و سما ہیں مدحتیں سب ہی
تری(59)

میری تحریر میں حوالوں
میں
میری سوچوں میں اور
خیالوں میں

تو اندھیروں میں اُجالوں
میں

تو ہی گوروں میں تو ہی
کالوں میں

سارے رنگوں میں نور
ہے تیرا
تو ہی ساعت میں پل میں
سالوں میں
تو ہی معبود ہے تو ہی
داور
تو جوانوں میں سوالوں
میں

اک نگاہِ کرم مغل پر بھی
یہ تو کب سے مست حالوں میں
(60)

بے کس ہوں میں رحمت کی ردا
مانگ رہا ہوں
سرکار میں طیبہ کی دعا مانگ رہا
ہوں

نسبت سے تری مجھ سا گنہگار ہے
زندہ
بخشش کے لیے تیری رضا مانگ
رہا ہوں

یہ شان ہے آقا کی کہا شمس نے
دیکھو

میں نورِ محمدؐ سے ضیا مانگ رہا ہوں

لاحق مجھے امراض بدی میں مرے آقاؐ
بیمار ہوں سرکارؐ شفا مانگ رہا ہوں

محشر کی تمازت میں مغل میں بھی کہوں گا
دامن کی ترے ٹھنڈی ہوا مانگ رہا ہوں
(61)

قطعہ

کربلا کا معرکہ دیں کے لیے آبِ حیات
کافر و منکر کے ظلم و جبر پر تو یہ ممات
جاوداں ہے داستاں اہل بیت مصطفیؐ
اور نام آمریت بے نشان و بے ثبات(62)

محمد صفدر فیضی ملک

ملک محمد صفدر فیضی ایڈووکیٹ 12نومبر1948ءکوبھون ضلع چکوال میں ایک علمی اور ادبی فوجی روایات کے حامل خاندان میں پیداہوئے۔ 1963ء تک انھوں نے بھون میں ہی تعلیم حاصل کی۔1964ء میں کوئٹہ سے میٹرک کاامتحان پاس کیا۔ 1985ء میں ایف اے 1987ء میں بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے بی اے اور 1990ء میں ایل ایل بی کیا1992ء میں ایم اے پاکستان سٹڈیز کیا۔ 1997ء میں وکالت شروع کی

مضمون نگاری انھوں نے 1964ء میں ہی شروع کردی تھی۔ ملک کے بہت سے قومی اخبارات اور رسائل میں مضمون لکھتے رہے۔ 2003ء میں قانونی مضوعات پر انگریزی اور اردوزبان میں ایک ماہنامہ "لیگل ورلڈ" کے نام سے جاری کیاجو2006ء میں بند ہوگیاآپ کی ایک کتاب تقسیم جائیداد کے نام سے چھپ چکی ہے جب کہ ترجمہ تشریح پاکستان آرمی ایکٹ، فیملی لاز، قوانین ماحولیات زیر طبع ہیں پنجابی زبان میں ان کی شاعری کی کتاب "رتا رومال" کے نام سے شائع ہوچکی ہے جب کہ ان کی دیگر کتب میں "گرمکھی صحافت"، "شاہ مکھی صحافت"، "بری امام شاہ عبدالطیف"، "بابافرید دھنی"، "اقبال اور چکوال"، "تاریخ چکوال" (6جلدیں) "جب دیوتا رویا"، "کالی دا کمہار" (عہدسلاطین) "عہد مغلیہ"، "عہدزوال و غلامی"، "بنجردھرتی شاداب نسلیں"، "چکوال کے چوہتر سال"، "سیرت النبیﷺ"، "چینی مسلمان اور سنکیانگ" اور "اعوان دیس و نہار" شامل ہیں۔

محمد طاہرالقادری

علامہ ڈاکٹرمحمد طاہرالقادری ایڈووکیٹ19 فروری 1951ءکوڈاکٹر فرید الدین کے ہاں جھنگ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم بردو اسلامی مروجہ تعلیمی نظام کے تحت ہی حاصل کی پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات اور ایل ایل بی کرنے کے بعد سرگودھا میں وکالت شروع کی۔ مگر1978ء میں پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں بطور لیکچرار مقرر ہوئے۔ بعد میں پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 17 اکتوبر1980ء کومنہاج القرآن انٹرنیشنل کے نام سے ایک ادارہ اور تنظیم قائم کی۔ 1989ء میں عوامی تحریک کے نام سے سیاسی جماعت بنائی۔ 1990ء کے الیکشن میں پاکستان قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے اور نومبر 2004ء میں قومی اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے کر 2005ء میں کینیڈاچلے گئے۔ وہاں سات سال گذارنے کے بعد پاکستان آکر دسمبر2012ء میں لانگ مارچ کیا۔ جس کے نتیجے میں اسلام آباد لانگ مارچ ڈیکلیریشن وجودمیں آیا۔ اس کے علاوہ 2014ء میں لانگ مارچ میں شرکت کی۔ اس لانگ مارچ میں سابق وزیراعظم عمران خاں نیازی کی

جماعت تحریک انصاف نے بھی آپ کا ساتھ دیا۔ ادارہ منہاج القرآن انٹرنیشنل یونیورسٹی کے زیر سایہ کئی رفاعی و فلاحی ادارے کام کررہے ہیں۔ علامہ طاہر القادری نے کینیڈا کی شہریت بھی حاصل کررکھی ہے۔ آپ نے کم وبیش ایک ہزار تخلیقات تصنیف کی ہیں۔ جن میں سے پانچ سو سے زائد شائع ہوچکی ہیں۔ ان کی ایک اہم تصنیف سات ہزار صفحات اور آٹھ جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ دیگر کتب میں سیرت النبیﷺ، تفسیر، فقہ، قانون، اور فتاوی سے متعلق تصانیف شامل ہیں۔ آپ بے شمار لیکچرز بھی دے چکے ہیں۔

محمد فاروق سرور

سپریم کوٹ کے وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ پشتو اور اردو انگریزی زبان کے کے لکھاری اور مترجم ہیں۔ 25 جون 1962ء کو کوئٹہ میں پیدا ہوئے۔ ایم اے انگریزی لٹریچر اور ایل ایل بی کرنے کے بعد 1991ءمیں وکالت کا آغاز کیا وکالت کے ساتھ ساتھ آڈیٹر اور ٹی وی پر پر بہت سے سے ڈراموں میں اداکاری بھی کی اخبارات میں کالم نگاری کا سلسلہ بھی جاری رکھا 2015ء میں بلوچستان کے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے۔

محمد کامران حسن ناشط

محمد کامران حسن ناشط ایڈووکیٹ لاہور کے معروف وکیل میاں محمد اقبال بھٹہ کے ہاں 7ستمبر1972ء کو پیداہوئے۔ تمام تعلیم لاہور میں ہی حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے انگلش اور ایل ایل بی کیا۔ 2000ء میں وکالت شروع کی شاعری کاآغاز زمانہ طالب علمی میں ہی ہوگیا تھا۔ 1987ءمیں پہلا شعر کہا۔ پنجابی اور اردونعت اور غزل کہتے ہیں۔ آپ حلقہ ارباب ذوق اور انجمن ترقی پسند مصنفین پنجابی سنگت اور حلقہ ٹصنیف ادب کے ممبر ہیں۔ لاہور، شیخوپورہ، اوکاڑہ، اور دیگر کئی مقامات پر منعقدہ محافل مشاعرہ میں کلا م پڑھ چکے ہیں۔ لاہور بار ایسوسی ایشن کے مجلّہ بار اینڈ بنچ میں چیف ایڈیٹر کی حیثیت سے تین بار خدمات انجام دے چکے ہیں۔

ان کا مجموعہ غزل "درویش لمحے" کے نام سے جب کہ اور اردو نعت اور غزل کے منتخب اشعار کا مجموعہ بھی شائع ہوچکا ہے۔ لاہور میں وکالت کرتے ہیں۔ کامران ناشط کے قلمی نام سے ملک بھر کے ادبی رسائل و جرائد میں لکھتے رہتے ہیں۔

محمد منصف ملک اعوان

8جنوری 1960ء کو میانوالی میں پیدا ہوئے میانوالی میں ہی وکالت شروع کی 1990ء میں میانوالی بار کے فنانس سیکرٹری منتخب ہوئے۔ بعد ازاں لاہور شفٹ ہوگئے 2003ء من ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ہوئے۔ علم و ادب اور سیاست سے گہرا تعلق ہے۔ "میں نے امریکہ دیکھا"، "چیف تیرے نثار" (وکلاء کی جدوجہد پر منظوم شاعری) "عشقِ ممنوع" (شاعری) "ملائشیا کے دن رات" (سفرنامہ) آپ کی درج ذیل کتب چھپ چکی ہیں۔

محمد منیر عارف

محمد منیر عارف ایڈووکیٹ 1956ء میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں حاصل کی پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اردو ایم اے اسلامیات بی ایڈ ایم ایڈ کیا 2001ء میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے ایل ایل بی کیا 2010ء میں چائنہ سے سے انٹرنیشنل ل ماسٹر ان پبلک اسکول ایڈمنسٹریشن کیا اندرون ملک اور بیرون ملک کی تعلیمی اداروں میں پڑھایا 2016ء میں بطور ڈائریکٹر ینگ پاکستان ڈویلپمنٹ اینڈ منیجمنٹ اے اینسٹی ٹیوٹ اسلام آباد سے ریٹائر ہوئے اور پیشہ وکالت کرتیوکالت اختیار کیا علم و ادب اور شاعری سے گہرا تعلق ہے دل اداس ہے جاناں شاعری کی کتاب چھپ چکی ہے ہیں۔

غم کے سائے آنکھوں میں لہراتے
رہنا
آخر تک کب دل کو ہے تڑپاتے
رہنا

کیا جانیں کیوں کام یہ اچھا لگتا ہے
اُس کی باتیں سنتے اور سناتے رہنا

ہوش میں آؤ چھوڑو یہ دیوانہ پن
کوچۂ جاناں میں آتے اور جاتے
رہنا

پہلے سوچ سمجھ کے حال دل کہنا
تھا
جب کہہ چکے پھر کیسا پچھتاتے
رہنا

ارضِ ہجر میں درد و کرب کا پانی
دے کر
عارف اس اُمید کے پھول کھلاتے
رہنا(63)

ہم مسافر کبھی انجامِ سفر بھی
دیکھیں
جس جا ٹھہریں وہ چاہت کا نگر
بھی دیکھیں

بزم میں ان کی جہان اور بھی شیدا
بھی ہیں بہت
ہم بھی آ بیٹھے ہیں شاید وہ ادھر
بھی دیکھیں

شام ڈھلتے ہی کسی یاد کے سائے

پھیلے

دل وہ بے چین نہیں اس کی سحر

بھی دیکھیں

اُس کی آنکھوں سے گلابوں نے

ہے کھلنا سیکھا

حُسن وہ حُسن جسے شمس و قمر

بھی دیکھیں

اجنبی راستوں پر چلتے ہوئے

سوچیں عارف

چھوڑ آتے تھے جیسے کے گھر

بھی دیکھیں(64)

دو اشعار

ایک وہم و گمان ہے یہاں

اُسے

اور مشکل بھی ہے بھلانا

اُسے

کیسے سمجھاؤں دل کو بات

عارف

جا چکا ہے نہیں ہے آنا اُسے(65)

محمد نجم الزمان،میاں

جسٹس (ر) میاں محمد نجم الزمان۔ 10مارچ1953ء کولاہورمیں پیدا ہوئے۔ ان کے والد میاں محمد بدیع الزماں ن (ایم بی زمان) مرحوم پاکستان کے نامور وکلاء شمار ہوتے تھے۔ جو پہلے مغربی پنجاب پھر صوبہ پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل رہے۔ ان کے دادا محمد عبدالطیف سییشن جج تھے۔ جو 1948ء میں ریٹائرہوئے تھے۔ میاں محمد نجم

الزمان نے ابتدائی تعلیم سنٹرل ماڈل ہائی سکول لاہورسے حاصل کی۔ بی اے گورنمنٹ کالج لاہور سے اور ایل ایل بی یونیورسٹی لاء کالج سے کیا۔ 1976ء میں پیشہ وکالت اختیار کیا۔ 1984ء میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے۔ 1998ء میں ہائی کورٹ کے جج بنے۔ اس عہدے پر 11 سال فائز رہے۔ آج کل بطور ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ وکالت کررہے ہیں۔ مطالعہ کا گہرا ذوق رکھتے ہیں۔ آپ نے ایک کتاب قرآن الحکیم اور تذکرہ حیوانات کے نام سے مرتب کی ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ *The reminiscence of animals in the Holy Qur'an*.کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔

محمدابو طالب نقوی

سیدمحمدابو طالب نقوی ایڈووکیٹ18 اگست 1959ء کو لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابھی ایک سال کے تھے کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ان کی والدہ نے بہت محنت مشقت سے اپنی تعلیم مکمل کرکے سرکاری ملازمت اختیار کرلی اور اپنے بچو ں کی تعلیم و تربیت کی۔ آپ نے مختلف سکولوں سے اپنی تعلیم حاصل کی اسلامیہ کالج آف کامرس سے بی کام کیا اور مختلف اداروں میں ملازمت کی ساتھ ہی اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور ایم اے سیاسیات، ایم اے اردو ایم بی اے اور ایل ایل ابی کیا۔ محکمہ کی طرف سے ان کے مقدمات کی پیروی کرتے رہے اور 2008ء میں قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے کر وکالت شروع کردی۔ آپ نے 1995ء میں شاعری شروع کی۔ ان کی ایک شعری کتاب مجموعہ غزل ”نوکِ سناں“ کے نام سے زیر طبع ہے۔

محمود احمد قصوری، میاں

میاں محمود احمد قصوری ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ 1956ء کو قصورمیں پیدا ہوئے۔ بی اے ڈگری کالج قصور اورایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ 1984ء سے قصور میں وکالت کررہے ہیں۔ آپ نے وکلاء کے دو کتب ”شمع وکالت“ اور ”آئینہ وکالت“ کے نام سے چھپ چکی ہیں۔ آپ کی شاعری کی تین کتب ”زمزہ خیالات“، ”دِراحساسات“ اور ”سدا پھول میر ی شیروانی پر“ ہے شائع ہوچکی ہیں۔

ہوں خبر اچھی آنے والے کل کی

طرح

پھینک دے میرے تلخ یادِ ماضی کو

روشن مستقبل ہے آنے والے کل

کی طرح

بنا دے رنگین حالات کو محنت

سے دیانت سے

کرنِ آفتاب ہے تو آنے والے کل کی

طرح

کامرانیاں، جولانیاں پر حیران

زندگی میں چار سُو

ستارے صبح ہے حقیقت تو آنے والے کل

کی طرح(66)

قرض

لینے سے قرض خدا کی

پناہ بھلی

ہے پریشانی شدید بحروف

جلی

کرو پرہیز لینے سے

قرض ہمیشہ

بچائے خدا ہے یہ اُفتاد

پڑی

رات کا غم دن کی رسوائی

ہے صداقت برحق یہ فرمانِ

نبیؐ(67)

دل صدقے جاں نثار تیرے
ہیں کس لیے اشعار میرے

بوجھو تو سہی مان جائیں
سچ کہوں والی مان جائیں

ہے کس کی نظر کا کمال
دی ہے کس نے رعنائیِ
خیال

خوابیدہ سوچوں کو کس
نے جگا دیاہے
ذہن یادوں سے کس نے
سجا دیا ہے

ساحری ہے یہ کس داستان
کی
دل گرمئ جذبات سے
گرما دیا ہے

کیا پوچھتے ہو ہم کیا
بتلائیں؟
راز نہاں کیوں آپ کا آپ
کو بتائیں

خاص راز ہے ا سے راز
رہنے دو

پوشیدہ ہے دل میں سجا
رہنے دو

جان لینے کی ضد جو لگاؤ
گے
جان کر راز خود سے
شرماؤ گے

آسان ہے پہلی جان جاؤ
گے
آئینہ سے نگاہیں جو ملاؤ
گے

دل صدقے جانثار تیرے
ہیں کس لیے اشعار میرے

بوجھو تو سہی مان جائیں
سچ کہوں ولی مان جائیں
(68)

قوم کے بیٹے بیٹیوں کے لیے دُعا
رفعتیں پائیں الٰہی قوم کے بیٹے
بیٹیاں

کریں نام روشن ملک و قوم کا
نامور ہوں دنیا میں بیٹے بیٹیاں

آئیں میسر انھیں دنیا کی ساری

راحتیں

نہ جھیلیں کوئی دکھ بیٹے بیٹیاں

بحر و بر فضاؤں پر راج ہو ان کا
باعث بنیں جن کا بیٹے بیٹیاں

دعا میری الٰہی ثمر بار و مقبول ہو
کریں یاد بعد از مرگ بیٹے بیٹیاں

(69)

وطن کے ترانے گا رہا ہوں
افواج کے گیت گا رہا ہوں

ہے دل خوشیوں سے معمور
دیس کے سپاہیوں پہ اترا رہا ہوں

خدا کی رحمت ہے پیغمبرؐ کی شفاعت ہے
وطن کی محبت کی تاثیر پا رہا ہوں

وطن اور افواج کی محبت کا اثر ہے
گمنام ہو کے بھی نام پا رہا ہوں

ہر چیز ہے فانی وطن کی محبت لافانی
بعد از مرگ سمجھنا جیا جا رہا ہوں

(70)

وہ میری جاں کبھی ہوا کرتا تھا
جو رہ نہیں تیرے بن کہا کرتا تھا

تجھ سے گلہ نہیں کوئی گردشِ ایام
ہے
میں بھی کچھ ایسے ہی کہا کرتا تھا

دن ہوتے تھے کٹھن راتیں کٹتی
تھیں مشکل
دیر سے زخم جے سیا کرتا تھا

ملتی تھی راحت سکون جی کو ملتا
تھا
دید کی مے تیری جو پیا کرتا تھا

رہیں گے ساتھ زندگی بھر وقت ہو
جائے گا امر
یہ سوچ کر ہی میری جان جیا کرتا
تھا

مقصومہ زہرا بخاری بیرسٹر

بیرسٹرسیدہ مقصومہ زہرا بخاری 30 نومبر 1969ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں پرائمری تک تعلیم لاہور میں حاصل کی ایل ایل بی او رایل ایل ایم لندن جب کہ بار ایٹ لاء لنکزان سے کیاکچھ عرصہ لندن میں قانون کی تعلیم بھی دی بعد ازاں لاہور آکر وکالت شروع کی2015ء میں سپریم کورٹ کی وکیل بنیں آپ مشہور شاعر اور وکیل شہرت بخاری کی صاحبزادی ہیں *Capital Punishment in Pakistan*کے نام سے ان کا تھیسس کتابی شکل میں شائع ہوچکاہے۔

منظر حسین اخترجعفری

1966ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اختر حسین جعفری اردو جدید نظم کے بڑے شاعر مانے جاتے تھے۔ ا بتدائی تعلیم گوجرانوالہ سے حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کرنے کے بعدلاہور میں وکالت شروع کی۔ تقریباً تمام بڑے اداروں کی طرف سے مقدمات جات کی پیروی کرنے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ شاعری کا شوق ورثے میں ملا۔ موجودہ دور کے شعرا میں منفرد اور اہم مقام رکھتے ہیں۔ اب تک ارد وشاعری کا مجموعہ''، سطرِ نو''۔ اور پنجابی کا مجموعہ'' ویلے دا پرچھاواں '' کے نام سے چھپ چکے ہیں۔ ''سطرِ نو ''کو اکیڈمی آف لیٹرز اور حکومت پاکستان کی جانب سے سال کی بہترین کتاب دے کر نیشنل ایوارڈ مل چکا ہے جب کہ پنجابی کی کتاب کو مسعود کھدرپوش ٹرسٹ ایوارڈ اور باباگرونانک ایوارڈ سے نوازا جاچکا ہے ان کا کلام ملک کے بڑے بڑے رسائل و جرائد میں چھپ چکا ہے ملک کے بڑے شعرا اور نقاد انھیں خراج تحسین پیش کرچکے ہیں ان کے چھوٹے بھائی امیر حسین جعفری بھی جدید اردو نظم کے منفرد شاعر اور ڈرامہ نگار ہیں آپ بطور ممبر جوڈیشل انوائرنمینٹل پروٹیکشن ٹریبونل اسلام آباد میں خدمات بھی انجام دے چکے ہیں۔

منظور الٰہی ایڈووکیٹ

منظور الٰہی ایڈووکیٹ (منظور عارف) یکم ستمبر1924ءکو خضرواٹک میں پیدا ہوئے قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ اردو ادیب اور اور کالم نگار بھی تھے۔ پاکستان راولپنڈی کے اول پروگرام کے اپنی ی راج سے اقتدار میں تصدیق کا نام استعمال کرتے تھے تھے۔ 3 0 نومبر1198ء کو راولپنڈی میں وفات پائی۔

منیر حسین، سید (منیر فاطمی)

سید منیر حسین فاطمی آپ ملتان کے اردو اور سرائیکی کے ممتاز رفیق حبیب اور شاعر بھی تھے اور1948ء میں ملتان میں سید ارشاد حسین کے ہاں پیدا ہوئے۔ ان کی شاعری کو تم نے "شہر شب" 1984ء اور "مجموعہ خیال" 21 مارچ 1947ء کو ملتان میں وفات پائی۔

مہرالنساء آفریدی ملک

7اپریل 1943ء کو پشاور کے ملک عبدالمالک آفریدی کے ہاں پیداہوئی۔ پشاور میں ہی تعلیم حاصل کی۔ 1968ء میں سٹوڈنٹ لیڈر کی حیثیت سے پیپلز پارٹی میں شمولت اختیار کی اور پیپلز پارٹی کے لیے بہت جدوجہد کی۔ 1988ء سے 2008ء تک پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کی رکن اور 1985ء سے 2010ء تک پاکستان پیپلز پارٹی صوبہ سرحد ویمن ونگ کی صدر رہیں۔ ایک معروف وکیل ہونے کے ساتھ آپ ادیبہ بھی تھیں۔ آپ کی ایک کتاب "کلوبونہ" کے نام سے 2015ء میں شائع ہوئی۔ 4مارچ 2013ء کو پشاور میں وفات پائی۔

مینوچہر سید

سید مینوچہر سید ایڈووکیٹ مشہور مصنف اور دانشور سید عابد علی عابد کے بیٹے اور شبنم شکیل کے بھائی ہیں۔ یہ حکومت پنجاب کے کئی محکموں کے سیکرٹری، چیف سٹیلمنٹ کمشنراور ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد پیشہ وکالت اختیار کیا۔ لاہور میں 4مزنگ روڈ پر دفترتھا۔ یہ اردو کے بہت اچھے ادیب بھی تھے۔ ان کی تصانیف میں "کاروانِ گذران"، "میرے شب و روز"، "آزمائش دل و نظر کی"، "روپ بہروپ" (زندگی کے سو روپ) شامل ہیں۔ ان کے علاوہ اپنے خاص دوستوں کے خاکے بھی تحریر کیے۔

نسیم بسوی

اے کشتہ و پیار چپ ہو
جا
حسرتوں کے ضرار
چپ ہو جا

اے دل بے قرار چپ ہو
جا

کیا تھا پیار کیوں چپ ہو
جا

وہ گئے تو موسم بہار
گیا
خزاں بھی نہ روٹھے
چپ ہو جا

دل کی باتیں دل میں
رہنے دے
مت کر گوش گزار چپ
ہو جا

ہے اُن سے ملنے کی
خواہش کیوں
چپ دل سوگوار چپ ہو
جا

وہ خوں کے آنسو رلاتا
ہے
صبر دل اشک بار چپ
ہو جا

چپ، جب کہہ دیا چپ
ہو جا
بسوئے دل فگار چپ ہو
جا(71)

اب کیا پوچھو ہو تیرا حال کیسا

ہے
چاند چہرے پہ ملال کیسا ہے

کہا کیوں مرتے جاتے ہو ہم پہ
مرنے کو
کیا سوال ہے ان کا سوال کیا ہے

تم نے کیوں نہ ان کو دل کی بات
کہنے دی
جانو ہو ان کہی کا وبال کیسا ہے
قیامت ان کے ملنے پر اک بار
ٹوٹی تھی
قیامت پھر سے آئے گی یہ اُبال
کیسا ہے

کیوں کھنچی چلی آتی ہے خلق
خدا اس کی طرف
یہ جمال کیسا ہے جلال کیسا ہے

غم سے ہی واسطہ رہا عمر بھی
بسوی کا
کیا خبر حسن جمال کیا وصال کیسا
ہے(72)

ہمیں آپ نے یاد کیا کمال کیا
ننھی دھڑکن نے دل کا جینا
محال کیا

رسائی اور آپ تک ممکن ہو

خیام خام ہے دل نے خیال کیا

ہم عشرت کدہ جہانِ آرزو میں
صرف تجھ پہ مرے تیرا خیال
کیا

تری آرزو کے بلند دعوؤں نے
کتنا بے کل کیا کیسا نڈھال کیا

نادان صرف آخر نہیں محبت
بھی
سانس لینا خود پہ کیوں وبال کیا

یہ بسوی بے چارہ تڑپتا ہی رہا
شریکِ غم نہ کسی نے ملال کیا(73)

نسیم حسن شاہ

جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ 15 اپریل 1929ءکو ممتاز ایڈوکیٹ اور شریک پاکستان کے رہنما سید محسن شاہ کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کھیڈرل سکول اور سینٹرل ماڈل سکول لاہور میں حاصل کی گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے تک تعلیم پائی اور یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔ بیرس یونیورسٹی سے جیورنس پروڈنس اور سیاست میں پی ایچ ڈی کی اکیڈمی آف ایڈیشن لا سے حاصل کیا۔ اور لاہور میں وکالت شروع کر دی۔ 1959ءسے 1977ء تک مہگ کی ثالثی عدالت میں پاکستان کے نمائندے رہے۔ 1962ء میں مغربی پاکستان بار کونسل 1966ء پاکستان بار کونسل کے نمائندے منتخب ہوئے۔11مارچ 1968ء ہائی کورٹ کے جج بنے۔ 1977ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے جج بنے۔ 18 اپریل 1993ء تا 14اپریل 1994ء سپریم کورٹ کے بارہویں چیف جسٹس رہے۔ ڈاکٹر نسیم حسن کا زندگی گزاری آ پ مرکزیہ مجلس کے صدر اقبال اور قائداعظم فورم کے صدر الیکٹرک فورم کے چیئرمین پاور فارم کے

چیئرمین اولڈ اوپن ایسوسی ایشن کے صدر1997ء صدر انجمن حمایت اسلام کے علاوہ کئی تنظیموں کے ساتھ مختلف حیثیتوں میں منسلک رہے۔ آپ نے بہت سی کتب تصنیف کیں۔

نصیب اللہ اچکزئی

نصیب اللہ اچکزئی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ ضلع چمن کے کلی نامی گاؤں میں 8۔ نومبر1970ء کو پیدا ہوئے۔ وکالت کا امتحا ن پاس کرنے کے بعد1998ء میں وکالت شروع کی اور ساتھ ساتھ لکھنے پڑھنے کا عمل بھی جاری رکھا۔ آپ 2014ء۔ 2015ء میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ممبر ایگزیٹو منتخب ہوئے۔ 2012ء میں ہندوستان کاسفر کیااور اس سفر کی داستان ’’چمن سے دہلی تک‘‘ اپنے سفر نامے میں تحریر کی۔ یہ سفر نامہ2015ء میں شائع ہوا۔

نفیر اے ملک

نفیر اے ملک ایڈووکیٹ 18 اگست 1958ء کو ننکانہ صاحب میں پیداہوئے۔ ان کے والد منیر اے ملک ایئرفورس میں ملازم تھے۔ ابتدائی تعلیم کئی شہروں میں حاصل کی بی اے ایف سی کالج لاہورسے کیا۔ زمانہ طالب علمی میں ڈرامہ کلب کے رکن اورکالج کی ہاکی ٹیم کے کپتان رہے۔ 1979ء میں والد کی وفات کے بعدزندگی کے کٹھن دور کا بڑی پامردی سے مقابلہ کیا۔ 1988ء میں وکالت کرنے کے بعد وکالت شروع کردی۔ ابتدا میں ہی وکالت میں ا چھا نام بنا لیا۔ 1987ءمیں شادی ہوئی1988ء میں پنجاب لاء کالج میں پڑھانے کا موقع ملا1994ءمیں قائداعظم لاء کالج میں پڑھانا شروع کردیا اور 1995ءمیں اس کالج کے پرنسپل بن گئے۔ ایک قانونی رکاوٹ کے نتیجے میں 2019ءمیں پرنسپل کی بجائے قائداعظم لاء کالج کے چیف آپریٹر آفیسر کے عہدہ پر فائز رہے۔ آپ کی اپنی لاء فرم بھی کام کررہی ہے وکالت او ر قانون کی تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف سے بھی گہرا تعلق ہے ا س وقت قانون کے مختلف موضوعات پر تقریباً 18 کتب تصنیف کرچکے ہیں۔

1. *Commentary on Code of Criminal Procedure,* 1898

2. *Commentary on Constitution of Islamic Republic of Pakistan*
3. *Criminal References (Ratio Decidendi)*
4. *Manual of Trade Marks*
5. *Major Act (Criminal Law)*
6. *Commentary of Pakistan Penal Code*, 1860
7. *Partnership Act*, 1932
8. *Commentary on Constitution of Great Britain*
9. *Easement Act 1882*
10. *International Law*
11. *Philosophy of Law*
12. *Convening and Pleadings*
13. *Commentary on Law of Evidence*

نوید عباس نقوی،سید

25 اکتوبر 1963ء کو پیدا ہوئے۔ ایل ایل بی کرنے کے بعد لاہور سے وکالت کا آغاز کیا۔ 1990ء سے 1992ء میں لاہور میں میں وکالت کی کی اور بار ایسوسی ایشن کے کے سیکرٹری منتخب ہوئے 2016ءمیں سپریم کورٹ کے وکیل بنے قانون کے علاوہ علم و ادب اور تاریخ سے گہرا تعلق رہا حضرت علی کرم اللہ وجہ کے کے اقوال پر ایک کتاب لکھی۔

وردہ سید

15 جنوری 1992ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں 19 سال کی عمر میں نیشنل کالج آف آرٹس سے کیلی گرافی میں ڈپلومہ اور 22 سال کی عمر میں گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے ایل ایل بی آنرز کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 2015ء میں وکالت شروع کی ان کی پہلی کتاب "خدا دیکھ رہاہے" شائع ہوئی 2018ء میں قانون میں ہارورڈ یونیورسٹی سے کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ 2019ء میں ان کی دوسری کتا ب خدا دیکھ رہاہے شائع ہوئی۔

یسریٰ وصال

یسری وصال ایڈووکیٹ 24 فروری 1986ء کو ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں پیدا ہو ئی۔ ابتدائی تعلیم اسلام آبادمیں حاصل کی۔ بی اے۔ پی اے ایف کالج برائے خواتین سے کیا۔ ایم اے انگریزی زبان برائے ادب و لسانیات نمل یونیورسٹی سے کیا۔ اس کے بعد ایل ایل بی کرکے راولپنڈی سے وکالت کا آغاز کیا۔ وکالت کے ساتھ ساتھ افسانہ نگار اور شاعرہ بھی ہیں۔ وصالِ یار کے نام سے ان کا ایک شعر ی مجموعہ چھپ چکاہے۔ "وصالِ یار" سے نمونۂ کلام ملاحظہ کیجیے :

ساعات وصال دیکھیے گا
کیا ہوتا ہے حال دیکھیے
لگا

جو دیکھتے ہیں ہماری
خلوت
ان تاروں کی چال دیکھیے
گا

دیجیے گا جواب بن جو
پائے
آنکھوں کے سوال دیکھیے
گا

پل بھر مری روح میں
اُترنا
کتنا ہے محال دیکھیے گا

رکیے گا اگر نفس نفس
میں
سانسوں کا جال دیکھیے گا

سوچ آپ سے حل رہتی ہے کتنی
کچھ کرکے خیال دیکھیے گا

دانتوں میں دبائے ہونٹ یسریٰ
احساسِ کمال دیکھیے گا

شبنم شب میرے بدن پر گرے
زرِ گل جس طرح چمن پر گرے

یہ جو اتنی الگ تھلگ ہوں میں
اک ہجوم اس اکیلے پن پہ گرے

میں دھنک کے قریب سے گزری
رنگ کیا کیا نہ پیرہن پہ گرے

بدن ایسے دہک اُٹھے جیسے
اک اگن دوسری اگن پہ گرے

ایک بارِ سفر ہی کیا کم تھا
تم بھی آ کر میری تھکن پر
گرے

عشق سیکھے جو مجھ
سے پروانہ
بے خط شمع انجمن پہ
گرے

ایسے میری وصال یاد آئی
جیسے یہاں پوہار تن پر
گرے

کوئی آشنا ہو چکا
کہ یہ معجزہ ہو چکا

محبت عجب دین ہے
کوئی تب فدا ہو چکا

میں تیری ہوں میرا ہے تو
یہ کلمہ ادا ہو چکا

بیان ہو کیا حال دل
سخن کیا سے کیا ہوچکا

نہ دل پر رہے اختیار
مجھے تجربہ ہو چکا

جو چپ چاپ تھا یسریٰ

وصال

وہ دل کی صدا ہو چکا

آج دھندلا گیا تمھارا نام
لوک لینے لگے ہمارا نام

شہر والے تو اجنبی تھے
سبھی
آج کس نے مرا پکارا نام

یاد بھی ہو ہی جائے گا اک
دن
حرف حرف اس کو میرا
سارا نام

اک دیے کی طرح ہوا
روشن
جب نظر سے میرا گزرا
نام

کچھ کہتے کیا کہا دل نے
میرا بتلائے استخارہ نام

پھر چمکنے لگا وجود مرا
اُس نے جب سے لیا ستارہ
نام

یاد یسریٰ وصال آئی کیا؟

کیوں پکارا مرا دوبارہ نام

حوالہ جات

(1) آفتاب احمد ورک، سردار، "میرے درد کو زباں دو"، لاہور:بک ہوم پبلشرز، 2017ء، ص21

(2) ایضاً، ص156

(3) آفتاب احمد ورک، سردار، "وہ دن ضرور آئے گا"، لاہور: بک ہوم پبلشرز، 2017ء، ص91

(4) ایضاً، ص91

(5) ازہر ندیم، "ستارے سوچتی آنکھیں"، لاہور: بک ہوم پبلشرز، ۲۰۱۵ء، ص۶۰

(6) ایضاً، ص74

(7) ایضاً، ص124

(8) اشتیاق چودھری، "اداس آنکھیں"، لاہور: برائٹ بکس پبلشرز، ۲۰۲۲ء، ص31

(9) ایضاً، ص39

(10) ایضاً، ص79

(11) ایضاً، ص85

(12) اصغر علی فہیم، "مخولیات"، اوکاڑہ: ایسکام پبلشرز، س ن، ص۱۲۶

(13) ایضاً، ص160

(14) حسین مجروح، "آواز"، لاہور: رنگِ ادب پبلشرز، ۲۰۱۵ء، ص153

(15) ایضاً، ص177

(16) ایضاً، ص185

(17) رافیلہ انجم منہاس، "محبت دتہ روگ"، لاہور: رانا پبلشرز، ۲۰۱۱ء، ص۴۷

(18) ایضاً، ص46

(19) ایضاً، ص154

(20) رخسانہ تبسم، "شام سے پہلے آجانا"، لاہور: جمیل پبلشرز، ۲۰۰۳ء، ص19

(21) ایضاً، ص39

(22) ایضاً، ص43

(23) ایضاً، ص84

(24) ایضاً، ص85

(25) ایضاً، ص100

(26) ایضاً، ص108

(27) طاہر نعیم، "عہدِ وفا"، لاہور: علی فرید پبلشرز، ۲۰۰۸ء، ص۱۵

(28) قمر رضا شہزاد، "شش جہات"، لاہور: شرکت پبلشرز، ۲۰۲۱ء، ص31

(29) ایضاً، ص73

(30) ظفر علی راجا، ”قطعہ کاریاں“، لاہور: سورج پبلشنگ بیورو،۲۰۰۲ء، ص۲۴

(31) ایضاً، ص24

(32) ایضاً، ص66

(33) ظفر علی راجا، ”گوری خواب خیال“، لاہور: مقبول اکیڈمی، 2013ء، ص72-73

(34) ظفر علی راجا، ”عریاں مکاں“، لاہور: امتزاج پبلشرز، ۱۹۸۴ء، ص41

(35) ایضاً، ص16

(36) ایضاً، ص46

(37) ایضاً، ص144

(38) ایضاً، ص144

(39) علی احمد کیانی، ”آقاؐ تیری گلی میں “، لاہور: الماس پبلشرز، 2020ء، ص24

(40) علی احمد کیانی، ”محبت لازمی کرنا“، لاہور: الماس پبلشرز+عمر سنز پبلشرز، 2018ء، ص24

(41) ایضاً، ص43

(42) کاظم حسین بخاری، سید، ”تلاطم“، لاہور: منظور الکتابت، ۲۰۱۸ء، ص71

(43) ایضاً، ص35

(44) ایضاً، ص129

(45) ایضاً، ص129

(46) محمد رفیق مغل، ”آبگینے “، کراچی: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 2019ء، ص54

(47) ایضاً

(48) ایضاً، ص86

(49) ایضاً، ص87

(50) ایضاً، ص70

(51) محمد رفیق مغل، ”جان و دل“، کراچی: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 2022ء، ص74

(52) ایضاً، ص97

(53) محمد شفیق پیا، ”لبِ سحر“، رحیم یار خان: فاتح پبلشرز، ۲۰۰۰ء، ص16

(54) ایضاً، ص16

(55) ایضاً، ص29

(56) ایضاً، ص38

(57) صدیق راز، ”نہیں راز کوئی راز“، لاہور: حرا فاؤنڈیشن پبلشرز، 2018ء، ص42

(58) ایضاً، ص42

(59) صدیق راز، ”ادراکِ فروزاں “، لاہور: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 2019ء، ص53

(60) ایضاً، ص58

(61) ایضاً، ص156

(62) ایضاً، ص232

(63) محمد منیر عارف، ”دل اُداس ہے جاناں“، لاہور: اختر شیخ کمپوزر پبلشرز، ۲۰۰۷ء، ص۲۹

(64) ایضاً، ص57

(65) ایضاً، ص85

(66) محمود احمد قصوری، ”سجا پھول میری شیروانی پر“، لاہور: پاپولر لاء بک ہاؤس، 2021ء، ص42

(67) ایضاً، ص37

(68) ایضاً، ص60

(69) محمود احمد قصوری، ”درِ احساسات“، لاہور: پاپولر لاء بک ہاؤس، 2021ء، ص37

(70) ایضاً، ص40

(71) نسیم بسوی، ”اوراقِ آوارہ“، لاہور: کلاسیک پبلشرز، ۲۰۱۶ء، ص۲۱

(72) عاطف محتشم خان، ”گل فخر کریں“، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۲۲ء، ص39

(73) ایضاً، ص64

باب سوم

پنجاب بار کونسل کی ضلعی بار ایسوسی ایشنز کا ادبی کردار

باب سوم

پنجاب بار کونسل کی ضلعی بار ایسوسی ایشنز کا ادبی کردار

پنجاب بار کونسل کے زیر سایہ اس وقت چھتیس ضلعی بار ایسوسی ایشنز اپنا مستند کردار ادا کر رہی ہیں۔ جہاں قانون کی بالادستی کے لیے تمام بار ایسوسی ایشنز اپنا مثبت کردار اد اکر رہی ہیں وہاں ادب، ثقافت اور تعلیم کو فروغ دینے کے لیے بھی ہر ضلع کی بار ایسوسی ایشن اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے مختلف کمیٹیاں اور سینئر رائٹرز فورمز اور ینگ رائٹرزفورمز تشکیل دیے گئے ہیں جن میں باقاعدہ عہدے داران اپنے عہدے کے لحاظ سے اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ جہاں ہر بار ایسوسی ایشن میں فری لیگل ایڈ سیلز بنائے گئے ہیں وہیں پر تعلیمی، ادبی اور ثقافتی کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں تاکہ نوجوان وکلا میں مخفی صلاحیتوں کو اُجاگر کیا جاسکے اور قومی تہواروں کی تقریبات، محفلِ مشاعرہ، جشنِ بہاراں کا انعقاد کرکے وکلا میں موجود شاعروں اور ادیبوں کو اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کا موقع مل سکے۔ اس امر کو احسن نبھانے والے اضلاع میں لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، ڈسکہ، قصور، مظفر گڑھ، ملتان، اوکاڑہ اور منڈی بہاؤ الدین کی بار ایسوسی ایشنز اپنا کردار بہت خوبصورتی سے ا دا کر رہی ہیں۔

اجمل میاں

جسٹس اجمل میاں 4جولائی 1934ء کو دہلی میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد کا نام محمد میاں تھا۔ 1953ء کوکراچی یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ فروری 1957ءکو لنکزان سے بیرسٹری پاس کی اور 1957ء کو ہی کراچی میں وکالت شروع کردی۔ 1962ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ دوران وکالت ہائیکورٹ کے جج بننے تک

کراچی پورٹ ٹرسٹ بورڈ کے وکیل رہے۔ اس کے علاوہ اوقاف اور متروکہ املاک بورڈ کونسل کی حیثیت سے بھی پندرہ سال تک فرائض انجام دیتے رہے۔ بطورجزو وقتی لیکچرار سندھ مسلم لاء کالج میں پڑھایا اور کچھ عرصہ قائم مقام پرنسپل بھی رہے۔ 18مارچ 1978ء کو سندھ ہائیکورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ این ای ڈی انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی کی سنڈیکیٹ اور گورنمنٹ لاء کالج کراچی کے بورڈ آف گورنرز کے رکن نامزد ہوئے۔ 1985ء سے 1987ءتک بلوچستان ہائیکورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس بھی رہے۔ 4ستمبر1988ءکو سندھ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مقرر ہوئے۔ 10دسمبر 1989ءکوسپریم کورٹ آف پاکستان کے مستقل جج مقرر ہوئے۔ ستمبر 1996ء سے دسمبر1997ء تک علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر رہے۔ اگست 1991ء سے جولائی 1994ء تک پاکستان زکوٰۃ کونسل کے چیئرمین بھی رہے۔ اس دوران متعدد بار سپریم کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس کی حیثیت سے خدما ت انجام دیں۔ 23ستمبر1997ء کو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بنے اور 30 جون 1999ء کو اس عہدے سے ریٹائر ہوئے جسٹس اجمل میاں نے بہت سی ملکی اور غیر ملکی کانفرنسوں اور سیمیناروں میں شرکت کی۔ ان کا دور کافی متنازعہ رہا جسٹس اجمل میاں نے ایک کتاب*A Judge Speaks Out* کے نام سے تحریر کی16 اکتوبر2017ءکوکراچی میں وفات پائی۔

احمد علی قصوری

احمد علی قصوری ایڈووکیٹ قصور میں محمد حسین قصوری کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصور حاصل کی ایم اے سیاسیات اور ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ ضلع کچہری قصور میں وکالت کرتے ہیں۔ وکالت کے ساتھ ساتھ کالم نگاری اور تصنیف و تالیف سے بھی گہرا تعلق ہے۔ جینین سیریز پر مشتمل کئی کتب تصنیف کرچکے ہیں جو مختلف شخصیات کے تذکروں پر مشتمل ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ کی ڈیڑھ سو سالہ سالگرہ کی تقریبات کے موقع پر ہائیکورٹ کے بارے میں ایک معلوماتی کتابچہ بھی تحریر کیا۔

احمر بلال صوفی

احمربلال صوفی ایڈووکیٹ25 نومبر 1962ء میں ڈاکٹر ایم اے صوفی کے ہاں لاہورمیں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سینٹ انتھونی سکول اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ کیمبرج یونیورسٹی سے انٹرنیشنل لاء میں ایل ایل ایم کیا۔آپ ریسرچ سوسائٹی آف انٹرنیشنل لاء کے بانی صدرہیں۔ 2013ء میں پاکستان کی کئیرٹیکر گورنمنٹ میں مرکزی وزیرقانون اور انسانی حقوق مقررہوئے۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ اس کے علاوہ بھی کئی حیثیتوں سے فرائض انجام دیے۔ لاہورمیں وکالت کرتے ہیں ان کی لاء فرم کے دفاتر بیرون ملک میں بھی موجود ہیں Un Law on terrorism کے نام سے کتاب شائع کرچکے ہیں۔

اختر محمود اختر

اختر محمود اختر ایڈووکیٹ 12 اگست 1919ء کو میرٹھ کے مقام پر انڈیا میں پید ا ہوئے۔ 1939ء کو الٰہ آباد یونیورسٹی سے بی اے کیا۔1941ء میں علی گڑھ یونیورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد یوپی سول ایگزیکٹیو سروس میں 1943ء میں ملازمت اختیار کر لی۔ ہجرت کے بعد پاکستان آئے تو ابتدا میں سرکاری ملازمت کرتے رہے۔ دسمبر1955ء میں پیشہ وکالت سے منسلک ہوئے۔ 2001ء میں قرآن پاک اور اسلام پر انگریزی زبان میں قرآن پاک سے ہدایت اور راہنمائی پر بارہ مختلف موضوعات پر بارہ کتب کی تصنیف و تالیف کی اندازبیاں نہایت مدلل نیا اور مختلف ہے ان کے بعد ان انگریزی کتب کو اردو میں بھی ترجمہ کیا گیا۔

”قرآن پاک“ (تین حصوں میں)

”رسول پاکﷺ“ (دو حصوں میں)

”امربالمعروف و نہی عن المنکر“ (دوحصوں میں)

”اللہ کے پسندیدہ و ناپسندیدہ لوگ“ (دو حصوں میں)

”حرام و حلال“ (دوحصوں میں)

"متقین قرآن کی نظر میں"

جب کہ اردو میں حسب ذیل کتب ہیں :

"قرآن پاک سے ہدایت و راہنمائی"

"ایمان و اعمال صالح"

"امربالمعروف و نہی عن المنکر"

"اللہ کے پسندیدہ و ناپسندیدہ لوگ "

"انسانی کمزوریاں قرآن پاک کی نظر میں "

"حلال و حرام" (اعمال و افعال اور کھانے پینے کی اشیاء)

"وضو، تیمم اور صلوۃ"

"توبہ قرآن پاک کی ن**ظر م**یں "

"متقین قرآن پاک کی نظر میں "

"ذکر اللہ" شامل ہیں ۔

ارشاد حسن خاں

جسٹس ارشاد حسن خاں 7جنوری 1937ء کو لاہور میں پیداہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ 1959ء میں بطور پلیڈروکالت شروع کی۔ 1961ء میں ایڈووکیٹ ہائیکورٹ بنے۔ 1966ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ 1979ءمیں سینئر ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ بنے۔ 1975ءتا1979ء حمایت اسلام لاء کالج لاہور میں قانون پڑھایا۔ 1979ء تا 1981ء پاکستان کے ڈپٹی اٹارنی جنرل رہے۔ 1981ء میں لاہورہائیکوٹ کے جج بنے۔ 1995ءتا1996ء چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور رہے بعد میں سپریم کورٹ کے جج بنے۔ 26 جنوری 2000ء سے 6 جنوری 2002ء تک پاکستان کے سولہویں چیف جسٹس رہے۔ اس کے بعد پاکستان کے چیف الیکشن کمیشن مقرر ہوئے۔ جسٹس ارشاد حسن خاں نے، ارشاد نامہ کے نام سے اپنی آپ بیتی تحریرکی جو 2020ءمیں فیروز سنز نے شائع کی۔

ارشد مبین احمد

ارشدمبین احمد ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ انڈیامیں پیداہوئے۔ ایک سال کی عمر میں 1949ء میں والدین کے ساتھ ہجرت کرکے پاکستان آگئے۔ اور کراچی میں مقیم ہوئے۔ 1964ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیااور ملازمت اختیار کرلی۔ دوران ملازمت انھوں نے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ 1976ء - 1977ء میں کراچی یونیورسٹی سے لاء کی ڈگری حاصل کی۔ 1984ء میں پیشہ وکالت اختیار کیا۔ اس دوران 1987ءمیں ایم اے سیاسیات اور 1990ء میں ایم اے انٹرنیشنل ریلیشنز کیا۔ ان کے تمام بچے اور بھوبھی وکالت سے منسلک ہیں اور کراچی میں وکالت کرتے ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک کی سیر کر چکے ہیں۔ آپ 2019ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ ا 2021ء میں ''علم کی پہلی کرن''کے نام سے ان کی ایک کتاب شائع ہوچکی ہے۔

اسد عباس مارتھ

رائے اسد عباس مارتھ ایڈووکیٹ موضع مارتھ والاچک نمبر2۔ 9 آر تحصیل و ضلع خانیوال میں پیداہوئے۔ آپ کے والد ظہورحسن مارتھ اپنے علاقے کی یونین کونسل کے ناظم بھی رہے۔ جب کہ یہ خود بھی یونین کونسل کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ میاں چنوں میں وکالت کرتے ہیں شاعری سے گہرا لگاؤ ہے۔ خوبصورت اشعار کہتے ہیں اب تک ان کے پانچ شعری مجموعے چھپ چکے ہیں۔ جن میں "تیری یاد میں اکثر"، "ہوائیں رقص کرتی ہیں"، "مجھے آنکھوں میں رہنے دو"، "مجھ سے رابطہ رکھنا"، "خوشبوؤں کے موسم" میں شامل ہیں ان کا قلمی نام اسد عباس اسد ہے۔

افتخار علی شیخ

افتخار علی شیخ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کا تعلق نارووال کی مشہور شیخ فیملی سے ہے۔ 1949ء میں بے آنرز کیا۔1951ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی اور 1953ء میں ایم اے سیاسیات کیا۔ لاہور میں وکالت کی زمانہ طالبعلمی میں 1944ء، 1945ءسٹوڈنٹس فیڈریشن نارووال کے سیکرٹری بھی رہے۔ ممبر مجلس عامہ مسلم

سٹوڈنٹس فیڈریشن ایف سی کالج لاہور 1945ء، 1947ء تحریک پاکستان میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد 1951ء، 1954ءتک سیکرٹری جنرل مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب بھی رہے۔ ممبرکونسل پنجاب مسلم لیگ 1955ءتا1982ء جنرل سیکرٹری مسلم لیگ 1982ءتا 1986ء ممبرمجلس عامہ مسلم لیگ 1982ءتا1986ء نائب صدر مجلس کارکنان پاکستان1976ء، 1982ء یونیورسٹی لاء کالج میں پارٹ ٹائم لیکچرار بھی رہے۔ 1991ء تا1992ءمسلم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات گھانا میں پاکستان کے سفیر 1986ء تا 1989ء آپ کی تحریر کردہ کتاب "پنجاب اسمبلی کا مقدمہ" کے نام سے اردو میں لاہور سے شائع ہوئی۔ 22 فروری 1998ء کو لاہور میں وفات ہوئی۔

اقبال محمود اعوان

اقبال محمود اعوان ایڈووکیٹ 25 دسمبر 1955ء کو بھیرہ ضلع سرگودھا میں ملک غلام علی اعوان کے ہاں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہوراور پنجاب یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم ایک نمایاں اور اچھے مقرر تھے۔ لاہور میں وکالت کرتے تھے۔ سیاست کے میدان میں جمعیت علمائے پاکستان (نورانی) اور پاکستان عوامی تحریک سے وابستہ رہے۔ کچھ عرصہ پیپلز پارٹی میں بھی گذارا بہت سے مضامین اور کالم تحریر کیے۔ قانون سے متعلق دس کتب تحریر کیں 23جنوری2014ء کو وفات پائی۔

اکبر علی ارسطو ، شیخ

شیخ اکبر علی ارسطو ایڈووکیٹ 1894ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام شیخ محمد افلاطون تھا۔ آپ ایک قانون دان، ادیب اور انجمن حمایت اسلام لاہور کے سرگرم رکن تھے ۔آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے رکن بھی تھے۔ 1934ء سے 1936ءتک پنجاب مسلم لیگ کے صوبائی اسسٹنٹ سیکرٹری بھی رہے (اقبال اس کی شاعری اور پیغام) کے نام سے 1932ء میں اقبال پر اولین کتاب شائع کی قیام پاکستان کے بعد 15 اگست 1953ء کولاہورمیں وفات پائی۔

ایم ڈی طاہر

ایم ڈی طاہر ایڈووکیٹ 1940ء کو ضلع انبالہ کے گاؤں ٹکولی میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق گجر خاندان سے تھا۔ بچپن میں ہی والدین کے سائے سے محروم ہوگئے۔ بڑی کسمپرسی کی حالت میں نہایت محنت سے تعلیم حاصل کی۔ زمیندارہ کالج گجرات سے بی اے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کرنے کے بعد1972ء میں وکالت شروع کردی۔ ایم ڈی طاہرنے غریبوں کے حقوق کے لیے ہائیکورٹ میں رٹوں کی وجہ سے بہت شہرت پائی۔ پنجاب بار کونسل کا الیکشن بھی لڑا۔ 20اپریل 2008ء کو لاہور میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پائی۔ ایم ڈی طاہر مرحوم نے، سجناگونڈھ اٹھا۔ سجناگونڈھ لا۔ کردار سازی کے پانچ انمول موتی اورAdvocate and Courtsکے نام سے کتب تحریر کیں۔

ایم محمود

ایم محمود ایڈووکیٹ 1937ء میں ضلع امرتسر میں پیداہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ان کا خاندان لاہور میں آباد ہوا۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سے ایم اے ایل ایل بی تک کی تعلیم لاہور سے حاصل کی۔ ستر کی دہائی میں لاہور سے وکالت کا آغاز کیا۔ 1981ء میں لاہور ہائیکورٹ کے وکیل بنے۔ انھیں ابتدا سے ہی قانون کی کتب کی تصنیف و تالیف میں دلچسپی تھی۔ اب تک تقریباً پچاس سے زائد قانونی کتب کی کمنٹری شائع کرچکے ہیں۔ ان کی کتب بار اور بنچ دونوں طرف مقبول ہیں اور وکالت کے پیشے سے منسلک افراد کے لیے انتہائی مفیدہیں۔

حناجیلانی

مس حناجیلانی ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ 1953ءکو لاہور میں مشہور سیاستدان ملک غلام جیلانی کے ہاں پیدا ہوئی۔ ابتدائی تعلیم کونونٹ آف جیتسوس اینڈ میری سے حاصل کی۔ لاء کے بعد 1979ء میں وکالت شروع کی۔ 1980ء میں اپنی بڑی بہن عاصمہ جہانگیر کے ساتھ مل کراپنی لاء فرمAGHSقائم کی اور لاہور میں لیگل ایڈ سیل کی بنیاد ڈالی۔ آپ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان اور ویمن ایکشن فورم کی شریک بانی ہیں۔

آپ انسانی حقوق اور خاص طور پر خواتین کے حقوق کی علمبردار اور ایک مضبوط آواز ہیں۔ قومی اور عالمی سطح پر بہت سے اداروں، تنظیموں اور تحریکوں میں کلیدی عہدہ پر رہ کر فعال کردار ادا کیا۔ ان کے آرٹیکلز بہت سے قومی اور بین الاقوامی جرائد میں چھپ چکے ہیں۔ خدمات کے اعترا ف میں انھیں بہت سے اعزازت سے نوازا گیا۔

Ginetla Sagan Award of Amnesty International, 2002

Millennium Peace Prize for Women, 2001

Editors Award for Outstand Achievement and the Lawyer Awards, 2008

2016ء میں انھیں ٹرنیٹی کالج ڈبلن نے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے بھی نوازا۔ *Human Rights and Democratic Development in Pakistan*نام کی کتاب ان کی شائع ہوچکی ہے۔ جب کہ دیگر کتب میں *A Drive sanctions? The Hudood Ordinances* میں شریک مصنفہ ہیں۔

خورشید انور جیلانی

خورشید انور جیلانی ایڈووکیٹ راولپنڈی میں وکالت کرتے تھے۔ اچھے قانون دان ہونے کے ساتھ ایک شاعر، ادیب، مترجم، اور براڈ کاسٹر بھی تھے۔ ریڈیو پروگرام (جس دیش میں گنگا بہتی ہے) کے پروڈیوسر بھی تھے۔ آپ نے مثنوی مولاناروم و رباعیات عمر خیام کا ترجمہ بھی کیا۔ راولپنڈی میں وفات پائی مشہور وکیل اور مزاح نگار و لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر تھے احمد جاوید جیلانی ان کے صاحبزادے تھے۔

رفیق احمد خاں بنگش

رفیق احمد خاں بنگش ایڈووکیٹ بائیں بازوسے تعلق رکھنے والے ایک ترقی پسند وکیل تھے لاہور میں وکالت کرتے تھے انھوں نے شاعری کی ایک کتاب تحریر کی۔

سجاد علی شاہ جسٹس

جسٹس سجاد علی شاہ 17 فروری 1933ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ سندھ مسلم گورنمنٹ لاء کالج سے ایل ایل بی کیا1954ء تا59 لندن میں رہے اور لنکزان سے بارایٹ

لاء کیا ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ بعد میں جوائنٹ سیکرٹری فیڈرل منسٹری آف لاء اور پارلیمنٹری آفیئرز کی حیثیت سے کام کیا۔ 1977ء میں سپریم کورٹ کے رجسٹرار مقرر ہوئے۔ 1987ء میں سندھ ہائیکورٹ کے جج بنے۔ 13دسمبر 1989ء میں جج بنے۔ 4 نومبر 1990ء تک سندھ ہائیکورٹ کے چھٹے جسٹس کی حیثیت سے کام کیا4جون 1994ء سے 1997ءتک چیف جسٹس آف پاکستان رہے۔ سید سجاد علی شاہ نے 7مارچ 2017ء کو 84سال کی عمر میں کراچی میں وفات پائی اور وہیں پہ مدفون ہیں آپ پاک ایران فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے صدربھی رہے آپ نے *Law courts in a glass house* کے نام سے اپنی آپ بیتی بھی تحریر کی۔

شاہد محمود بیگ،مرزا

مرزا شاہد محمود بیگ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ کا تعلق ڈسکہ سے ہے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1989ء میں ایف سی کالج لاہور سے انگریزی لٹریچر میں ایم اے کیا۔1990ء میں روزنامہ "دی نیوز" میں ملازمت اختیار کرلی۔ دوران ملازمت ہی 1992ء میں ایل ایل بی کیا۔ 1993ءمیں چائنہ کا سفر کیااور اسی سال واپس آگئے اور ڈسکہ میں وکالت شروع کی۔ 1994ء میں گوجرانوالہ چلے گئے اور خواجہ جاوید احمد ایڈووکیٹ کے ساتھ فوجداری کی وکالت شروع کردی۔ ساتھ ہی انگریزی میں نظمیں کہنا شروع کیں اور ایک انگریزی ڈرامہ (where to fall) تحریر کیااور بعد میں لاہور آگئے اور وکالت کے ساتھ جزوقتی ملازمت بھی کی۔ 2002ء میں انگریزی فکشن *The Rise and the Fall of Canine Civilization*تحریر کی 2012ء میں اردو شاعری کی طرف توجہ کی۔ 2015ء میں پہلامجموعہ کلام "میری فکرمیراجہان" کے نام سے شائع ہوا۔ اس کے بعد "میزان خرد و جنوں"، "اورنگ خیال" اور "بے مثال سے پہلے" کے علاوہ طنز و مزاح کی کتاب "دریافت" کے نام سے چھپ چکی ہیں۔

شریف الدین پیرزادہ، سید

سید شریف الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ 12 جون 1923ء کو برہان پور انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد منیر نیازی پیرزادہ بھی ایک نامور بیرسٹر تھے جو انڈین سول سروسز میں بھی رہے۔ شریف الدین پیرزادہ ایک سینئر وکیل تھے۔آپ 1965ء تا 66 تک پاکستان کے اٹارنی جنرل بھی رہے۔ اس کے بعد انھیں پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیاگیا۔ اس عہدے پر 1968ء تک رہے۔ دوبارہ 1968ءتا1971ء تک یہ پاکستان کے اٹارنی جنرل بھی رہے۔ 1977ء سے 1984ء تک بھی اٹارنی جنرل کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 1985ء تا 1988ء یہ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے جنرل سیکرٹری بھی رہے۔ جنرل پرویز مشرف کے دور میں اس کے مشیر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ جس کی وجہ سے ان کی شخصیت متنازعہ رہی اس کے علاوہ شریف الدین پیرزادہ نے 1967ءمیں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں قرارداد نمبر22، 53 پیش کی گئی جو یروشلم کے بارے میں تھی۔ 1971ء میں دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ اور اٹارنی جرنلزکی کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ 1969ءمیں ایفرو ایشیاء لیگل کنسلٹڈ کمیٹی کے صدر بنے۔ اسلامک انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے قوانین و قواعد کے مسودہ جات بنانے والی کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے۔ 2007ء میں او آئی سی کی جیورسٹس کمیٹی کے ممبر بنے۔ قبل ازیں 1965ء انھوں نے کچھ قصبہ میں پاکستان کی نمائندگی کی 1970ء میں یمبیا کے بارے میں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں کونسل رہے 1971ء میں آئی سی اے او اور بہت سے فورمز پر پاکستان کی نمائندگی کی اس طرح یو این او میں مختلف حیثیتوں سے کئی مرتبہ خدمات انجام دیں ان کی خدمات کے اعتراف میں 1998ء میں حکومت پاکستان نے ان کو نشان امتیاز سے بھی نوازا۔ ان کی کتب حسب ذیل ہیں

1. Pakistan a Glance (Bombay, 1941)
2. Jinnah on Pakistan, (1943)
3. Leaders Correspondence with Jinnah
4. Evolution of Pakistan (1962)
5. Fundamental Rights and Constitutional Remedies in Pakistan (Lahore, 1966).

6. The Pakistan Resolution and the Historic Lahore Session (Islamabad, 1970)
7. Foundation of Pakistan (3 Vol, 1971)
8. Some Aspects of Quaid e Azam's life (1978)
9. Collective Works of Quaid e Azam Jinnah (3 Volumes)
10. Dissolution of Constitution of Assembly of Pakistan (Karachi, 1985)

2 جون 1995ء کو کراچی میں ترانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔

شمائلہ عنبرین خٹک

شمائلہ عنبرین خٹک ایڈووکیٹ ہائیکورٹ کا آبائی علاقہ ضلع کرک خیبر پختون خواہ ہے۔ یہ فیصل آباد میں محمددین خٹک کے ہاں پیدا ہوئیں۔ وہیں تعلیم پائی ایم اے، ایل ایل بی، بی ایڈ کیا فیصل آباد میں وکالت کرتی ہیں قلمی نام لیلیٰ خٹک ہے شاعری میں تین مجموعے، "موسمِ ہجراں"، "داغ ہجراں"، اور "شبِ ہجراں" چھپ چکی ہیں۔

جب بھی وہ التفات کرتے ہیں
یاد ہم حادثات کرتے ہیں
دو خبر برق کو کہ گلشن میں
جمع ہم کائنات کرتے ہیں(1)

خوب ہے یہ کلام کا انداز
بات ہوتی ہے لب نہیں ہلتے
رسمِ دنیا عجیب ہے یارو
نظریں ملتی ہیں دل نہیں ملتے(2)

لو محبت کا تماشا دیکھنا
قلب حیراں کو اکیلا دیکھنا

دور مت رہنا کبھی بھی دوستو
کون دیتا ہے دلاسہ دیکھنا

سچ یہ ہی ہے دل کو ہے تڑپا کیا
ہنس کے اس کا اک ذرا سا دیکھنا

تم وہ منظر تو قیامت سے نہ تھا
بن محبت خالی کا سرد دیکھنا

یوں لگا کہ اس کو بھی کچھ ہو گیا
اس کا مڑ کے اچھا خاصا دیکھنا

پیار میں یہ جان بھی جائے تو خیر
پیار میں نہ تولہ ماشہ دیکھنا

بھلانا مشکل ہے اب لیلیٰ اُسے
مجھے اس کو غمزدہ سا دیکھنا(3)

درد دے کے دوا نہ دینا تم
دل لگا کر بھلا نہ دینا تم

گھر بنایا ہے میں نے تنکوں

سے
دیکھنا یہ جلا نہ دینا تم

جیسے چاہو ستم کرو مجھ پہ
ہجر جیسی سزا نہ دینا تم

گر اُڑایا ہے آسمانوں تک
خاک میں پھر ملا نہ دینا تم

مدتوں بعد خواب دیکھا ہے
نیند سے اب جگا نہ دینا تم

عشق میں ایک ہی خرابی ہے
اب ہنسا کر رُلا نہ دینا تم

دل لگایا جو تم سے لیلیٰ نے
حشر اس پہ اُٹھا نہ دینا تم(4)

یہی ہے زندگی دوستو
کبھی راستے، کبھی فاصلے
کبھی منزلیں، کبھی حسرتیں
کبھی خواہشیں، کبھی نفرتیں
کبھی الفتیں
ہے یہی زندگی(5)

ہمیں باتیں نہیں آتیں فسانہ نہیں آتا
جو گزر جائے پھر وہ زمانہ نہیں
آتا
جھوٹی بات پہ قہقہے لگاتے ہیں

لوگ

ہمیں سچی بات پہ بھی مسکرانا
نہیں آتا

لوگ بسا لیتے ہیں اجڑے ہوئے
گھر بھی
اور ہمیں بسا ہوا گھر بھی سجانا
نہیں آتا

نظریں چرا کے قریب سے نہ گزرا
کرو
شدتِ غم کو لیلیٰ چھپانا نہیں آتا(6)

قسمت سے بس یہ ہی گلہ ہے
جسے چاہا وہی نہ ملا ہے
جہاں میں کسی کو نہیں ہے
سکون
کیا یہی چاہتوں کا صلہ ہے(7)

وقت کا پہیہ گزر گیا
مجھ سے ترا دل پھر گیا
وہ جوانی کا زمانہ
اب تو کنارا کر گیا(8)

یاد

یاد ہے تمھیں؟
اک بار تم
کلائی پکڑ کے میری

کہا تھا
میرے نام کی چوڑی
کے علاوہ
تم کسی کے اور نام کی چوڑی
نہیں پہنو گی
اس دن سے میری کلائی خالی ہے
تم تو اپنی کہی بات بھول گئے[9]

شیر عالم سردار

سردارشیر عالم ایڈووکیٹ کا تعلق قصور کے مشہور خویشگی افغان خاندان سے ہے۔ آپ 22 دسمبر 1935ء کوسردار عالم خاں ایڈوکیٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصور سے حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اکنامکس اور ایل ایل بی کیا۔آپ نہایت شریف الطبع علم دوست انسان تھے۔ سیاست سے گہری دلچسپی تھی پاکستان قومی اتحاد ضلع قصورکے صدر، ایم آر ڈی پنجاب کے صدر، اور پاکستان جمہوری پارٹی کے سینئر نائب صدر رہے۔ 1995ء میں ریکارڈ ووٹوں کے ساتھ پنجاب بار کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ ایک کتاب *Role of Judiciary and Objective Resolution* کے نام سے تحریر کی۔10 مئی2007ء کو لاہور میں وفات پائی۔

عابد حسین قریشی

عابد حسین قریشی ایڈووکیٹ سیالکوٹ کے تاریخی قصبہ چٹی شیخاں کی قریشی فاروقی خاندان صابر حسین قریشی جو ایک ممتاز ماہر تعلیم تھے، کے ہاں یکم جنوری 1960ء کوپیدا ہوئے سیالکوٹ میں بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے پولیٹیکل سائنس کیا۔ 1980ء میں سیالکوٹ وکالت شروع کردی۔ جولائی 1982ءمیں بطور سول جج سروس اختیارکرلی۔

عاصمہ جہانگیر

عاصمہ جہانگیرایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان ایک مشہور پاکستانی وکیل اور انسانی حقوق کی علمبردار تھیں۔ آپ مشہور سیاستدان ملک غلام جیلانی کی بیٹی تھیں۔ 27 جنوری 1959ء کولاہور میں پیدا ہوئیں۔ مشہور ادیب مولانا صلاح الدین احمد ان کے نانا تھے۔ کنیرڈ کالج سے بی اے کیا اور پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا کم عمری میں ہی انسانی حقوق کے تحفظ کی سرگرمیوں میں ہی حصہ لینا شروع کیا۔ پاکستان کی عدلیہ کی تاریخ کا اہم فیصلہ عاصمہ جیلانی فیڈریشن آف پاکستان کی مدعیہ بھی عاصمہ جہانگیر تھیں۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد 1980ءمیں لاہور سے وکالت کا آغاز کیا۔آپ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی شریک بانی تھیں۔ وکلاء عدلیہ بحالی کی تحریک میں اہم کردار ادا کیاعاصمہ جہانگیر اقوام متحدہ کی پاکستان میں اسپیشل رپورٹر برائے مذہبی آزادی تھیں۔ 1987ءتا2011ء ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی سربراہ رہیں۔ 2010ء، 2011ء میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن آف پاکستان کی صدر منتخب ہوئیں۔ انسانی حقوق کے بارے میں ایران میں اقوام متحدہ کی طرف سے رپورٹر (نومبر2016ءتا فروری 2018ء) رہیں۔ ان کی تمام عمر انسانی حقوق کی جدوجہدمیں گذری اور اس دوران گرفتاریوں کا شکار بھی ہوئیں۔ ا ن کوبہت سے ایوارڈ بھی ملے جن میں ہلالِ امتیاز (2010ء) مارٹن انیل ایوارڈ (1995ء) اومن میگیسی ایوارڈ (2005ء) فورفریڈمز ایوارڈ (2010ء) رائٹ لیونی ہڈایووارڈ، اقوام متحدہ کا انعام انسانی حقوق کے میدان میں (2018ء) نشانِ امتیاز (2018ء) بعد از مرگ وغیرہ عاصمہ جہانگیر کی تصانیف میں *The Hadood Ordinance, Children of a lesser GOD Devine Sanction,* وغیرہ شامل ہیں 11فروری 2018ء کو لاہور میں وفات پائی۔

عاطف محتشم خاں

عاطف محتشم خاں ایڈووکیٹ 1969ء میں لاہور میں ایک علمی اور معزز خاندان میں پیداہوئے۔ ان کے والدظفرمحتشم خاں گورنمنٹ کالج یونیورسٹی میں پروفیسر تھے۔ بی اے تک لاہور تعلیم حاصل کی۔ 1989ء میں چین چلے گئے۔ جہاں 1994ء تک قیام کیا۔ قانون کی ڈگری چین سے ہی حاصل کی۔ اس کے علاوہ ماسکو، ہارورڈ، پنجاب

یونیورسٹی اورلمز سے کئی اعلیٰ ڈگریاں اور ڈپلومے پاس کیے۔ دنیاکے کئی ممالک کی سیر کرچکے ہیں۔ 1995ء میں وکالت شروع کی ابتدامیں فوجداری وکالت کا شعبہ اختیار کیا مگر آج کل مختلف جہتوں کے ایک کامیاب اورمعروف وکیل ہیں۔ ایک اچھے اور کامیاب وکیل ہونے کے ساتھ آپ شاعر، مترجم، اور تاریخ و تصوف کے مضامین میں بھی یکساں ادراک رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ فن دوستداری میں بھی طاق ہیں قانون، تصوف، تراجم اور شاعری میں کئی کتب تحریر کیں جو شائع ہوچکی ہیں جب کہ بہت سی کتب طباعت کے مراحل میں ہیں۔ "Custom Act", "How to Arrest and Prosecute", "Modi's Medical Jurisprudence" "فکرِعدل"، (امریتاسین کی کتاب کا ترجمہ) "تصوف تاریخ کی روشنی میں"، باربراوارڈکی کتاب *Five Ideas That* کاترجمہ نظریات (جنھوں نے دنیابدل ڈالی) کے نام سے ان کی تخلیقات میں شامل ہیں۔

شام اس کی ہے اور سحر اس
کی
فکر لاحق مجھے مگر اس
کی

کون آئے گا کس نے آنا ہے
کیوں نظر پھر ہے منتظر اس
کی

وہ مجھے رکھ کے بھول بیٹھا
ہے
کیوں توجہ نہیں ادھر اس کی

اب حقیقت سے کیا چرانی
آنکھ

میں نظر میں تھا بے ثمر اُس
کی

پھر سماعت میں اس کی آہٹ
ہے
جیسے آمد ہو پھر ادھر اُس
کی

اس کو عاطف کہاں تلاش
کروں
جانے کس جا ہے رہگذر اُس
کی(10)

جُز ہمی کے جس وفا شاک
ہے کیا
تُو نہیں گر تو تابناک ہے کیا

اہل الفت سے کوئی یہ
پوچھے
ارتکاز اور انہماک ہے کیا

کیسے بن بیٹھا کوئی شخص
خدا
ذرہِ ارتقائے خاک ہے کیا

مشترک کچھ نہیں جو دونوں
میں
ہیچ ہم و ہیچ اشتراک ہے کیا

جان و دل کو کشید کرکے
دکھلا
کیا کثافت ہے اور پاک ہے
کیا

خود کو سونپا لایعنی خوابوں
کو
عاطف اب سوچنا ادراک ہے
کیا(11)

روبرو آفتاب بھول گیا
جلوۂ ماہتاب بھول گیا

کیجیے کیا تیرے تبسم
کا
غم کا سارا حساب بھول
گیا

صرف تم یاد رہ گئے
اور میں
زندگی کی کتاب بھول
گیا

تھے تو واجب سبھی
گلے شکوے
میں سوال و جواب
بھول گیا

تھا خمار اس کے قرب کا عاطف
صبح جاگا تو خواب بھول گیا(12)

کبھی اپنی کبھی غیروں سے چھپا کرتی ہے
زندگی تو ہے رواں کب یہ رکا کرتی ہے
سانس لینے سے دہک جاتا ہے اب دل عاطف
آگ سے ہو نہ سکا جو وہ ہوا کرتی ہے(13)

عبدالباسط ڈاکٹر

ڈاکٹرعبدالباسط ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان 19 فروری 1940ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ایبٹ آباد سے بی اے کیا۔ لاہور پنجاب یونیورسٹی سے 1958ءتا60 میں ایل ایل بی کیا۔ ییل یونیورسٹی امریکہ، ساوڈان میتھڈوسٹ یونیورسٹی ٹیکساس اور ایم سی گل یونیورسٹی مانٹریال کینیڈا سے تعلیم حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں 1974ء سے 2012ء تک ایسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے قانون پڑھاتے رہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی اداروں سے منسلک رہے۔ سہ ماہی "لیگل اوپینئنز" کے چیف ایڈیٹر بھی رہے۔ لاہور میں باسط منیر کے نام سے لاء فرم قائم کی ییل یونیورسٹی امریکہ سے پی ایچ ڈی مکمل کی:

1. *Philosophic Foundation of New Humanism*
2. *Foundational Essay in Humanist Jurisprudence*
3. *Armed Struggle for Independent Kashmir*
4. *Conflict between States over Territory*
5. *The Humanist World Order*

6. *Breaking of Pakistan*

ان کی خدمات کے سلسلہ میں انھیں ڈاکٹر مارٹن مارتھر کنگ ایوارڈ ملا14 فروری 2021ء کو لاہور میں وفات پائی۔

عظیم اللہ خاں میو،سردار

19 نومبر 1973ء کو قصور کے موضع بدرپور میں چوہدری سردار خاں گولڈ میڈلسٹ تحریک پاکستان ٹرسٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قصور میں حاصل کی۔ لاہور سے لاء کرنے کے بعد1999ء میں وکالت سے منسلک ہوئے۔ وکالت کے علاوہ سیر و سیاحت، مطالعہ اور سیاست کا شوق رکھتے ہیں۔ تقریباً تین سال تک اسٹنٹ اٹارنی جنرل بھی رہے تصنیف و تالیف کا شوق ورثے ملاہے۔ ان کے والد اور چچابھی صاحب تصنیف ہیں۔ ان کی درج ذیل کتب چھپ چکی ہیں "اشپاتا" (سفرنامہ)، "دیس" (انڈیا کا سفرنامہ)، "تقسیم ہند اور میوات" (تحقیق)، "دل نے کتنے خواب بنے" (شاعری)، "ملکہ کالاش" (سفرنامہ)، "میوراجپوت" (ترجمہ و تحقیق)، "میواتی زبان میں مضامین اور خاکے" (پی پیار کا دیس) زیر طبع ہے۔ دیگر مرتب شدہ کتب میں "بھولی داستان" (1947ءمیں میوات پر ہونے والے مظالم کی داستان)، "کلیات سرو" (میواتی شاعری) جب کہ تراجم میں "تاریخ اور ریاست کے باغی" (وسیم الدین اور سردار عظیم اللہ خاں میو)، "ایک زندگانی کافی نہیں" (اسد مفتی اور سردار عظیم اللہ خاں میو) شامل ہیں آپ لاہور میں وکالت کرتے ہیں۔

قمر رضا شہزاد

قمر رضا شہزاد ایڈووکیٹ یکم اکتوبر 1958ء کو سید غلام مرتضیٰ کے ہاں کبیر والا ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول کبیر والا سے حاصل کی ایف ایس سی ملتان اور بی اے خانیوال سے کرنے کے بعدملتان سے ایل ایل بی اور بہاولپور سے کرنے کے بعدوہیں وکالت شروع کی۔

ایک نیکی اسی طرح انھیں کما لیتا

ہوں

راہ میں سنگ پڑے ہوں تو اُٹھا لیتا
ہوں

مجھ سے بنتی ہی نہیں تیرے
مطابق دنیا
میں اسے اپنے مطابق تو بنا لیتا
ہوں

کیسے پہچان سکے گا کوئی اپنی
صورت
میں اگر آئنہ منظر سے ہٹا لیتا ہوں

تنگ آجاتا ہوں جس وقت بھی
تاریکی سے
اک ستارہ میں تیری چھت سے اُٹھا
لیتا ہوں
اور کیا مجھ سے ہوا اس کارِ سخن
میں صاحب
بات بنتی تو نہیں بات بنا لیتا ہوں(14)

مدد کرے گا یقیناً خدا میری
سو آپ چھوڑیے کیا ہے جزا سزا
میری

میں اب بھی گونج رہا ہوں سبھی
کے ذہنوں میں
بھٹک رہی ہے اسی شہر میں صدا
میری

یہاں سے پہلے رہتا تھا میں لا کے
خطے میں
یہ کائنات تو دراصل ہے خطا
میری

میں کون ہوں مجھے پہچان بھی تو
ہو اپنی
میں تیرے ہاتھ میں ہوں شکل تو بنا
میری

اڑے گی دھول مرے رقص کی
دھمک سے یہاں
بنے گی ایک دن اس دشت میں فضا
میری(15)

کسی کا بوجھ اُٹھائے ہوئے لرزتا
ہوں
میں کارِ خیر کماتے ہوئے لرزتا
ہوں

ترے جہانِ تماشا کی پائمالی کے
بعد
میں کوئی شہر بساتے ہوئے لرزتا
ہوں

یہ ایک دل ہی تو میرا آخری ہمدرد
اسے بھی حال سناتے ہوئے لرزتا
ہوں

نہ جانے کون ہے میرا ہدف نہیں
معلوم
میں اپنے سامنے جاتے ہوئے
لرزتا ہوں

غروب ہوتے ہوئے مہر و ماہ
جانتے ہوں
میں کوچہ اپنے جلاتے ہوئے لرزتا
ہوں

بھڑک اٹھوں نہ میں اپنے نواح میں
شہزادؔ
لہو میں آگ جلاتے ہوئے لرزتا ہوں(16)

اللہ نواز میاں

جسٹس میاں اللہ نواز1938ء میں بہاولپور میں پیدا ہوئے۔ 1960ء میں ایس ای کالج بہاولپور سے بی اے کیا۔ 1962ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا۔ اور 1962ء سے 64ء تک ہائیکورٹ کے سابق جج سید اخلاق حسن کے معاون کے طور کام کیا۔ اور 1964ء میں ہی بہاولپور میں وکالت شروع کردی۔ 1966ء میں ا یڈووکیٹ ہائیکورٹ اور 1970ء میں ایڈووکیٹ سپریم کورٹ بنے۔ 1971ءمیں ڈسٹرکٹ بہاولپورکے صدر بنے۔ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی لاء فیکلٹی میں کچھ عرصہ تک بطور جزوقتی پروفیسر اف قانون رہے۔ 1988ء میں لاہور ہائیکورٹ کے جج بنے۔ 2000ء میں لاہور ہائیکورٹ کے کچھ عرصہ تک چیف جسٹس بھی رہے اور اسی سال 17 جولائی کو ریٹائر ہوئے بعد ریٹائرمنٹ لاہور میں ہی مقیم ہیں اور وکالت کرتے ہیں۔ انھوں نے درج ذیل کتب تحریر کیں۔

1. *How to strong the Fundamentals of Judiciary* (2009)
2. *Bleeding Wounds* (2011)

3. *How can we Survive* (2015)

محمد اشرف عاصمی

میاں محمد اشرف عاصمی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ صاحبزادہ میاں عمردراز کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی گورنمنٹ کالج آف کامرس سے بی کام کیا۔ اس کے علاوہ ایل ایل بی، ایل ایل ایم، ایم بی اے، ایم ایس اکنامکس، ایم ایس ایجوکیشن اور اسلامک لاء میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ ان کا تعلق لاہور کے مشہور بزرگ خاندان میاں محمد اسماعیل عرف میاں وڈا صاحب کے خاندان سے ہے۔ زمانہ طالب علمی سے بی ٹی آئی سے تعلق رہا پچھلی دو دہائیو ں سے تدریس سے وابستہ ہیں۔ مختلف قومی اور بین الاقوامی اخبارات، رسائل و جرائدمیں قانونی، سماجی اور ادبی کالم لکھتے ہیں۔ کالم نگاروں کی عالمگیر تنظیم ورلڈ کالمنسٹ کلب کے نائب صدر بھی ہیں ہیومن رائٹس کمیٹی پنجاب لاہور ہائیکورٹ بار کے چیئرمین کے علاوہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ کمیٹی لاہور بار ایسوسی ایشن کے بانی چیئرمین ہیں۔ آپ حضرت حکیم میاں محمد عنایت خاں قادری نوشاہی آف زاویہ نوشاہی سرگودھا کے خلیفہ مجاز ہیں لاہورمیں وکالت کرتے ہیں۔ ”قانون کی حاکمیت“ کے نام سے ایک کتاب شائع ہوچکی ہے دیگر کتب بھی زیرطباعت ہیں۔

محمد الیاس

مسٹر جسٹس محمد الیاس یکم اکتوبر1931ء کو گجرات کے گاؤں چک فاضل میں پیدا ہوئے۔ 1948ء میں بی اے اور 1951ء میں ایل ایل بی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ 1953ء اکیس سال کی عمر میں سول جج بنے جو ایک ریکارڈ ہے اور گینز بک آف ریکارڈ زمیں درج ہے۔ 1953ء میں جج بننے سے پہلے آپ گجرات میں چوہدری فضل الٰہی سابق صدر پاکستان کے چیمبر میں تقریباً دوسال وکالت کی ہائیکورٹ کا جج بننے سے پہلے جوڈیشری میں کئی حیثیتوں سے خدمات انجام دیں۔ یہ فیڈرل سروس ٹریبونل کے چیئرمین تھے جون 1978ءمیں لاہور ہائیکورٹ کے جج بنے اور 1992ء میں فیڈرل شریعت کورٹ کے جج مقررہوئے۔ 1994ء میں سپریم کورٹ کے جج بنے اسی

دوران1994ء تا 1995ء لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے کام کیا۔ 16 فروری انھوں نے اردوشاعری میں بہت سی کتب تصنیف کیں۔ ”شان وکریم“، ”قدیر و بشیر“، ”احد و احمد“، ”ثنائے کریمین“، ”ظہورمصطفیﷺ“، ”ثنائے رحیمی“، ”لاشریک و بے مثال“، ”سمیع و شافی“، ”فیض کے چشمے“، ”ناسور نارسائی“، ”نوائے نے نواء“، ”غریب شہر“، ”پتے نکلے پھول کھلے“، ”دل صدپارہ“، ”سنگریزوں میں گھر“، ”ہجوم غم“، ”کنجِ تنہائی“، ”تلاش منزل“، ”موجِ چناب“، ”برقِ برہم“، ”دلِ گرفتہ“، ”راہروے درماندہ“، ”کنار راوی“، ”قربِ صاحب“، ”اندیشۂ خزاں“، ”بے بال و پر“، ”چشم تقدیر“، ”آب سواں“، ”بار دوش“، ”کوئے دوست“، ”غبار سفر“، ”شاخ نشیمن“، ”چراغ ِتمنا“، ”سروسخن“، ”لب دریا“، ”صحرائے بے کنار“، ”لب خاموش“، ”جوئے اشک“، ”نخلِ آرزو“، ”زخمِ آرزو“، ”زخمِ رسوائی“، ”کوہ و دشت“، ”کوئی بہار سے کہہ دے“، ”انداز بے رخی“، ”شب فراق“، ”بوئے وفا“، اور ”اردو نثر میں رحمۃ للعالمین کا وسیلۂ جلیلہ“، ”اسلام اور عدل“، ”بکھرے موتی“ اور پنجابی شاعری میں ”کرم کماون والے کچیاں پھوہاراں “اورانگریزی میں *My Rulings , Up dating the Constitution of Pakistan* شامل ہیں۔

محمد زمان کھوکھر

محمد زمان کھوکھر ایڈووکیٹ کا تعلق بھڑیلہ شریف گجرات سے تھا اور ضلع کچہری گجرات سے وکالت کا آغاز کیا۔ وکالت کے ساتھ صحافت اور لکھنے کا بھی شوق تھا۔ آپ ایک مصنف، تاریخ دان، کالم نگار، جرنلسٹ، سوشل اور سیاسی کارکن بھی تھے۔ آپ نے بہت سیر وسیاحت کی اور بہت سی تاریخی اور روحانی کتب کی تالیف کیں۔ ان کی تصانیف میں ”گجرات تاریخ کے آئینے میں“، ”گجرات تصویر کے آئینے میں“، ”حجاز مقدس کا روحانی سفر“، ”سیالکوٹ سے خیبر تک“، ”گجرات کی روحانی شخصیات اور تباہ شدہ بستیاں“، ”گندھارا تہذیب تصاویرکے آئینے میں“، ”خطۂ یونان گجرات“، ”پاکستان میں نو گز لمبے مزارات“، ”پشاور سے کوئٹہ تک“، ”جنوبی پنجاب سندھ“ اور ”بلوچستان میں اولیائے کرام“، ”گوجرخاں اور کہوٹہ کے قدیمی“، ”تاریخی اور روحانی مقامات“، ”ریاض الجنہ، جنت کے باغوں میں سے ایک باغ“،

”خواجہ معین الدین چشتی آف اجمیر شریف انڈیا“، ”گجرات کے دیہات اور ان کی تاریخ“، ”سیالکوٹ تاریخ کے آئینے میں“، ”کچہری میں تیس سال“، ”گلگت سے کراچی تک“، ”گجرات سیاست کے آئینے میں“، ”گجرات صنعت کے آئینے میں“، ”خاکسار تحریک اور حضرت علامہ عنایت اللہ خان المشرقی“، ”پاکستان کا یہ مطلب نہیں تھا“، ”میراپیارا وطن“، ”اولیائے ہند اور مسلمانوں کی عظمت کا نشان“ شامل ہیں۔ محمد زمان کھوکھرکو ان کی ادبی اور دیگر خدمات کے سلسلے میں نشان گجرات، میرکلاں ایوارڈ، بہترین صحافی کا ایوارڈ2001ء سمیت بہت سے اعزازات سے نوازا گیاآپ نے گجرات میں وفات پائی اور وہیں مدفن ہیں۔

محمدمنیر، جسٹس

جسٹس محمدمنیر (سابق چیف جسٹس پاکستان) 1895ء میں امرتسر میں پیداہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے انگلش لٹریچر اور یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔ اور 1921ء میں امرتسر میں وکالت شروع کردی۔ 1922ء میں لاہور آگئے اور یہاں وکالت شروع کردی۔ 1937ء میں پنجاب کے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے۔ 1940ء میں انکم ٹیکس اپیلانٹ ٹریبونل کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ 1942ء میں لاہور ہائیکورٹ لاہورکے جج مقرر ہوئے۔ 1947ء میں پنجاب باؤنڈری کمیشن میں جسٹس دین محمد کے ساتھ مسلم لیگ کی نمائندگی کی۔ اسی سال انہیں پاکستان پے کمیشن کا چیئرمین مقررکیاگیا۔ 1949ء میں لاہور ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مقرر ہوئے۔ 1954ء میں پاکستان فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس مقرر ہوئے۔ چیف جسٹس کے علاوہ جون 1956ء سے جولائی 1957ء تکDelimitation Commission کے چیئرمین بھی رہے اور مئی 1960ء کو اپنے عہدہ سے ریٹائر ہوگئے۔ جسٹس محمد منیر کا سب سے متنازعہ فیصلہ گورنر جنرل کی طرف سے 24اکتوبر 1954ء کو آئین ساز اسمبلی کی تنسیخ کو نظریہ ضرورت کے تحت جائز قرار دیا جانا سمجھا جاتا ہے۔ جسٹس محمدمنیرنے 1979ءمیں وفات پائی۔ جسٹس محمدمنیرنے ایک کتابFrom Jinnah to Ziaتحریر کی .جس میں یہ قرار

دیا کہ قائداعظم محمد علی جناح ایک سیکولر ریاست چاہتے تھے۔ اس کے علاوہ قانون شہادت کے اصول اور ان کا خلاصہ تصنیف کی۔

منظور حسین سیال

جسٹس منظور حسین سیال 25 مارچ 1931ء کو موضوع علی خاں سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ میں مہر کبیر خاں سیال کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حویلی بہادر شاہ اور جھنگ میں حاصل کی اسلام کالج لاہور سے ایم اے فلسفہ اور یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔کچھ عرصہ اسلامیہ کالج میں بطور لیکچرار ملازمت بھی کی پھر گورنمنٹ کالج شیخوپورہ میں بطور لیکچرار خدمات انجام دیتے رہے۔ 1963ءمیں سرکار ی ملازمت سے استعفیٰ دے کر پیشہ وکالت اختیار کیا۔ 10 جولائی 1979ء کو ہائیکورٹ اور1993ءکو سپریم کورٹ کے جج بنے۔ جنوری 1997ء کومحتسب اعلیٰ پنجاب تعینات ہوئے اور2000ء میں اس عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ بہت سی رفاعی، تعلیمی اورادبی تنظیموں سے وابستہ رہے۔ آپ نے صدر قائداعظم فورم، ٹرسٹی ممبر جھنگ ایجوکیشن ٹرسٹ، چیئرمین جھنگ ویلفئیر ٹرسٹ لاہور پاکستان، صدر جھنگ چنیوٹ آفیسرز ایسوسی ایشن اور صدر انجمن حمایت اسلام لاہور کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اپنی جائیداد کا بھی بہت بڑا حصہ رفاعی کاموں میں لگا دیایکم اکتوبر 2020ءکو لاہور میں وفات پائی 2020ء میں ہی ان کی خود نوشت سوانح حیات کے نام سے شائع ہوئی۔

منیر اختر،میاں

میاں منیر اختر ایڈووکیٹ 9اگست 1940ءکو راولپنڈی میں میاں کریم بخش کے ہاں پیداہوئے راولپنڈی سے بی اے اور 1963ءمیں پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیازمانہ طالب علمی میں بہترین مقرر تھے۔ لاء کالج کی سٹوڈنٹس یونین کے سیکرٹری اور صدر رہے۔ آپ کا تعلق ایک روحانی خاندان سے ہے۔ 1963ء میں راولپنڈی میں وکالت کرتے تھے۔ بعدازاں لاہور شفٹ ہوگئے اور وکالت کرنے لگے۔ دوران وکالت

حمایت اسلام لاء کالج اور یونیورسٹی لاء کالج میں کافی عرصہ تک مختلف مضامین پڑھاتے رہے۔ 1988ء میں لاہور ہائیکورٹ کے جج مقررہوئے اور 8 اگست 2002ء کو بطور جج لاہور ہائیکورٹ ریٹائر ہوئے ۔

آپ چیئرمین بیت المال پنجاب ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ممبر سینڈیکیٹ بہاؤالدین ذکریایونیورسٹی ملتان اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور بھی رہے۔ قانون دان ہونے کے ساتھ آپ شاعر، خطیب، محقق، مورخ، حکیم اور مصنف بھی ہیں۔ آپ طبعاً صوفی منش اور انسان دوست ہیں۔ ممتاز قادری کے مقدمہ کی پیروی بھی کی آپ کی تصانیف میں نعتیہ مجموعہ، "حاضری سے حضوری تک"، "تحفظ ناموس رسالتﷺ"،"عقیدہ اور قانون"، "عائلی نظام کا نیا قانون"، "فکرفروزاں"، "فلیفوا حوا" اور "فریبِ فروزاں" شامل ہیں۔

حوالہ جات

(1) لیلیٰ خٹک، ”شبِ ہجراں“، فیصل آباد: فراق پبلشرز، ۲۰۱۵ء،ص18

(2) ایضاً، ص18

(3) ایضاً، ص31

(4) ایضاً، ص31

(5) ایضاً، ص98

(6) لیلیٰ خٹک، ”موسمِ ہجراں“، فیصل آباد: فراق پبلشرز، 2006ء، ص22

(7) ایضاً، ص50

(8) ایضاً، ص50

(9) ایضاً، ص63

(10) عاطف محتشم خان، ”گل فخر کریں“، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۲۲ء، ص35

(11) ایضاً، ص44

(12) ایضاً، ص105

(13) ایضاً، ص194

(14) قمر رضا شہزاد، ”شش جہات“، لاہور: شرکت پبلشرز، ۲۰۲۱ء، ص۱۳

(15) ایضاً، ص43

(16) قمر رضا شہزاد، ”یاد دہانی“، لاہور: شرکت پبلشرز، ۲۰۲۱ء، ص45

باب چہارم

پنجاب کی تحصیلی بار ایسوسی ایشنز کا ادبی کردار

باب چہارم

پنجاب کی تحصیلی بار ایسوسی ایشنز کا ادبی کردار

پنجاب بار کونسل کے زیر جہاں ضلعی بار ایسوسی ایشنز بھی اپنا اہم کردار ادا کر رہیں وہاں تحصیلی بار ایسوسی ایشنز بھی اپنی ادبی خدمات انجام دینے میں نمایاں ہیں۔ پنجاب کی ضلعی بار ایسوسی ایشنز اور تحصیلی بار ایسوسی ایشنز میں ادب و ثقافت کے بنیادی اُصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے وکلا کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لیے جو ادبی فورم بنائے گئے ہیں ان کے زیر اہتمام مشاعرے، ادبی تقریبات، سیمینارز، ادبی کانفرنسز، تعلیمی ورکشاپس اور لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ ینگ رائٹرز کو مزید سیکھنے کا موقع ملے۔ا س وقت ضلع بہاول پور کی تحصیل حاصل پور میں خضر حیات چیمہ، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے اپنے والد مرحوم کے نام پرعاشق حسین ایڈووکیٹ ویلفیئر فاؤنڈیشن چلا رہے ہیں اور اس کے زیر اہتمام مختلف ادبی تقریبات اور ادبی مقابلہ جات کا انعقاد کرواتے رہتے ہیں تاکہ نوجوان نسل کو ادب سے روشناس کرایا جاسکے۔ ڈسکہ بار ایسوسی ایشن میں بھی نعت فورم کے زیر اہتمام مختلف اسلامی اور ادبی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔ ضلعی اور تحصیلی بار ایسوسی ایشنز کے زیر اہتمام مختلف قسم کے رسائل و جرائد بھی شائع کیے جاتے ہیں اور ان میں کالمز کے ساتھ وکلا کا کلام بھی شائع ہوتا ہے اور بار کونسل اور بار ایسوسی ایشنز کے زیر سایہ ہونے والی تقریبات کی رپورٹس شائع کی جاتی ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے بار ایسوسی ایشن کی لٹریری کمیٹی کو ممبر پنجاب بار کونسل بیرسٹر محمد احمد قیوم صاحب احسن طریقے سے چلا رہے ہیں اور گاہے بگاہے اس کے زیر اہتمام ادبی تقریبات کا انعقاد کرتے ہیں۔

آصف جاوید خواجہ

خواجہ آصف جاوید ایڈووکیٹ 1953ء میں سیالکوٹ میں پیداہوئے۔ ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کرکے لاہور آگئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کی دوران تعلیم طلبہ کی سیاست میں بہت سرگرم رہے۔ جس کی وجہ سے عرصہ تک قید و بنداور سختیوں کا شکار رہے۔ 2003ء سے لاہور میں وکالت کررہے ہیں اپنی سیاسی زندگی کے بارے میں، "کئی سولیاں سرراہ تھیں"، کے نا م سے اپنی خودنوشت تحریر کی۔

اخترحسین ایڈووکیٹ

اخترحسین ایڈووکیٹ 2 فروری 1946ءکو جہلم کے ایک گاؤں کھائی کلیہ میں ایک کسان گھرانے میں پیداہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول میں حاصل کی۔ میٹرک سنگھوئی نامی ایک قصبہ کے ہائی سکول سے کیا۔ 1963ءمیں اسلامیہ کالج کراچی میں داخلہ لیااور اسی سال سٹوڈنٹس فیڈریشن میں شامل ہوگئے۔ 1969ءمیں بی اے اور 1972ءمیں ایل ایل بی کیا۔ 1971ءمیں اسلامیہ لاء کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر اورNSFکے نائب صدر رہے۔ 1973ءمیں کراچی میں وکالت شروع کی۔1984ء میں جنرل ضیاء الحق اور 2007ءمشرف دور میں قید رہے۔ 1985ءمیں کراچی بار ایسوسی ایشن کے سیکرٹری اور 2005ءمیں سندھ ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدرمنتخب ہوئے۔ 1992ء سے 1998ءتک سندھ بار کونسل کے رکن اور 1997ءمیں وائس چیئرمین رہے۔ 2010ء سے 2020ء دس سال تک پاکستان بار کونسل کے رکن اور 2012ء میں وائس چیئرمین منتخب ہوئے۔ 2019ء تا 2021ء دوسال تک جوڈیشل کمیشن آف پاکستان کے رکن رہے۔ ڈیموکریٹک لائرز ایسوسی ایشن پاکستان کے جنرل سیکرٹری اور بائیں بازو کے وکلاء کی بین الاقوامی تنظیم انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف ڈیموکریٹک لائرز کے ڈپٹی جنرل سیکرٹری رہے۔ عوامی ادبی انجمن اور ینگ رائٹرز کے کاموں میں بھی شریک ہوئے عملی سیاست کا آغاز عوامی نیشنل پارٹی سے کیا۔ اس پر پابندی کے بعد نیشنل

ڈیموکریٹک پارٹی اور پاکستان نیشنل پارٹی سندھ کے عہدیدار رہے۔ 1976ء اور 1977ء میں کمیونسٹ لیگ قائم ہوئی جس کے آپ شریک بانی تھے۔ 1988ءمیں کمیونسٹ لیگ اور سوشلسٹ پارٹی کے ادغام سے پاکستان ورکرز پارٹی قائم ہوئی۔ جس کے آپ جنرل سیکرٹری رہے 1992ءمیں پاکستان ورکرز پارٹی، قومی محاذ آزادی اور قومی انقلابی پارٹی سے عوامی جمہوری پارٹی تشکیل دی۔ 1999ء میں عوامی جمہوری پارٹی، پاکستان نیشنل پارٹی اور سوشلسٹ پارٹی سے تشکیل پانے والی نیشنل ورکرز پارٹی 2010ء میں نیشنل ورکرز پارٹی کمیونسٹ پارٹی، مزدور کسان پارٹی سے تشکیل پانے والی ورکرز پارٹی، عوامی پارٹی پاکستان اور لیبر پارٹی پاکستان سے تشکیل پانے والی عوامی ورکرزپارٹی کے جنرل سیکرٹری رہے۔ اس وقت عوامی ورکرزپارٹی کے نائب صدرہیں ان کا ادب سے بھی گہرا تعلق ہے ان کے مضامین اوراخباری تحریروں پر مبنی کتاب، "سماجی تبدیلی کی سیاست" اور ایک کتاب بعنوان "پاکستان میں بنیادی زرعی اصلاحات" اور "پانی کی تقسیم کا مسئلہ قانونی اور آئینی نقطہ نظر" اور "جدوجہد" چھپ چکی ہیں۔

افتخار عالم تنولی

افتخار عالم تنولی ایڈووکیٹ 14مارچ 1967ءکومانسہرہ میں محمد ذکریا کے ہاں پیدا ہوئے۔ مانسہرہ سے میٹرک کرنے کے بعد ایف اے اور بی اے پرائیویٹ طور پرپاس کیا۔ پہلے روالپنڈی لاء کالج اور بعد میں ایس ایم لاء کالج کراچی سے ایل ایل بی کیا۔ 2003ءمیں وکالت کالائسنس حاصل کیا۔ 1986ءسے 2000ءتک استقلال یوتھ لیگ میں بطور جنرل سیکرٹری صوبہ سرحداور مرکزی سیکرٹری اطلاعات خدمات انجام دیں۔ ملکی اور غیرملکی سطح پر مختلف سیمینارزمیں شرکت کی مقصدی شاعری کرتے ہیں تین کتابیں "خزاں کے سائے میں"، "میری نسلو گواہ رہنا"، اور "جھیل آنکھیں" چھپ چکی ہیں۔

افضل احسن رندھاوا

افضل احسن رندھاوا ایڈووکیٹ یکم ستمبر 1937ء کو امرتسر میں پیداہوا ابتدائی تعلیم سیالکوٹ سے حاصل کی۔ یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے ایل ایل بی کیااور فیصل آباد میں وکالت شروع کی۔ بائیں بازو کے نظریات رکھتے تھے۔ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر 1972ءکے ضمنی الیکشن میں ایم این اے کا الیکشن جیتے مارشل لاء دور میں حکومت کے زیر عتاب بھی رہے ۔آپ پنجابی زبان کے شاعر کالم نگار، ناول نگار، مترجم اور ڈرامہ نگار بھی تھے۔ ادبی خدمات سے سلسلہ میں بہت سے انعامات بھی حاصل کیے۔ جن میں آدم جی ایوارڈ، پرائیڈ آف پرفارمنس اور کمال فن ایوارڈ شامل ہیں۔ ان کی کتب میں پنجابی کتاب، "دیوا تے دریا"، "سورج گرہن" (1984ء) "دوابہ" (1981ء، 1982ء) "پندھ" چار ناول اور شاعری میں ان کی کتب، "شیشہ اک لشکارے دو"، (1965ء) "رات دے چار سفر" (1975ء) "پنجاب دی وار" (1979ء) "مٹی دی مہک" (1983ء) "پیالی وچ آسمان" (1985ء) "چھیواں دریا" (1997ء) وغیرہ ہیں جب کہ کہانیوں میں، "رن"، "تلوارتے گھوڑا" (1973ء) "رندھاوادیاں کہانیاں" (1988ء) "منا کوہ لاہور" (1989ء) "الٰہی مہر" (2013ء) اور "تراجم میں ٹٹ بھج"، (1986ء) "موت دا روزنامچہ" (1993ء) چھوٹی کہانیوں کا مجموعہ اور چار ناول، چار چھوٹی کہانیوں کے مجموعے چھ شاعری کے مجموعے، ریڈیو اور ٹی وی کے ڈراموں کے مجموعے، ترجمہ افریکن ناول، افریقی شاعری کا مجموعہ، دنیا کے لیڈرز کے انٹرویوز وغیرہ شامل ہیں۔ 13 ستمبر 2017ء کو وفات پائی۔

انتظار محمد خاں، کنور

کنور انتظار محمد خاں ایڈووکیٹ یکم اپریل 1946ء کو پیداہوئے۔ لاء کرنے کے بعد 1973ء میں لاہور میں وکالت شروع کی۔ 1976ء میں ہائیکورٹ اور 1999ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ 1987ء کو ملتان میں شفٹ ہوگئے۔ آج کل ملتان میں وکالت کرتے ہیں۔ تصنیف و تالیف سے گہرا تعلق ہے اب تک چودہ کتب تحریر کرچکے ہیں۔ جن میں "تاشقند سے شملہ تک"، "غداروں کی جنت پاکستان"، "تاریخ پاکستان سازشوں اور غداروں کی داستاں"، "ایمان فروش جنرل کی داستان"، "چینی جرائم کی دلکشا داستان"، "پاکستان بھارت کی ایٹمی جنگ کی داستان"، "اسلام کے عظیم سپہ سالاروں

کی ایمان فروش داستان"، "نبوت جھوٹے دعویداروں کی داستان"، "انسان اور شیطان کے سفر کی داستان"، "شیطان کے عروج وزوال کی داستان"، "راجپوتوں کی اخلاقی بلندی اور پستی کی داستان" شامل ہیں انگریزی میں ان کی کتاب *Secrets of defeat- Rotten Judgments* شامل ہے۔

ایس اے رشید

ایس اے رشید ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ اصل نام پیر شیخ عبدالرشید تھا۔ آپ 10 مارچ 1934ء کو پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے اور ایم اے ریاضی کیا۔ بعد میں ایم اے اسلامیات اور اسلامیات میں ہی پی ایچ ڈی کیا۔ ایل ایل بی پنجاب یونیورسٹی سے پہلی پوزیشن میں پاس کرکے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ پی سی ایس میں بھی پہلی پوزیشن حاصل کرکے 1971ءمیں بطور مجسٹریٹ درجہ اول خدمات انجام دیں۔ 1971ءمیں ملازمت کو خیرباد کہہ کروکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ 2005ءمیں ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ بنے آپ نہایت پڑھے لکھے قانون دان ہونے کے ساتھ تصوف پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ تصنیف و تالیف کا بھی شوق تھا آپ نے میڈیکل ڈکشنری کے علاوہ اپنی سوانح عمری اور "مذہب اور محبت" کے نام سے شاعری کی ایک کتاب تحریر آپ نے یکم مئی 2021ء کو لاہورمیں وفات پائی۔

بابر اعوان

بابر اعوان ایڈووکیٹ اصل نام ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان ہے۔ 27جنوری 1958ءکو پیداہوئے۔ 1975ءکوپنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور 1978ءمیں ایم اے کیا1986ءمیں کراچی یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیااور سندھ ہائیکورٹ میں وکالت شروع کردی۔ آج کل اسلام آبادمیں وکالت کرتے ہیں۔ بابر اعوان نے اپنی سیاسی زندگی کا آغازپیپلزپارٹی سے کیا۔ 2004ءمیں بینظیربھٹونے پارٹی کا سیکرٹری فنانس مقرر کیا۔ 2006ءمیں پارٹی کے ٹکٹ پر سینٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ 2008ء میں پیپلز پارٹی کے وزیر قانون اور پارلیمانی امورمقرر ہوئے۔ بعد میں انفارمیشن اور ٹیکنالوجی

کا قلمدان بھی سپرد ہوا۔ بینظیر بھٹو کیس پیروی کرنے کے لیے وزارت سے استعفیٰ دے دیا۔ 2017ء میں بابراعوان نے تحریک انصاف میں شمولیت اختیارکرلی۔ 2020ء سے 10اپریل 2022ء تک وزیراعظم پاکستان عمران خان کے پارلیمینٹری اور انصاف کے امور کے مشیر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ 2012ء کو بابر اعوان کو ستارہ امتیاز ملا۔ بابراعوان بائیں بازو کے خیالات رکھتے ہیں۔ آپ کالم بھی لکھتے ہیں ان کے اخبارات میں چھپنے والے کالموں کا مجموعہ وکالت کے نام سے اور کراچی قتل عام، از خود نوٹس سپریم کورٹ آف پاکستان کے نام سے دوکتب چھپ چکی ہیں۔

بختیار علی سیال

بختیار علی سیال ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ریٹائرڈ جج عدالت انسداد دہشت گردی، 5اپریل 955کو کوٹ رادھاکشن ضلع قصور کے ایک ممتاز، معززو معتبراور باکمال ایجوکیشنسٹ خورشید عالم کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی سکول سے حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے سیاسیات، تاریخ، اسلامیات، ایل ایل بی، ڈی ایل ایل اور پنجاب یونیورسٹی کے تعاون سے جامعہ نعیمیہ سے شریعت لاء میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ دوران تعلیم تعلیمی کیرئیر نہایت شاندار رہا قائداعظم سکاؤٹ بھی رہے۔ 1980ءمیں بار میں شامل ہوکر بار کی سطح پر خدمات انجام دیں۔ 1981ء میں فنانس سیکرٹری، 1985ءمیں سیکرٹری اور 1991ءمیں لاہور ڈسٹرکٹ بار کے الیکشن میں حصہ لیااور نائب صدر منتخب ہوئے 1981ء، 1982ءمیں نوجوان وکلاء کی تنظیم پاکستان ینگ لائرز فورم قائم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیااور اس کے پہلے بانی سنٹرل کنوئینر منتخب ہوئے۔ 2008ء میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کمیٹی کے پنجاب ممبر ایگزیکٹو منتخب ہوئے۔ 2016ءمیں سپریم کورٹ کی آل پاکستان لاء ریفارمز کمیٹی کے رکن نامزد ہوئے۔ 2017ءمیں سپریم کورٹ بارایسوسی ایشن کے سینئرنائب صدر منتخب ہوئے 1981ء، 1982ء میں ممبر اینٹی ٹاؤٹ کمیٹی لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن 1991ءسے 1998ء تک پھر 2003ء سے 2005ء تک پھر 2011ء، 2012ءتک ممبر ایگزیکٹو کمیٹی لاہورہائیکورٹ بار ایسوی ایشن رہے 1996ء تا

1998ء ممبر لٹریری کمیٹی لاہورہائیکورٹ بارایسوی ایشن رہے 2011ء، 2012ء میں ممبر جیل ریفارمز کمیٹی رہے 2013ء، 2014ءپھر 2018ءاور2019ءاور2020ءمیں نائب چیئرمین ہیومن رائٹس کمیٹی رہے رفاع عامہ کے کاموں میں دلچسپی ہونے کی بناپر مختلف رفاعی اداروں سے منسلک ہیں جو درج ذیل ہیں جنرل سیکرٹری انجمن فلاح عام (رجسٹرڈ) کوٹ رادھاکشن، جنرل سیکرٹری ڈیلی ٹریلولرز ایسوسی ایشن، ممبر امن کمیٹی کوٹ رادھاکشن، جنرل سیکرٹری انجمن شہریان لاہور، جنرل سیکرٹری تحریک اتحاد ملت، جنرل سیکرٹری محاذ استحکام پاکستان، جنرل سیکرٹری پاکستان یوتھ کونسل، 1991ء سے 1995ء تک نان آفیشل ویزیٹر کیمپ جیل لاہور، چیئرمین ہیومینٹی (انسانی حقوق کی کمیٹی)، سینئر وائس پریذیڈنٹ ورلڈ کونسل فار ہیومن رائٹس اینڈ ڈویلپمنٹ (انٹرنیشنل) دوران طالبعلمی قائداعظم سکاؤٹ و ٹرپ لیڈر اور سکول کی بزم ادب کے سیکرٹری اور سئنیر مانیٹرہونے کی وجہ سے متعدد تحائف و انعامات لیے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں نائب صدر بائیولوجیکل سوسائٹی رہے ایک سال تک ہاسٹل مینیجراور ہاسٹل کیئر و چیئرمین مسجد کمیٹی رہے زمانہ طالب علمی میں جب سیاست میں حصہ لینا شروع کیا تو کالج یونین الیکشن میں حصہ لیااور کرش انڈیا اور بنگلہ دیش نامنظور تحریک میں حصہ لیااسلامی جمیعت طلباکا اپنے شہر کا ناظم اور امیدوار رکنیت بھی رہے جب ملکی سیاست میں حصہ لیا تو دائیں بازو کی معتدل سیاست کی 1971ءمیں پان اسلامک ازم سے متاثر ہوکر تنظیم تحریک اسلام قائم کی1977ءمیں اسلامی انقلابی تنظیم (IRO) قائم کی اور بطور چیئرمین خدمات انجام دیں۔ پاکستان میں اسلامی نظام کے لیے مسلم پریشرز کے نام سے پریشرگروپ بنایا۔ 1982ءمیں مسلم لیگ وکلاء محاذ کے جوائنٹ سیکرٹری بھی رہے۔ ایم آر ڈی کی تحریک میں بھی انھوں نے حصہ لیا مندوب وحدت المسلمین 1984ء تا1997ءسیکرٹری موتم العالم اسلامی لاہوررہے چیئرمین یوتھ کمیٹی مسلم لیگ محاذ لاہور ممبر ایگزیکٹو مسلم لیگ وکلاء محاذ لاہوررکن پنجاب کونسل مسلم لیگ پنجاب، سیکرٹری نشرو اشاعت اسلامی جمہوری اتحاد پاکستان، ڈپٹی چیف آرگنائزر پاکستان انقلاب پارٹی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری

پاکستان انقلاب پارٹی، چیف آرگنائزر ریلوے ایمپلائز ایکشن یونین (ورکشاپس) پاکستان، کنوینئر پاکستان پاسبان اتحاد (پنجابی پختون اتحاد کا پاکستان ورشن) سابق پروفیسر و صدر شعبہ تاریخ گارڈن کالج لاہور، سابق پروفیسر اردو لاء کالج لاہور، 1993ءمیں سکندرآباد (حیدرآباد دکن انڈیا) اور1996ءمیں جے پور انڈیامیں سیف یوتھ کیمپ میں پاکستان کی نمائندگی کی1997ء میں واردھامیں ایک سیمینار میں شرکت کی دعوت ملی جس میں بوجوہ شرکت نہ کی جنرل سیکرٹری پاکستان انڈونیشیا، برادرہڈ، 1997ء سے 2002ء تک بطور سپیشل جج عدالت انسداد دہشت گردی بہاولپور دویژن خدمات انجام دیں اور اس دوران بہت سے اہم مقدمات کے فیصلے کیے ماہر قانون دان ہونے کے ساتھ ادب شناس بھی ہیں۔ یہ شاعر، محقق، نقاد، مترجم، مولف اور ادیب ہیں انہوں نے ایک رسالہ "کامریڈ" کے نام سے جاری کیایونیورسٹی لاء کالج میں "المیزان" رسالے کے معاون ایڈیٹر بھی رہے۔ لاء کالج میں حلقہ ادب قائم کیااور اس کے بانی و صدر منتخب ہوئے۔ معاون ایڈیٹر ماہنامہ "زیرلب"، لاہور بھی رہے۔ 1991ء اور 1992ء میں "بارانیڈبنچ" رسالہ کے ایڈیٹر بھی رہے ان کی کتب میں "بانگ رحیل" 1976ءمیں شائع ہوئی۔ "در سوزاں" نثری نظموں کا مجموعہ 1979ءمیں شائع ہوا۔ ان کی زیر طبع کتب میں "سولی اور ساتواں جوگ" (نثری نظمیں اردو اور پنجابی)۔ "لاہور از ابتداء تا 2017ء" (تاریخ لاہور) "انسائیکلوپیڈیا لاہوریکا" (لاہور کا انسائیکلوپیڈیا) پاکستان کے صاحب قلم اور صاحب کتاب وکلاء، بخت خاں کی ڈائری، اور فقرے فکرے شامل ہیں۔

؟

میں ابن آدم ہی نہیں
وارثِ آدم بھی ہوں
میراثِ آدم کیا ہے؟
تخلیق آدم کیا ہے؟
یہ راز ہستی کیا ہے
حیات و ممات کیا ہے

میں حدود میں مقید کیوں ہوں

میری وراثت نامکمل کیوں ہے

یہ مصنوعی حلقہ بندیاں کیوں ہیں

یہ میرے "عہد" کے "باغی" کیوں ہیں

یہ میرے غاصب کیوں ہیں؟[1]

پھول

خوبصورت رنگ برنگ پھول

جو چمن کا سہاگ کہلاتے ہیں

توڑ لو

ان پھولوں کو

نوچ ڈالو چمن کا حُسن

سہاگن کو بیوہ کر دو

ہم ان پھولوں کو

مسل کر

خوشبو پیدا کریں گے[2]

شکار نیست

برگد کے بوڑھے درخت کی

نیم جان شاخ پر لگے

تین خزاں رسیدہ پتے

زردی کا تلک لگائے

پیغام اجل کے منتظر

لو! دو گر گئے

اور تیسرا

بوڑھی بیوہ کے مقدر کی طرح

ابھی تک

تقدیر کے فیصلے کا منتظر[3]

میں ابن فنا ہوں

مجھے! مجھ میں رہنے دو

مجھ میں تقدیس کا پارا نہیں

میرا بدن کانچ

حلق پارہ

سوچ ابریشم

مگر دل پتھر

میں حجرِ مقدس ہوں؟

میرا ذکر ماہ پرویں میں

میری کمد کہکشاؤں میں

ستارے میری راہ کا گردوں

کائنات میں پھیلا ہر سُو

میری سوچ کا فسوں

مجھے مجھ میں رہنے دو

میں ابن فنا ہوں

مجھ میں تقدیس کا پارا نہیں

یہی وہ مقتل ہے

جہاں

خدائی کے دعویٰ کو جی چاہتا ہے[4]

سنگستان

پتھر کی بستی

اور!

سنگریزے... رکھوالے

لوگ تھے سونے چاندی کے

صورت سے بے حس تھے سارے

چہرے ان کے کالے کالے

دلوں پہ وحشت چھائی تھی

ہر چہرے کو

میں نے پرکھا

میرا اپنا کوئی نہ تھا

سب پہ چھاپ بیگانی تھی[5]

اپنے آپ کو بچا لو

میں سمجھتا ہوں!

تیرے دل پر قفل زنگ آلود ہوچکے تھے

جما ہوا زنگ تیرے پرزوں کو کھا گیا

تجدید کا عمل تجھے توڑ پھوڑ دے گا

تجھے تحلیل زنگ کی

ناگزیر حقیقتوں کا سامنا کرنا ہوگا

اس زنگ کو مٹا دے

اپنے آپ کو بچا لے[6]

کہانی

چشمِ نم سے ایک نیر ٹپکا

جسے دھرتی نے جذب شوق بخشا

اس کی کوکھ سے اُبھرنے والے پودے کو

اک پھول کھلا

جس کی خوشبو

آنسو کے قطرے کی طرح

.........نمکین تھی[7]

عہدِ ریفارمر

ایک سیاستدان نے کہا

میں معاشرے کا

آپریشن کروں گا

میں نے ا س سے کہا

آپریشن ضرور کرنا

مگر پہلے

اپنے اوزاروں اور ہاتھوں کو

بدنیتی کے

جراثیموں سے

پاک کرلینا! [8]

جائزہ

کیلنڈر بوڑھا ہو رہا ہے

تاکہ ہم بھی بوڑھے ہوں

اور!

وہ پھر جوان ہوجائے گا[9]

ہوس

تنگیٔ داماں کے میرے

تم کیوں شاکی ہو

یا تو میں بے بس ہوں

کچھ اپنے پیمانوں کا بھی

خیال کیا ہوتا.........[10]

بختیار علی سیال کا ایک مضمون ملاحظہ کیجیے:

پاکستان میں ٹریفک کے چند مسائل اور ان کا ممکنہ حل

جوں جوں انسانی آبادی کا حجم بڑھتا جا رہا ہے، بستیاں پھیل رہی ہیں۔ صنعتی ترقی کی بدولت لوگوں کا ہجوم، مضافات اور دیہات سے قصبوں اور شہروں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لوگوں کو روزانہ اپنے کاروبار اور ملازمت کی جگہوں پر جانے کے لیے سفر اختیار کرنا پڑ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے صبح و شام بالخصوص اور تمام دن بالعموم سڑکوں پر عوام اور گاڑیوں کا سمندر اُمڈ آتا ہے۔ جب کہ زمین کا دامن پہلے دن کی طرح اتنا ہی ہے۔ حکومت، سڑکیں اور شاہراہیں چوڑی اور کشادہ کرنے پر پوری توجہ دے رہی ہے مگر سڑکیں، آبادی اور ٹریفک میں کئی گنا اضافہ کے حساب سے چوڑی کرنا ناممکن ہے۔

گزرے دور میں ٹریفک کو کنٹرول کرنے کا فریضہ ٹریفک پولیس کے سپرد تھا۔ مگر گذشتہ حکومت نے "ٹریفک وارڈن" کے نام سے نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لیے بھرتی کی اور ان کا معقول مشاہرہ مقرر کیا۔ مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ ٹریفک کی بے ترتیبی اور اس کا بے ہنگم پن اپنی جگہ موجود ہے۔

عوام کو ابھی تک ٹریفک وارڈنز کے فرائض کی نوعیت کا علم نہیں ہوسکا۔ صرف چند مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ ٹریفک اشارہ اگر کام نہ کر رہا ہو تو ٹریفک وارڈنز ٹریفک کو ہاتھ کے اشاروں سے کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اکثر چوکوں اور چوراہوں پر ٹریفک وارڈنز، دو یا تین تین کی ٹولیوں میں ٹریفک سے بے تعلق گپوں میں مشغول نظر آتے ہیں۔ اور جب بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اشارہ کام نہیں کرتا تو ٹریفک جام ہوجاتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے تک تو یہ صورتحال تھی کہ ٹریفک وارڈنز عوام سے لڑنے اور محض پیچھا کرکے چالان کرنے میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ تاہم یہ حقیقت اپنی جگہ موجود ہے کہ وارڈنز کا نظام کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود مجموعی طور پر ناکام ہے۔ اس کی وجود میں زیادہ گہرائی میں جانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے تمام لوگ واقف ہیں۔ ٹریفک کے انتظام کے مجموعی ڈھانچہ میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ جس کے لیے حسب ذیل تجاویز مفید ثابت ہوسکتی ہیں:

۱- ٹریفک قوانین کی پابندی: ڈرائیور حضرات کو ٹریفک قوانین کی پابندی پر سختی سے مجبور کیا جائے اور خلاف ورزی کرنے والے کر ہو قیمت پر سزا دی جائے۔

2- جب بھی کوئی گاڑی سڑک پر آئے تو فنی طور پر فٹ ہونی چاہیے۔ ناقص، سست رفتار اور خستہ حال گاڑیوں کو سڑکوں پر آنے سے روکا جائے۔

3- ڈرائیور کا لائسنس یافتہ اور تجربہ کار ہونا ضروری ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کم سن بچے گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں چلا رہے ہوتے ہیں اور ان کے والدین اور بزرگ بڑے فخر کے ساتھ ان کے ہمراہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ قانون میں گنجائش پیدا کرکے ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کروانے والے والدین کو بھی سزا دی جانی چاہیےا ور اس سلسلہ میں قانون کا نفاذ کرنے والے ادارے کسی بھی طرح کی رعایت نہ برتیں۔

4- معدوم ہوتے جا رہے تانگہ اور ریڑھا کی جگہ اب موٹر سائیکل رکشہ، رکشہ اور پیٹر رکشہ نے لے لی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بہت کم سن بچے اور عمر رسیدہ ڈرائیور ان رکشوں کو بہت بےدردی اور لاپرواہی سے چلا رہے ہوتے ہیں اور ایک ایک رکشے میں درجنوں کے حساب سے سواریاں لاد رکھی ہوتی ہیں، بشمول موٹر سائیکل رکشہ کی ٹینکی کے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ سکول جانے والے رکشہ ڈرائیوروں نے چھوٹے چھوٹے بچوں کو رکشوں میں بڑے بھدے اور ظالمانہ طریقے سے پھنسا اور لٹکا رکھا ہوتا ہے جو کہ نہ صرف انسانیت کی تذلیل بلکہ ننھے منے بچوں کی جانوں سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ موٹر سائیکل رکشوں کے نابالغ اور نومولود ڈرائیوروں کے پاس کسی طرح کا لائسنس یا گاڑی کے کاغذات نہیں ہوتے۔ جب کہ ٹریفک پولیس، پولیس یا وارڈنز ان موٹر سائیکل رکشوں کے ڈرائیوروں سے کوئی تعرض نہیں کرتے۔ ٹریفک کنٹرول کرنے والے اداروں کے علاوہ والدین کو بھی اس لاقانونیت کا نوٹس لینا چاہیے اور سواریوں کو بھی اس رویہ کی حوصلہ شکنی کرنا چاہیے۔

5- کچھ عرصہ قبل ٹریفک مجسٹریٹ بعض جگہوں پر ناکے لگا کر ٹریفک کو چیک کیا کرتے تھے۔ یہ سلسلہ بھی اب معدوم ہے۔ بڑے شہروں میں تو ٹریفک وارڈنز کا نظام معرض وجود میں آچکا ہے۔ جب کہ چھوٹے شہروں، قصبوں اور دیہات میں

ابھی تک سڑکوں اور شاہراہوں پر ٹریفک پولیس کے جوان کبھی کبھار مہینہ کے ابتدائی، وسطی یا آخری ایام میں اپنے ”مخصوص فرائض“ کی تکمیل کے لیے نظر آتے ہیں۔ جب کہ ٹریفک کو کنٹرول کرنا شاید اب ان کی ذمہ داری میں شامل نہیں ہے۔ مضافاتی راستوں پر بسوں اور ٹرکوں کی تیز رفتاری، ٹرالوں، ٹریکٹروں اور ان کے ہمراہ ٹرالیوں میں چارہ، توڑی یا دیگر اشیاء کا بے ہنگم طریقہ سے لداؤ، جو بعض اوقات وہیکل کے اپنے حجم سے کئی گنا پھیل کر سڑک کو ہلاک کرکے جہاں دوسری ٹریفک کے لیے راستہ محدود کردیتا ہے وہاں خوفناک قسم کے حادثات کا بھی باعث بنتا ہے۔ جس میں ہر ماہ سینکڑوں قیمتی جانیں ضائع ہوجاتی ہیں اور کئی گھر اُجڑ جاتے ہیں۔ ٹریکٹر ٹرالی، بسوں، ٹرالوں اور ٹرکوں کے لیے ماضی میں ایک رفتار مخصوص تھی، جس سےتجاوز کرنا جرم تھا، مگر اب شاید تیز رفتاری جرم نہ ہے۔ سڑکوں پر ٹریفک کی روانی کے دوران گاڑیوں کا ایک دوسری کو غلط طور پر کراس یعنی Over Take کرنا عام ہے جو حادثات کی وجہ بنتا ہے۔ بڑی اور Slow ٹریفک خاص طور پر ٹریکٹر ٹرالی سڑک کے درمیان چلتے ہیں اور تیز رفتار ٹریفک کو راستہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے انھیں غلط طور پر کراس کرنا پڑتا ہے۔ راستہ نہ دینے اور غلط طرف سے دوسری گاڑی کو کراس کرنے والے، دونوں ہی جرم کا ارتکاب کرتے ہیں، انھیں سزا ملنی چاہیے۔

ٹریفک پولیس یا ٹریفک کو کنٹرول کرنے والے اداروں کے افراد کی تعداد ایک حد تک ہی بڑھائی جاسکتی ہے۔ حکومت کو ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لیے عملہ کو بہتر ٹریننگ اور جدید طریقۂ کار اپنا کر ان کی صلاحیتوں کا بہتر استعمال کرنا چاہیے۔ جس سے بغیر زائد اخراجات مطلوبہ مقاصد حاصل ہوسکیں۔ اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ پولیس کے SP یا اس سے زائد رینک کے اچھی شہرت والے ریٹائرڈ ملازمین، اچھی

شہرت والے ریٹائرڈ جوڈیشل آفیسرز، ججز یا مسلح افواج کے میجر یا اس سے زائد رینک کے ریٹائرڈ افسران جو اچھی شہرت کے ساتھ ساتھ، رضاکارانہ طور پر آنریری ٹریفک مجسٹریٹ کے فرائض سرانجام دینا چاہتے ہیں، انھیں آنریری ٹریفک مجسٹریٹ مقرر کردیا جائے جو کہ ٹریفک پر نگاہ رکھیں اور جہاں کوئی گاڑی یا فرد ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرے اسے موقع پر سزا دے سکیں۔ اس سلسلہ میں انھیں جدید سہولتیں مہیا کرنے کے علاوہ ۲۴گھنٹے ڈیوٹی کے اختیارات بغیر کسی علاقائی حد بندی کے دیے جائیں۔ اس طرح سے ٹریفک ایسے مقامات پر بھی کنٹرول ہوسکے گی جہاں عام طور پر ٹریفک پولیس یا قانون کا نفاذ کرنے والے ادارے اور ٹریفک وارڈنز نہیں پہنچ سکتے اور حکومتی اخراجات بھی نہیں ہوں گے۔

7- موجودہ مشینری کے دور میں گدھا گاڑیوں، گڈوں، تانگوں یا پٹر انجن سے وجود میں آنے والی گاڑیوں کی بھرمار، ٹریفک میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے، ان کو روکنے کا کوئی قانون متحرک نہیں۔ ضرورت ہے کہ ایسی ٹریفک کو بھی قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا دی جائے اور ان سے متعلقہ قوانین پر عمل درآمد کیا جائے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض شہروں اور قصبوں میں سے ہائی ویز گزر رہی ہیں جہاں سڑک پر پارٹیشن کرکے دوکانوں اور دوسرے تجارتی اداروں کے لیے علیحدہ سے سروس روڈز بنائی گئی ہیں لیکن پولیس کی عدم توجہی کی وجہ سے ہائی ویز پر تجاوزات اور ون وے کی مادر پدر آزاد خلاف ورزی کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ جو متعلقہ پولیس کی مجرمانہ غفلت کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔ مضافاتی علاقوں، ہائی ویز اور By Passes جو کہ قصبات کے باہر سے گزرتے ہیں اور وہاں

دوکانوں اور بازاروں کی بے ہنگم تعمیر کا روکا جانا بھی بہت ضروری ہے۔

8- سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کی گاڑیوں اور ٹرکوں کے ڈرائیورز نہایت تیز رفتار اور بے ہنگم انداز میں ڈرائیونگ کرتے ہیں اور روڈ پر موجود دوسری چھوٹی ٹریفک کو ناجائز طور پر ہراساں اور پریشان کرتے ہیں۔ ان کی کارکردگی کو مانیٹر کرنے کے لیے بھی اقدامات کرنا ضروری ہیں۔

9- حکومت فراخ دلی سے نئی سڑکیں تعمیر کر رہی ہے۔ مگر پہلے سے تعمیر شدہ سڑکوں کی مرمت اور Maintanence پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ اگر سڑکوں کی شکست و ریخت کے ساتھ ہی فوری مرمت کی جائے تو نہ صرف حادثات اور گاڑیوں کی توڑ پھوڑ سے بچا جاسکتا ہے بلکہ سڑکوں کی عمر بڑھا کر ایک کثیر سرمایہ بچا کر دوسرے کاموں میں صرف کیا جاسکتا ہے اور عوام کے مسائل کو بھی کم کیا جاسکتا ہے۔“

بشیر احمد، بیرسٹر میاں

بیرسٹر میاں بشیر احمد ایڈووکیٹ 29مارچ 1893ءکو لاہور میں جسٹس میاں شاہ دین کے ہاں پیدا ہوئے۔ بیرسٹری کے بعد لاہور میں وکالت شروع کردی۔ سر محمد شفیع کی بیٹی گیتی آرا ان کی بیوی تھی۔ قانون کے علاوہ انھیں ادب سے بھی گہری دلچسپی تھی۔ والد کی یاد میں ایک ادبی رسالہ ”ہمایوں“ کے نام سے جاری کیاجو 35 سال تک شائع ہوتا رہا۔ ”طلسم زندگی“، ”کارنامہ اسلام“ اور ”مسلمانوں کا ماضی، حال اور مستقبل“ کے نام سے کتب شائع ہوچکی ہیں۔ اپنے والد شاہ دین کے حالات زندگی کے بارے میں ایک انگریزی کتاب تحریر کی۔ 23مارچ 1940ء کو مسلم لیگ کے لاہور کے اجلاس میں اپنی شہرہ آفاق نظم ”ملت کا پاسباں ہے محمدعلی جناح“پڑھی۔ 1946ءمیں لاہور پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ 1949ءسے 1952ءتک پاکستان کی طرف سے ترکی میں سفیر بھی رہے 3مارچ 1971ء کو وفات پائی۔

ٹیپوسلطان مخدوم

ٹیپوسلطان مخدوم ایڈووکیٹ16جون 1974ءکوپیداہوئے۔ ایف سی کالج لاہوراور پنجاب کالج لاہور سے لاء کیا۔ 1996ء سے لاہور میں وکالت کررہے ہیں۔ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ہیں۔ قانون، ادب، تاریخ اور فلسفہ کا اچھا ذوق رکھتے ہیں حسب ذیل کتب تصنیف کرچکے ہیں: "تاریخِ پاکستان کے متنازعہ ادوار"، "نظام قانون"، "نہیں نقش گرکا کمال ہم"، (اردو کہانیاں) "ہوکاں" (پنجابی کہانیاں) "سمہ دوار" (پنجابی تاریخ) "ادھی موت" (پنجابی ناولٹ) "عنک" (گرمکھی کہانیاں) "تاریخ پنجاب کے متنازعہ ادروار" وغیرہ اور*politics of Religion in Pakistan Law*.شامل ہیں۔

خدابخش کلیار

خدابخش کلیار ایڈووکیٹ فیصل آباد میں وکالت کرتے تھے وکالت کے ساتھ علم و ادب اور تحقیق میں گہری دلچسپی تھی ان کا خاص میدان سخن سیرت حضرت محمدﷺ تھا۔ چند سال قبل یہ وفات پاگئے۔ ان کی کتب میں "انسان عظیم نبی پاکﷺ"، "سیرت النبیﷺکا ایک معطر جھونکا"، "فلسفہ اور سائنس اور قرآن"، "آب زم زم" (ترجمہ حمزہ کوشک) شامل ہیں۔

دلاور محمود میاں

میاں دلاور محمود ایڈووکیٹ ابتدائی تعلیم لاہور سے حاصل کی اور بی اے گورنمنٹ کالج لاہور اور ایم اے یونیورسٹی آف ایڈنبرگ سے اور لنکزان سے بار ایٹ لاء کیا۔ 1965ءمیں سپریم کورٹ کے وکیل بنے لاہور میں وکالت کرتے رہے۔ بہت عرصہ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں کانسٹیٹیوشنل لاء پڑھاتے رہے۔ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل اور ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ جولائی 1977ء میں ڈپٹی اٹارنی جنرل بنے۔ 3جون 1978ء میں ہائیکورٹ کے جج مقررہوئے

اور اس دوران دلیرانہ فیصلے کیے جس کی وجہ سے عہدہ پر برقرار نہ رہ سکے۔ حسب ذیل کتب تصنیف کیں۔

1. *A Biased Judge* (A Collection of Essays and Short Stories, 1995)
2. *Preventive Detention in the Sub Continent*, 1988
3. *The Judiciary and Politics in Pakistan*, 1992

رستم سہراب جی سدھو (جسٹس)

جسٹس رستم سہراب جی سدھویکم ستمبر1927ءکو پیداہوئے۔ ایم اے ایل ایل بی کرنے کے بعد 1951ءمیں وکالت شروع کی۔ 1978ءمیں بطورجج لاہور ہائیکورٹ تعینات ہوئے۔ 1989ءمیں ہائیکورٹ سے ریٹائر ہوئے۔ 14دسمبر1989ءسے 31اگست 1992ء تک سپریم کورٹ کی جج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ 1993ء سے 1996ء تک یوگوسلاویہ کے انٹرنیشنل کریمینل ٹریبونل کے جج کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1967ء میں انھوں نے لاہور ہائیکورٹ اور اس کے پرنسپل بار کے نام سے لاہور ہائیکورٹ بار کی تاریخ مدون کی جو بعد میں نظر ثانی کرکے (1866ءتا1988ء) 1989ء میں دوسرا ایڈیشن کی اشاعت کی ماہر قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ انھیں ٹکٹیں جمع کرنے کا بھی بے حد شوق تھااس لیے پاکستان کی ڈاک ٹکٹوں کی اقسام اور غلطیوں پر بھی ایک کتاب تحریر کی ان کا پارس کمیونٹی سے تعلق تھا 31 مارچ 1997ء کو وفات پائی۔

ریاض الحسن گیلانی،سید

سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ لاہور کے سینئر ایڈووکیٹ ہیں۔ یونیورسٹی لاء کالج میں بطور لیکچرار خدمات انجام دیں۔ کچھ عرصہ ڈپٹی اٹارنی جنرل بھی رہے *The Reconstruction of Legal Thoughts in Islam*کے نام سے ایک کتاب تحریر کرچکے ہیں۔

زمان خاں

زمان خاں ایڈووکیٹ 2فروری 1948ءکو اپنے ننھیال کے گھرجالندھرمیں پیداہوئے جب کہ ان کا اپناآبائی گھر کپورتھلہ میں تھا۔ قیام پاکستان کے بعد ان کاخاندان ہجرت

کرکے فیصل آبادمیں آباد ہوا۔ 1962ءمیں فیصل آباد سے میٹرک کرنے کے بعد لاہور آگئے۔ ایف سی کالج سے ایف اے اور 1966ءمیں گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے بی اے کیا۔ 1968ءمیں ایم اے سیاسیات اور 1970ءمیں پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔ 1973ءمیں وکالت شروع کیا اور ساتھ ہی بائیں بازو کی سیاست شروع کردی۔ 1973ءسے 1986ءتک مزدور کسان پارٹی کی سنٹرل کمیٹی کے رکن رہے۔ چھ سال نیشنل عوامی پارٹی میں گذارے۔ 1986ءمیں جب انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کا ادارہ قائم ہواتو اس کے ساتھ وابستگی اختیار کرلی۔ یہ تعلیمی اداروں میں طلباسیاست کے بڑے حامی تھے سیاست اور انسانی حقوق کی سرگرمیوں کے علاوہ علم ادب سے بھی گہری وابستگی ہے۔ بطور صحافی ان کے بہت سے مضامین اور انٹرویوز انگریزی اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ اومیلاتھاپر اور کلدیپ نیّر سمیت بھارت کی نامور علمی شخصیات کے انٹرویوکیے۔ ان انٹرویوز پر مشتمل ان کی کتاب*Vote of Smithy* کے نام سے چھپ چکی ہے اس کے علاوہ ان کاکام پاکستان سے متعلق اہم شخصیات کے انٹرویوز پر مشتمل ہے۔

سعید انجم کھوکھر

سعید انجم کھوکھرایڈووکیٹ نارووال کے مردم خیز خطہ میں پیدا ہوئے۔ نارووال اور روالپنڈی میں تعلیم حاصل کی تعلیم کے بعد لاہور میں وکالت شروع کی۔ وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ سیرو سیاحت اور ادب سے بھی گہرا لگاؤہے۔ اندرون ملک کی کئی سیرگاہوں اوربہت سے ممالک کی سیر کرچکے ہیں۔ سفر اور سفرقلم کے سفرمیں دوسروں کواپنے تجربات میں شامل کرنے کے لیے 2012ءمیں روس کے سفر کے بعداپنا سفرنامہ، کریملن کے آس پاس تحریر کیا۔ جس کا تیسرا ایڈیشن بھی مارکیٹ میں آچکا ہے ۔اردو کے ساتھ پنجابی میں بھی لکھتے ہیں۔ ان کا پنجابی ناول، ”ہتھوں ٹٹی تند“، پنجابی کہانیوں کی کتاب ”دوجی کہانیاں“ بہت قابل قدر اوربڑی پسند کی جاتی ہیں۔ دور طالب علمی میں ایک معروف اردو اخبار سے بھی منسلک رہے لاہور بار ایسوسی ایشن کے مجلّہ بار اینڈ بنچ کی ادارت بھی کی۔

سکندرجاوید

سکندرجاوید ایڈووکیٹ 16 اکتوبر 1967ءکو پیداہوئے تعلیم مکمل کرنے کے بعد ملتان میں وکالت شروع کردی اور پھر لاہور میں بھی لاء آفس قائم کرلیا۔ لیگل ایڈیشن کے نام سے گذشتہ چند دہائیوں سے ایک ماہنامہ قانون کے نظائر اور مضامین سے متعلق نکالتے ہیں۔ جو اپنی نوعیت کا واحد ماہنامہ ہے ایک معروف وکیل ہونے کے ساتھ آپ رضاکارانہ طور پر قانون کے لیکچرز کا سلسلہ بھی کیاہوا ہے۔ ان کے ادارے کے تحت متعدد کتب شائع ہوچکی ہیں - *Law References*کے نام سے چار ماہ بعد قانونی نظائر کا مجموعہ شائع کرتے ہیں۔ ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے اردو زباں میں فیصلوں کو آواز خلق کے نام سے شائع کرچکے ہیں اس کے علاوہ، آل پاکستان ریفرنسز، کے نام سے قانونی نظائر کی کتاب بھی شائع کی ہے۔ 2012ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔

سوبھوگیانچندانی

سوبھوگیانچندانی ایڈووکیٹ 3مئی 1920ءکو موہنجوداڑو سے ایک میل کی دوری پرواقع بندی نامی گاؤں میں پیدا ہوا۔انیس برس کی عمر ڈی جے سندھ کالج کراچی سے ایف اے کیااس کے بعد دوسال رابندرناتھ ٹیگور کے شانتی لکشن میں گذارے۔ اس دوران کمیونزم سے متاثر ہوکرکمیونسٹ انقلابی بن گئے۔ ایس سی شاہانی لاء کالج کراچی میں داخلہ لیاکمیونسٹ سرگرمیوں کی وجہ سے لاء نہ کرسکے۔ جو بعد میں 1970ءمیں مکمل کیا اور وکالت شروع کردی۔ اس دوران بہت ساوقت قید و بند میں گذارا۔ متعدد بار الیکشن لڑامگرچند وجوہات کی بناء پرانھیں کامیاب قرار نہ دیاگیا۔ نظریاتی ہونے کی وجہ سے اچھا لکھاری تھا۔ ”سئیں سندھ“ نامی سندھی اخبارکی ایڈیٹری بھی کی کالموں کی کتاب ”تاریخ کے بھولے اوراق“، ”تاریخ بولتی ہے“، کہانیوں کی کتاب ”کب بہار آئے گی“، افسانے ”انقلابی کی موت“ اور خود نوشت ”روشنی کے سفر“ میں وغیرہ چھپ چکی ہیں۔ متعدد ایوارڈ بھی مل چکے ہیں۔

شاہد عزیز خاں

شاہد عزیز خاں ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور میں 1953ءمیں پیدا ہوئے۔ لاء کرنے کے بعد 1979ء میں وکالت شروع کی ادب اور شاعری سے خاص لگاؤ ہے۔ ان کا شاعری کا دیوان ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا۔ سیرو سیاحت کا بھی شوق رکھتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب، "میراپاکستان" کے نام سے شائع ہوچکی ہے۔ جس میں پاکستان کے کئی شہروں اور سیاحتی مقامات کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔

شبیر رضا رضوی،سید

سید شبیر رضا رضوی ایڈووکیٹ یکم مارچ 1953ء کو پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیالندن سے ایل ایل ایم کیا۔ 1980ء سے وکالت کررہے پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ آپ آئینی قوانین کے ماہر ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ کے جج بھی رہے۔ 2007ء میں جنرل پرویز مشرف کے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے کی پاداش میں 2009ء میں سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق کئی دوسرے ججوں کے ساتھ آپ بھی ہائیکورٹ کے جج کے عہدے سے مستعفی ہوگئے۔ آپ انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانس لیگل سٹڈیز لندن کے فالوور اور سارک لاء کانفرنس کولمبو 1991ء کے بانی ممبران میں سے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج قائداعظم لاء کالج اور سکول آف لاء کے فیکلٹی ممبر ہیں 29 جون 2019ء کو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کیٹریبونل چیئرمین مقرر ہوئے مگر ٹریبونل کے نان فنکشنل ہونے کی بناء پر 23نومبر 2020ءکومستعفی ہوگئے۔ آپ متعدد کتب کے مصنف ہیں *Constitutional Law of Pakistan* پہلی مرتبہ 1992ءشائع ہوئی جب کہ *Fundamental Rights and Judicial review in Pakistan* شامل ہیں۔

شوکت علی

سردارشوکت علی ایڈووکیٹ1924ء میں موضع گنج کلاں قصور میں ایک بااثر گھرانے میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم قصور میں حاصل کی اور پھر لاہور میں اپنی تعلیم کی تکمیل کی ہنجاب یونیورسٹی سے قانون کی تعلیم حاصل کی آپ کا سیاست سے گہرا تعلق تھا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کمیونسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری چنے گئے جس کے بعد انھیں روپوشی اختیار کرنا پڑی۔ راولپنڈی سازش کیس میں گرفتار ہوئے مگر جلد ہی رہاہوگئے۔ کمیونسٹ پارٹی کو خلاف قانون قرار دیے جانے کی وجہ سے عوامی لیگ میں شامل ہوگئے۔ بعد میں نیشنل عوامی پارٹی (نیپ) کی تشکیل پراس کی ایگزیکٹیوکے ممبربھی منتخب ہوئے۔ آپ ماہر قانون دان ہونے کے ساتھ انگریزی اور پنجابی کے شاعر اور افسانہ نگار بھی تھے اردو، پنجابی اور انگریزی میں تقریباً درجن بھر کتب تحریر کیں لاہور میں ان کی وفات ہوئی ان کی کتب درج ذیل ہیں (جگ بیتی ہڈبیتی) اورPakistan issues of Government and politics شامل ہیں۔

طفیل محمد، میاں

میاں طفیل محمد ایڈووکیٹ اپریل 1914ء کو کپورتھلہ میں آرائیں فیملی کے معزز خاندان میں پیداہوئے۔ 1935ءمیں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے آنرز کرنے کے بعد یونیورسٹی لاء کالج سے 1937ءمیں امتیاز کے ساتھ ایل ایل بی کیا۔ 1938ء میں جسٹس محمد شریف کے جونیّر کے طور پر جالندھر میں وکالت شروع کردی لیکن ایک سال بعد کپورتھا میں منتقل ہوگئے۔ آپ کپورتھلہ کے پہلے مسلمان وکیل تھے۔ جب اگست 1941ءمیں جماعت اسلامی قائم ہوئی تو میاں طفیل محمداس کے پہلے پچھتّر آرائیوں میں شامل تھے۔ آپ 1965ءتک جماعت اسلامی کے جنرل سیکرٹری رہے۔ 1972ءمیں جب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے صحت کی خرابی کی وجہ سے جماعت اسلامی کی امارت چھوڑی تو میاں طفیل محمدکو جماعت اسلامی کا امیر مقرر کیاگیا۔ 1987ءتک آپ اس عہدے پر متمکن رہے انھوں نے کئی بار بیرون ممالک سفر کیااپنی سیاسی زندگی میں متعدد بار قید و بند کا شکار رہے جب کہ پیپلزپارٹی کے پہلے دور حکومت میں شرمناک تشدد کا شکار بھی ہوئے انھوں نے داتاگنج بخش کی مشہور

تصنیف "کشف المحجوب" کا ترجمہ و تلخیص اور دعوت اسلامی اور اس تقاضے کے نام سے کتب تحریر کیں۔ 25جون 2009ءکو پچانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔

عقیل عباس اعوان ملک

عقیل عباس اعوان ملک ایڈووکیٹ 3اپریل 1975ءکو پتوکی کے نواحی گاؤں ڈھولن چک 7 میں ملک محمد اشرف اعوان ایڈووکیٹ کے ہا ں پیدا ہوئے۔ ایف ایس سی پتوکی گورنمنٹ ڈگری کالج سے کیا اور بی ایس سی اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور سے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کا لج سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ 2004ءمیں تحصیل کورٹ پتوکی سے وکالت شروع کی وکالت کے ساتھ ساتھ شعرو شاعری سے بھی لگاؤ ہے ان کا میدان سخن غزل، منقبت اور نظم ہے مجموعہ کلام ابھی شائع نہیں ہوا مگر تدوین کے مراحل میں ہے۔

عمرانہ بلوچ

عمرانہ بلوچ ایڈووکیٹ 29 اگست کو پیدا ہوئیں۔ ان کے والد کا نام غلام نبی تھا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات، تاریخ، اور پولیٹیکل سائنس کیاپنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کرنے کے بعد 1986ءمیں وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ ابتدائی دور میں میڈم عاصمہ جہانگیر کے چیمبر سے آغاز کیا۔ 1988ءمیں ہائیکورٹ اور 1999ءسپریم کورٹ کی وکیل بنیں پنجاب بار کونسل کی رکن اور لاہور بار ایسوسی ایشن کی نائب صدر بھی رہیں۔ 2007ء میں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی ممبر ایگزیکٹو اور 2011ءمیں سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی نائب صدر منتخب ہوئیں۔ بطور اسسٹنٹ اٹارنی جنرل پاکستان بھی خدمات انجام دیں۔ آج کل اسلام آباد میں AORہیں وکالت کے ساتھ علم و ادب سے بھی گہرا تعلق ہے۔ خواجہ فرید کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے خواجہ فرید اکیڈمی قائم کی۔ اس کے علاوہ بھی کئی علمی اور ادبی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ آپ کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب میں شیخ سعدی کے بارے میں کتاب، "بچوں کا اقبال"، "چاہت فرید" اور "تحریک پاکستان میں اخبارات کا

کردار" شامل ہیں۔ آپ اردو، پنجابی اور سرائیکی زبان میں شاعری کرتی ہیں ان کی والدہ انسہ بخت آور کریم اردو اور سرائیکی کی نامور شاعرہ، ادیبہ اور معلمہ اور سرائیکی مترجم و مفسر قرآن پاک ہیں۔

غلام احمد خاں (کیفی کاسگنجوی)

غلام احمد خاں (کیفی کاسگنجوی) ایڈووکیٹ کاسگنج ضلع رمیڈمیں قالضاحب محمدخان کے ہاں پیداہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کرکے کراچی میں مقیم ہوئے۔ آپ ایک ماہر قانون دان ہونے کے ساتھ ممتاز اردو شاعر وادیب اوردانشور تھے۔ 1972ءمیں کراچی میں وفا ت پائی۔

قاسم محمود بابا

قاسم محمود بابا ایڈووکیٹ جنوری 1975ء میں موضع چیلیانوالہ ضلع بہاؤالدین میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم منڈی بہاؤالدین سے حاصل کی۔ ایف سی کالج لاہور سے بی اے اور ایل ایل بھی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ کیلان کالج لندن سے سولسٹرکا امتحان پاس کیا۔ 2001ء میں منڈی بہاؤالدین میں وکالت شروع کی۔ 2007ء میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن منڈی بہاؤالدین کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔ 2020ء کے پنجاب بار کونسل کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ وکالت کے ساتھ شاعری بھی کرتے ہیں۔ شاعری کا آغاز کالج دور میں ہی شروع کردیاتھا۔ نثار اکبر آبادی اور عقیل دانش سمیت کئی اساتذہ کے علم عروض سے استفادہ کیا۔ ان کی شاعری کی دو کتب چھپ چکی ہیں، جن میں "میری آنکھوں میں خواب تیراہے" اور "چلو اک ساتھ چلتے ہیں" شامل ہے۔

قیصر عباس صابر

قیصر عباس صابر ایڈووکیٹ 20 اپریل 1979ء کو کبیر والا ضلع خانیوال کے نواحی قصبہ موہری پور سے ملحقہ گاؤں ہیرے والا میں ساہی خاندان کے چوہدری محمد نواز کے ہاں پیدا ہوئے۔ مقامی سکولو ں سے میٹرک کیا خانیوال سے ایف اے اور ملتان سے بی اے کیا۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی سے ایم اے انگریزی، سیاسیات، فلسفہ

اورتاریخ اور ایل ایل بی کیاروزنامہ اوصاف ملتان سے بطور سب ایڈیٹر نیوز وابستگی اختیار کی۔ بعد میں روزنامہ "نوائے وقت" اور روزنامہ "جنگ" سے بھی وابستہ رہے۔ "آج کل" روزنامہ پاکستان کے ادارتی صفحہ پر صدائے عدل کے نام سے کالم لکھ رہے ہیں۔ 2010ء میں وکالت کا شعبہ اختیار کیا۔آپ کثیر التعداد مصنف ہیں کالموں کے مجموعے، سفرنامے سمیت حسب ذیل کتب چھپ چکی ہیں۔ "پریوں کے دیس میں"، "سفر کیلاش کے"، "ملتان سے کالام تک"، "نیا پاکستان نئے راہزن"، "دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ"، "ایک پہاڑ سوچہرے"، "داستان دیوسائی"، "جمہوریت محاصرے میں"، "نانگاپربت کی کہانی"، "احمدفراز" (کچھ یادیں کچھ باتیں)، "کماں بدست"، "سائے کا تعاقب"، "رتی گلی کے نہیں"، "اسکولے" (ناول) "جنت زمین پر"، "دوسراعشق"، "سید خاور علی شاہ"، "محمد علی سدپارہ" (برف کامدفون) شامل ہیں۔ 2021ء میں ان کی پانچ کتب شائع ہوئیں آپ ملتان میں وکالت کرتے ہیں۔

کے ایچ خورشید

کے ایچ خورشید ایڈووکیٹ کا اصل نام خورشید حسن خورشیدتھا۔ یہ 3جنوری 1924ء کو سری نگر میں پیداہوئے۔ ان کے والد مولوی حسن گلگت کے ایک سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ بی اے سری نگر کے ایک کالج سے کیا۔دوران تعلیم کشمیر مسلم فیڈریشن قائم کی۔ 1942ءمیں پہلی مرتبہ جالندھر میں قائداعظم محمد علی جناح سے ملاقات کی۔ مسلم کانفرنس کے ہفتہ وار رسالہ "جاوید" میں مضمون نگاری شروع کی۔ بعدمیں، اورینٹ پریس آف انڈیا سری نگر کے لیے کام کرتے رہے۔ اس حیثیت میں ان کی کارکردگی دیکھ کر قائداعظم نے انھیں سٹاف میں شامل کرلیا۔ جہاں سے یہ اپنی کارکردگی کی بنیاد پرقائداعظم کے سیکرٹری بن گئے۔ قیام پاکستان کے بعد کشمیر کوپاکستان کا حصہ بنانے کے لیے کوشاں رہے مگر سری نگر میں گرفتار ہوگئے اور 1948ء میں قیدیوں کے تبادلے کے سلسلے میں رہا ہوئے۔ 1959ءمیں ان کو صدر جنرل ایوب نے کشمیر کا صدر مقرر کردیا مگر بعد میں الیکشن میں آزاد کشمیر کے صدر منتخب ہوئے اور 1964ءمیں چند اختلافات کی وجہ سے اس عہدے سے مستعفی ہوگئے۔

صدر کی حیثیت سے انھوں نے کشمیر کا پہلاآئین بنایااور بہت سی اصلاحات قائم کیں اور ادارے قائم کیے قیام پاکستان کے بعد لاہور سے، ویکلی گارڈین کا اجراء کروایاجو نہ چل سکامحترمہ فاطمہ جناح کے تعاون سے لنکنزان میں داخلہ لیااور بارایٹ کا امتحان پاس کرکے پاکستان واپس آگئے اور محترمہ فاطمہ جناح کے ساتھیوص میں ہی رہے محترمہ فاطمہ جناح کی وفات کے بعد 1967ءمیں لاہور ہائیکورٹ میں وکالت شروع کی یہ ایک ایماندار اور شریف النفس انسان تھے۔ گجرات سے لاہور آتے ہوئے بس حادثہ میں 11مارچ کو انتقال کرگئے۔ مظفر آبادمیں تدفین ہوئی آپ نے قائداعظم کے بارے میں ایک کتاب *Memories of Jinnah*تحریر کی جوشائع ہوچکی ہے۔

لطیف قریشی

لطیف قریشی ایڈووکیٹ 8جون1940ء کو موضع قلع صوبہ سنگھ (قلع کالدالا) تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی طور پرحاصل کی۔ بی اے تعلیم اسلام کالج اورایم اے انگریزی 1962ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے کیا۔ اور بطور لیکچرار ملازمت اختیار کرلی اسی دوران سی ایس ایس کاامتحان پاس کیا اور جنوری 1967ء سے 1989ءتک انکم ٹیکس میں ملازمت اختیار کرلی۔ اس کے بعدپیشہ وکالت سے منسلک ہوئے۔ 2002ءمیں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ دوران وکالت اور ملازمت آپ کی علم و ادب سے گہری وابستگی رہی۔ آپ ایک ممتاز قانوب دان ہونے کے ساتھ شاعر، نقاد، افسانہ نگار، اور مترجم بھی ہیں۔ اب تک ان کے شاعری کے مجموعے، ”بارِ امانت“ (1963ء)، ”سادہ نظمیں“ (1963ء) ”ویت نام کوسلام“ (1975ء)، ”شب تار کا سفر“ (1982ء)، ”کافیاں“ (پنجابی 1986ء)، ”مزاحمت“ (2006ء)، 1972ءمیں بزرگ شاعر روشن دین تنویر کے کلام کا انتخاب معہ دیباچہ 1982ء سے 1985ء میں مختلف اردو افسانوں کا انگریزی میں ترجمہ*Description of Prophet*کی تدوین کی پروفیسر محمد احمد حامی (قاسم شقفی) کی کتاب سوچ کا سفرکا انگریزی ترجمہ (جیلانی کامران) ایک مطالعہ (2005ء) شائع ہوچکی ہے اس کے علاوہ بابا فریدالدین

گنج شکر، شاہ حسین، بلھے شاہ، سلطان باہواور خواجہ غلام فرید کے کلام کا انگریزی ترجمہ کیا۔

مامون الرشید پیرزادہ

مامون الرشید پیرزادہ ایڈووکیٹ 13مارچ 1964ءکو پیر ایس اے رشیدایڈووکیٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ سنڑل ماڈل ہائی سکول لوئرمال لاہور سے حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی کیا۔ ہیلے کالج آف کامرس سے بی کام اور یونیورسٹی لاء کالج لاہور سے ایل ایل بی کیا۔ انٹرنیشنل یونیورسٹی امریکہ سے ایم بی اے اور یونیورسٹی آف انگلینڈ آسٹریلیا سے ایل ایل ایم کیا۔ اس کے علاوہ انگریزی، عربی، اور کمپیوٹر کی تحصیل بھی کی۔ 1989ءمیں پیشہ وکالت سے وابستہ ہوئے۔ پنجاب لاء کالج لاہور میں قانون کی تدریس کی۔ 2002ء میں سپریم کورٹ کے وکیل بنے آپ ایک ماہر قانون دان اعلیٰ استاد ہونے کے ساتھ حسب ذیل کتب کے مصنف بھی ہیں:

1. *Pakistan Penal Code*
2. *The British Constitutional Law*
3. *The Transfer of Property Act*
4. *History of Lahore High Court*
5. *Tafseer e Qur'an e Mukaram*
6. *Feelings* (English poetry)

اور دکھ سکھ شاعری کی کتاب شامل ہے۔ آپ لاہور میں وکالت کرتے ہیں

محمدافضل جاوید،ڈاکٹر چوہدری

ڈاکٹر چوہدری محمدافضل جاوید بیرسٹر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان21 نومبر 1966ءکو ضلع جھنگ میں پیداہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے بی ایس سی کیا۔ پھر کچھ عرصہ تک اے پلس اے کے نام سے ایک تعلیمی اکیڈمی بھی چلائی۔ بعد ازاں لاء کرکے 1991ءمیں لاہور میں وکالت شروع کردی۔ 1999ءمیں اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔ 2005ء میں بیرسٹری اور پی ایچ ڈی کرنے کے بعد لاہور آکر پھر

وکالت شروع کردی آپ ADRاورArbitration اور Medicalمیں بہت تجربہ رکھتے ہیں لاء سے متعلق بہت سی کتب لکھ چکے ہیں:

1. *Guide for the Public Prosecutors*
2. *Essays for the Examination of CSS, PC*
3. *Notaries, Power of Attorney, Affidavits, and all Related Laws*
4. *Principles of Legal Ethics*
5. *Professional Study on DNA and Finger Printing*

محمد اقبال محمد

محمد اقبال محمد ایڈووکیٹ 17 ستمبر 1960ء کو اپنے ننھال موضع کوٹ گورا ضلع حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام نور احمد تھا۔ اصل تعلق موضع بھکی شریف تحصیل و ضلع منڈی بہاؤالدین سے تھا۔ ابتدائی تعلیم مختلف سکولوں اور جگہوں سے حاصل کی۔ لاہور سے ایف اے، بی اے او ر ایم اے پنجابی اور ایم اے اردو کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا۔ 1996ء میں وکالت شروع کی۔ لاہور میں وکالت کرتے ہیں۔ آپ استاد دامن اکیڈمی پاکستان کے صدر ہیں استاد دامن کے کلام کو جمع اور مدون کیا اور شائع کرنے میں ان کی کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ استاد دامن کے کلام پر مبنی کتاب، دامن کے موتی، 1993ء میں شائع ہوئی۔ ایم اے پنجابی کے طلبہ کے لیے تنقید کی کتاب، "پرکھ تے پارکھ"، حضرت سلطان باہو کی کافیوں کی سہ حرفی کواعراب لگاکر مشکل الفاظ کے معنی کے ساتھ اور اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا۔ سائیں اختر کی کتاب، "اللہ میاں تھلے آ"، کے مسودہ کی تیاری میں مدد کی آج کل سائیں اختر لاہورکی دوسری کتاب اور سوانح پر کام کر رہے ہیں۔ بہت سی کتب کے دیباچے تحریر کیے۔

محمداکبربھٹی

محمداکبربھٹی ایڈووکیٹ المعروف اکبر لاہوری 5 جولائی1910ء کو چوہدری ابراہیم کے ہاں پیداہوئے۔ بی اے آنرز کرنے کے بعد کچھ عرصہ ایچی سن کالج میں پڑھایا۔ 1931ء میں پنجاب اسمبلی میں ملازمت اختیار کرلی اور 23 سال ملازمت کرنے

کے بعد بطور ڈپٹی سیکرٹری اسمبلی ریٹائر ہوکر 1959ءمیں محکمہ ولیج ایڈ میں بطور ڈپٹی ڈائریکٹر کام کیا پھر استعفیٰ دے کر وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ پنجابی زبان کے عاشق تھے۔ ابتداء میں اردو میں شاعری کرتے تھے مگر بعد میں پنجابی میں شاعری شروع کی۔ اس کے علاوہ کہانیاں بھی لکھیں آپ کی کہانیوں میں "اکبر کہانیاں"، اردو غزل کا مجموعہ "واردات"، "چمن نظم" "عجائبستان کے سات عجائبات"، "کشکول"، "موجِ تبسم"، "روزنامچہ"، "راوی دیاں رمزاں"، "چھلتراں"، "ہوکے ہاسے"، "راوی انج وگدا اے"، "میں یہاں کیسے "آئی وغیرہ مشہور کتب ہیں 24ستمبر 1976ء کووفات پائی۔

محمداکرم رانجھا

محمداکرم رانجھا ایڈووکیٹ غالباً 1938ءمیں میاں سلطان احمد رانجھاکے ہاں واں میانہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں ٹائفائیڈ کی وجہ سے سماعت اور بینائی کمزور ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مزید تعلیم حاصل کرنے کے قابل نہ رہے نوجوانی میں کسی جرم میں الزام کی وجہ سے عمر قید ہوگئی۔ جیل میں قید کے دوران تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیداہوا۔ میٹرک اور عالم کا امتحان پاس کیا۔ اس طرح 1967ءمیں چندسالہ قید سے رہائی کے وقت ایم اے پاس کرچکے تھے۔ رہائی کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایل ایل بی کیا مارچ 1972ءمیں سرگودھا سے وکالت کا آغازکیا کچھ عرصہ بعد لاہور منتقل ہوگئے اور ہائیکورٹ میں وکالت کرنے لگے۔ وکالت کے ساتھ ساتھ علم و ادب سے بھی گہرا تعلق تھا اردو ڈائجسٹ اور دیگر جرائد میں مضمون نگاری کرتے رہے۔

محمد حسین جہانیاں

محمد حسین جہانیاں ایڈووکیٹ 31مارچ 1934ء کو ملتان کے قصبہ جہانیاں میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد پاکستان ائیرفورس میں ملازمت اختیار کرلی۔ دوران سروس ہی قانون کی تعلیم مکمل کی اور ملازمت چھوڑ کر 1959ءمیں پیشہ وکالت اختیار کیا۔ 1984ءمیں سپریم کورٹ کے وکیل بنے۔ حسب ذیل قانون کی کتب تحریر کرچکے ہیں، "تاریخ آئین پاکستان"، "اصول قانون"، "قانون معاہدہ جات"، "اسلامی اصول قانون"، "قانون ٹارٹ اور قانون آسائش"، اور

1. *Colony Act*
2. *Canal Laws*
3. *Co-operative Societies Act*, 1925
4. *Electrocity Manual Morlage Act*, 1964
5. *Shariat Act, 1962*
6. *Land Laws* (in Urdu)
7. *Commentary in Specific Relief Act*, 1877 (in Urdu)
8. *Land Revenue Laws*

ان کی دیگر کتب میں "ریفرنڈم سے سانحہ بہاولپور تک"، "حیات ضیاء"، "راہنمائے دیوانی وکالت"، "قانون عدل"، "وکلاء عدلیہ کشمکش اور نتائج"، "وسیلہ رحمت" اور "عمران کانیاپاکستان" وغیرہ ہیں ان کے بیٹے چوہدری محمد ریاض بھی سپریم کورٹ کے وکیل ہیں۔

محمددین ملک

ملک محمددین ایڈووکیٹ مارچ 1916ء بٹالہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ٹھیکیدار قیام پاکستان کے بعد والدین کے ہمراہ بہاولپور میں آباد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد محکمہ پولیس میں بھرتی ہوگئے۔ دوران ملازمت ہی ایل ایل بی کرنے کے بعد وکیل بن گئے۔ 1954ءمیں ہائیکورٹ کے وکیل بنے اور جلد ہی فوجداری کے اعلیٰ وکیل بن گئے۔ ان کے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد وکالت کے پیشے میں اپنا نا م پیداکرچکی ہے۔ ان کے ایک صاحبزادے محمد فرخ محمودملک سپریم کورٹ کے جج رہ چکے ہیں جب کہ ان کا پوتا بھی ہائیکورٹ کا جج ہے۔ قیام پاکستان کے بعد انھوں نے مسلم لیگ کی تنظیم نو میں حصہ لیا اور "مسلمان" کے نام سے ایک ہفتہ وار اخبار نکالا۔ بہاولپور کے اخبارات کی تنظیم انجمن مدیران جرائد کے کافی عرصہ تک صدر رہے۔ 1965ءمیں نواب بہاولپور کے قانونی مشیر رہے۔ سر صادق ٹرسٹ کے ٹرسٹی بھی رہے۔ 1967ء میں تنظیم اصلاح معاشرہ کے نام سے ایک غیر سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ بھی کئی سماجی، سیاسی، ادبی اور فلاحی تنظیموں سے تعلق تھا۔ ستمبر1976ءمیں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپورکی وائس چانسلر کمیٹی کے رکن بھی بنے۔

طنزیہ شاعری اور کالم نگاری بھی کرتے تھے۔ ”مخزن وکالت“ اور ”رہنمائے وکالت“ کے نام سے کتب بھی تحریر کیں انھوں نے بہاولپور میں وفات پائی۔

محمد شفیع، سر

سر محمد شفیع بیرسٹرباغبانپورہ کے مشہور خاندان میں 10مارچ 1869ءکو پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد1890ءکو لندن سے بیرسٹری پاس کی اور ہوشیار پور میں وکالت شروع کردی۔ 1895ءمیں لاہور میں چیف کورٹ میں وکالت شروع کی/ متعدد فلاحی کاموں میں حصہ لیا۔ انڈین مسلم لیگ کی پنجاب شاخ کے آنریری سیکرٹری مقرر ہوئے۔ 1911ءمیں امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے۔ 1912ء اور 1917ءمیں لیجسلیٹو کونسل کے رکن مقرر ہوئے۔ جولائی 1919ء میں وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کے ممبر نامزد ہوئے۔ تمام عمر سماجی اور سیاسی سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ ان کا انتقال 7جون 1932ءمیں ہوا میاں سر محمد شفیع شاعری بھی کرتے تھے۔ ان کے مضامین کا شاعری کامجموعہ *Mian Sir Muhammad Shafi Poetry and Politics* کے نام سے چھپ چکا ہے۔

محمدیوسف لغاری

محمدیوسف لغاری ایڈووکیٹ 13 جون1944ءکو ڈگری سندھ میں پیداہوئے۔ حیدرآباد لاء کالج سے 1969ءمیں ایل ایل بی کیا۔ اس کے بعد وکالت شروع کی۔ میر پور خاص اور حیدرآباد بار کے صدر بھی رہے۔ 1989ءمیں سپریم کورٹ کے وکیل بنے جب کہ 2008ءمیں سپریم کورٹ کے سینئر وکیل بنے کئی بار سندھ ہائیکورٹ بارایسوسی ایشن کے رکن کے علاوہ چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی بھی رہے۔ 1995ءمیں پاکستان بار کونسل کے رکن بھی رہے۔ 2008ء سے 2010ء تک جوڈیشل کونسل کے رکن بھی رہے۔ 1990ءمیں چیئرمین بار کونسل حیدر آباد1995ءمیں پاکستان بارکونسل

کے وائس چیئرمین 2008ء سے 2010ء تک ایڈوکیٹ جنرلARD سندھ میں بھی حکومت کے خلاف اور مارشل لاء کے خلاف مقدمے کیے۔

محمد یونس خاں

محمد یونس خاں ایڈووکیٹ آپ بہت پڑھے لکھے وکیل تھے۔ 4مزنگ روڈ لاہور آفس تھا۔ ابتداء میں بہت روشن خیال انسان تھے مگر طبیعت میں جب تبدیلی آئی تو مذہب کی طرف رجحان ہواسلما ن رشدی کی کتاب کے ردعمل میں ایک کتاب تحریرکی جو نہیں مل سکی24اکتوبر2004ء کو لاہورمیں وفات پائی۔

مشتاق علی قاضی جسٹس

مشتاق علی قاضی جسٹس 21 دسمبر 1917ء کو سندھ کراچی میں پیداہوئے۔ ان کے والد علی محمد قاضی انڈین پولیس سروس میں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ تھے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ وکالت کی بعدمیں بطور سول جج ملازمت اختیار کرلی اور بطور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کئی جگہوں پر خدمات انجام دیں۔ پھر ان کی تقرری بطور جوائنٹ سیکرٹری وزارت قانون میں ہوئی۔ جس کے بعد ان کو 18 ستمبر 1973ء کو سندھ اور بلوچستان ہائیکورٹ کا جج بنادیاگیا اس دوران یہ مشہور حیدر آباد ٹریبونل کے ممبر بعدازاں چیئرمین بھی رہے۔ 20ستمبر 1979ءکو ہائیکورٹ سے ڑیٹائرمنٹ کے بعد انہیں 3 دسمبر 1989ءکوسندھ پبلک سروس کمیشن کا چیئرمین مقرر کیاگیا۔ جہاں یہ 31 دسمبر 1992ء تک فائز رہے آپ نے پانچ فروری کووفات پائی۔ آپ ایک نامور قانون دان ہونے کے ساتھ مصنف بھی تھے انھوں نے حسب ذیل کتب تصنیف کیں: *Journey through Judiciary* ان کی دوسری کتاب ان کے چچا امداد علی قاضی اور امام علی قاضی کی منتخب تحریروں اور تقاریر پر مبنی ہے۔

مظہرکلیم خاں

مظہرکلیم خاں ایڈووکیٹ 22جولائی 1942ء کو ملتان میں پولیس آفیسر حامدجاوید خاں کے ہاں پیداہوئے۔ ان کا تعلق ملتان کی محمد ذئی پٹھان فیملی سے تھا۔ تعلیم کے

بعد ملتان میں ہی وکالت شروع کردی۔ ملتان بارایسوسی ایشن کے صدربھی منتخب ہوئے۔ آپ جاسوسی ناولو ں کے مشہور سلسلہ عمران سیریز کے خالق تھے۔ انھوں نے تقریباً چھ سو جاسوسی ناول تحریر کیے۔ اس کے علاوہ بچوں کے لیے کہانیاں بھی تحریر کیں۔ مشہور سیریز عمر و عیار بھی انھی کی تحریر کردہ ہے۔ ان کی تحریر کتب کی تعداد تقریباً آٹھ سو سے زائدہے آپ سرائیکی کے اینکر پرسن بھی تھے آپ ریڈیوپر، جمہوری آواز نامی پروگرام بھی پیش کرتے تھے 26مئی 2018ءکو ملتان میں وفات پائی۔

منصور علی سیال

منصور علی سیال ایڈووکیٹ یکم اپریل 1986ءکو بختیار علی سیال ایڈووکیٹ آف سپریم کورٹ کے ہاں فیصل آباد اپنے ننھیال میں پیداہوئے۔ میٹرک بہاولپور اور ایف اے لاہور گورنمنٹ کالج سے کیا۔ بی اے سول لائنز اسلامیہ کالج سے کیا جب کہ ایل ایل بی قائد اعظم لاء کالج لاہور سے دوسری پوزیشن کے ساتھ پاس کیاپنجاب یونیورسٹی سے انٹرنیشنل افیئرزمیں ڈپلومہ کیااور یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی سپیریئریونیورسٹی سے ایل ایل ایم بھی اول پوزیشن میں پاس کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے سیاسیات کیا۔ 2008ءمیں وکالت کا پیشہ اختیارکیا۔ کچھ عرصہ بہاؤالدین یونیورسٹی میں تدریسی خدمات انجام دیں ایل ایل ایم میں(Alternative Dispute Resolution (ADR پر تھیسس لکھا جس کوکتابی شکل دی گئی ہے۔ آپ لاہورمیں وکالت کرتے ہیں۔

منور مسعود سپرا

منور مسعود سپراایڈووکیٹ 18 نومبر1978ءکو پیداہوئے۔ ابتدائی تعلیمماناں والا ضلع شیخوپورہ میں حاصل کی ایف اے شاہ کوٹ اور بی اے نارووال سے کیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے لاء اور ایم اے انگلش کیا او ر لاہور میں وکالت شروع کی علم و ادب اور شاعری سے گہراتعلق ہے۔ انیس سال کی عمر میں پنجابی شاعری کی پہلی کتاب، ”اوہلے دے وسنیک“ شائع ہوئی۔ پنجابی بولیوں کی پہلی کتاب، ”کچ دیاں کنداں“، بھی

شائع ہوچکی ہے۔ شاعری اور سفر نامے سے متعلق کتب زیر طبع ہیں۔ ان کے کئی گانے ملک گیر شہرت حاصل کرچکے ہیں جن میں شہرہ آفاق گیت، "تبدیلی آئی رے"، انھی کا تحریر کردہ ہے۔ 26اگست 2021ء میں 660 سی سی چھوٹی گاڑی میں سکول اور تیشے پہنچنے کا ورلڈ ریکارڈ قائم کیاجوایک ناممکن کام تھا۔ اس سلسلہ میں انھیں سفیر شگر کااعزاز دیاگیاان کی کوششوں سے شگر اور لاہور بار کوجڑواں بار قرار دیاگیااس کے علاوہ شکر میں لائبریری قائم کرنے میں بھی مدد کی آپ لاہور میں وکالت کرتے ہیں۔

مواحد حسین سید

مواحد حسین سید ایڈووکیٹ راولپنڈی میں پیداہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایل ایل بی کیا۔ ستر کی دہائی میں جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے طالب علم کی حیثیت سے طلباء کے میگزین Harbingerکے ایڈیٹر بنے۔ یہ ان اولین وکلاء میں شامل تھے۔ جن کو ریاست کولمبیا اورامریکی سپریم کورٹ بار میں بطور وکیل تسلیم کیا گیا۔آپ اٹارنی ایٹ لاء، مصنف اور پالیسی تجزیہ نگار ہیں۔ ان کے مضامین روزنامہ "نوائے وقت" اور "دی نیشن" میں باقاعدگی سے چھپتے ہیں ان کی کتاب *Will & Skill 9/11*کے تناظر میں مغربی مسلمانوں کی پریشانی کی عکاسی اور آئندہ کے لائحہ عمل کا تعین کرتی ہے۔ انھوں نے فلسطینی لوگوں کے غاصبانہ قصبے کے خلاف جدو جہد کابین الاقوامی قانون کے تحت کامیاب دفاع کیا ہے اور دنیامیں جارحانہ جنگوں کی مذمت کی تحریک انصاف کا شریک بانی ہیں جو25اپریل 1996ءکو قائم ہوئی تھی۔ 2003ء سے 2007ء تک وزیر امن پنجاب کے معاون خصوصی بھی رہے اور پاکستان کے پہلے کنزیومر ایکٹ کے بنانے میں اہم کردار ادا کیامزید براں انھوں نے معذوروں اور اساتذہ کے احترام اور معاشرہ میں ان کو باعزت مقام دینے کے بارے میں بھی اعلیٰ تجاویز پیش کیں۔

نوازش علی خان ورک

نوازش علی خان ورک ایڈووکیٹ11ستمبر 1945ءکو گولیکی گجرات میں پیداہوئے۔ ابتدائی تعلیم نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں حاصل کی۔ بی اے گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ سے کیا ایم اے اردو پنجاب یونیورسٹی اور ایم اے سیاسیات، ایم فل اردواور ایل ایل بی جامعہ کراچی سے کیا۔ 1971ءمیں گوجرانوالہ میں وکالت شروع کی پریمیئر لاء کالج گوجرانوالہ میں قانون کے استاد اور ڈین آف فیکلٹی ہیں ایک نامور قانون دان، استاد ہونے کے ساتھ ادب سے بھی گہری دلچسپی ہے۔ یہ شاعر اور نثرنگار ہیں ان کی تصانیف میں ”تصریحات رومی“ (دختراول، دوم) ”گل نودستہ“ (غزلیں اور نظمیں) ”تاگفتی“ (سیاسی نظمیں) شامل ہیں۔

حوالہ جات

(1) بختیار علی سیال، ”در سوزاں“، ملت پبلشرز، ۱۹۷۹ء، ص۸
(2) ایضاً، ص32
(3) ایضاً، ص42
(4) ایضاً، ص81
(5) بختیار علی سیال، ”سولی اور ساتواں جوگ“، زیر طبع، ص22
(6) ایضاً، ص26
(7) ایضاً، ص35
(8) ایضاً، ص65
(9) ایضاً، ص79
(10) ایضاً، ص84

کتابیات

کتابیات

1- آفتاب احمد ورک، سردار، ”میرے درد کو زباں دو“، لاہور: بک ہوم پبلشرز، 2017ء، ص21

2- آفتاب احمد ورک، سردار، ”وہ دن ضرور آئے گا“، لاہور: بک ہوم پبلشرز، 2017ء، ص91

3- ادارہ، ”پاکستان کی اہل قلم کی ڈائریکٹری“، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ۱۹۷۹ء

4- ادارہ، ”پاکستانی اہل قلم کی ڈائریکٹری“، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان، ۱۹۹۴ء

5- ازہر ندیم، ”ستارے سوچتی آنکھیں“، لاہور: بک ہوم پبلشرز، ۲۰۱۵ء

6- اشتیاق چوہدری، ”اداس آنکھیں“، لاہور: برائٹ بکس پبلشرز، ۲۰۲۲ء

7- اصغر علی فہیم، ”مخولیات“، اوکاڑہ: ایسکام پبلشرز، س ن

8- اعظم توقیر، ”حافظ آباد کا ادبی ورثہ“،

9- ایم آر شاہد، ”آزادی کے متوالے“، لاہور: قلم فاؤنڈیشن

10- ایم آر شاہد، ”لاہور میں مدفون مشاہیر“ (اول)، لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب،

11- ایم آر شاہد، ”لاہور میں مدفون مشاہیر“ (جلد سوم)،

12- ایم آر شاہد، ”لاہور میں مدفون مشاہیر“ (دوم)، لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب،

13- بختیار علی سیال، ”در سوزاں“، ملت پبلشرز، ۱۹۷۹ء

14- بختیار علی سیال، ”سولی اور ساتواں جوگ“، زیر طبع

15- بشارت علی خاں فروغ، ”وفیاتِ مشاہیر اُردو“، لاہور:

16- تنویر ظہور، ”وڈے لوک وڈیاں گلاں“،

17- جاوید اقبال، جسٹس، ”اپنا گریبان چاک“،

18- حسین مجروح، ”آواز“، لاہور: رنگِ ادب پبلشرز، ۲۰۱۵ء

19- داس حسرت ناگرہ، سائیں، ”مرزا صاحباں“، گوجرانوالہ: فروغِ ادب اکادمی پبلشرز، ۲۰۱۸ء

20- رافیلہ انجم منہاس، ”محبت دتہ روگ“، لاہور: رانا پبلشرز، ۲۰۱۱ء

21- رخسانہ تبسم، ”شام سے پہلے آجانا“، لاہور: جمیل پبلشرز، ۲۰۰۴ء

22- زاہد حسین انجم، ”پاکستان کے تیس سال“،

23- زاہد حسین انجم، ”ہامرے اہل قلم“

24- صابر براری، ”تاریخ رفتگان“ (جلد اول تا سوم)،

25- صدیق راز، ”ادراکِ فروزاں “، لاہور: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 2019ء

26- صدیق راز، ”نہیں راز کوئی راز“، لاہور: حرا فاؤنڈیشن پبلشرز، 2018ء

27- طالب حسین بخاری، سید، ”راجہ حسن اختر بحیثیت اقبال شناس“،

28- طاہر نعیم، ”عہدِ وفا“، لاہور: علی فرید پبلشرز، ۲۰۰۸ء

29- ظفر علی راجا، ”عریاں مکاں“، لاہور: امتزاج پبلشرز، ۱۹۸۴ء

30- ظفر علی راجا، ”قطعہ کاریاں“، لاہور: سورج پبلشنگ بیورو، ۲۰۰۲ء

31- ظفر علی راجا، ”گوری خواب خیال“، لاہور: مقبول اکیڈمی، 2013ء

32- ظفر علی راجا، ڈاکٹر، ”قانون دان اقبال“،

33- عاطف محتشم خان، ”گل فخر کریں“، لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۲۲ء

34- عبدالسلام، ڈاکٹر، ”وے صورتیں الٰہی“، لاہور: قومی کتب خانہ،

35- عبدالقادر، سر، ”سیاحت نامہ یورپ“،

36- علی احمد ڈھلواں، ”پاکستان کی روشن اقلیتیں“، لاہور: لیڈر سلیکشنز،

37- علی احمد کیانی، ”آقاً تیری گلی میں “، لاہور: الماس پبلشرز، 2020ء

38- علی احمد کیانی، ”محبت لازمی کرنا“، لاہور: الماس پبلشرز+عمر سنز پبلشرز، 2018ء
39- قمر رضا شہزاد، ”شش جہات“، لاہور: شرکت پبلشرز، ۲۰۲۱ء
40- قمر رضا شہزاد، ”یاد دہانی“، لاہور: شرکت پبلشرز، ۲۰۲۱ء
41- کاظم حسین بخاری، سید، ”تلاطم“، لاہور: منظور الکتابت، ۲۰۱۸ء
42- کے ایل گابا، ”اپنے اور پرائے“،
43- لیلیٰ خٹک، ”شبِ ہجراں“، فیصل آباد: فراق پبلشرز، ۲۰۱۵ء
44- لیلیٰ خٹک، ”موسمِ ہجراں“، فیصل آباد: فراق پبلشرز، 2006ء
45- ماہر القادری، ”یادِ رفتگاں“ (جلد اول)، (مرتب: طالب ہاشمی)،
46- محمد اسلم، پروفیسر، ”خفتگانِ خاک لاہور“،
47- محمد اسلم، پروفیسر، ”وفیاتِ اعیانِ پاکستان“، لاہور:
48- محمد اسلم، پروفیسر، ”وفیات مشاہیر پاکستان“، اسلام آباد: مقتدرہ اُردو زبان
49- محمد تقی عثمانی، جسٹس، ”نقوشِ رفتگاں“،
50- محمد رفیق مغل، ”آبگینے “، کراچی: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 2019ء
51- محمد رفیق مغل، ”جان و دل“، کراچی: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 2022ء
52- محمد شفیق پیا، ”لبِ سحر“، رحیم یار خان: فاتح پبلشرز، ۲۰۰۰ء
53- محمد ظہیر، ”حرفِ نارسا“، لاہور: صبا پبلشرز، ۱۹۷۹ء
54- محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر، ”اقبال اور گجرات“،
55- محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر، ”تنہائیاں بولتی ہیں“، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن
56- محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر، ”خفتگانِ خاک گجرات“،
57- محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر، ”وفیاتِ اہل قلم“، اسلام آباد: اکادمی ادبیات پاکستان
58- محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر، ”وفیات مشاہیر خیبرپختوانخواہ“، لاہور: قلم فاؤنڈیشن
59- محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر، ”وفیات مشاہیر لاہور“، لاہور: قلم فاؤنڈیشن
60- محمد منیر احمد سلیچ، ڈاکٹر، ”وفیات نامورانِ پاکستان“،

61- محمد منیر عارف، ”دل اُداس ہے جاناں“، لاہور: اختر شیخ کمپوزر پبلشرز، ۲۰۰۷ء
62- محمود احمد قصوری، ”درِ احساسات“، لاہور: پاپولر لاء بک ہاؤس، 2021ء
63- محمود احمد قصوری، ”سجا پھول میری شیروانی پر“، لاہور: پاپولر لاء بک ہاؤس، 2021ء
64- مرتضیٰ انجم، ”سزا یافتہ سیاستدان“،
65- مسلم شمیم، ”طلوع“، کراچی: نقش پبلشرز، 2022ء
66- مقبول احمد، ملک، ”105مشاہیر ادب“، لاہور: قلم فاؤنڈیشن
67- منظور حسین برنی (مرتب)، ”کلیاتِ مکاتیب اقبال“، (جلد اول)، دہلی: اُردو اکادمی،
68- منظور حسین برنی (مرتب)، ”کلیاتِ مکاتیب اقبال“، (جلد دوم)، دہلی: اُردو اکادمی،
69- منظور حسین برنی (مرتب)، ”کلیاتِ مکاتیب اقبال“، (جلد سوم)، دہلی: اُردو اکادمی،
70- منظور حسین برنی (مرتب)، ”کلیاتِ مکاتیب اقبال“، (جلد چہارم)، دہلی: اُردو اکادمی،
71- نسیم بسوی، ”اوراقِ آوارہ“، لاہور: کلاسیک پبلشرز، ۲۰۱۶ء
72- وفا راشدی، ڈاکٹر، ”میرے بزرگ ہم عصر“،
73- ولایت حسین حیدری، ”حرف حرف داستاں“، لاہور: حیدری پبلشرز، ۱۹۹۳ء
74- ہارون الرشید تبسم، ”میرے عہد کے عہد ساز“،

لغات

* ”اُردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام“، لاہور: جامعہ پنجاب، س ن
* فرمان فتح پوری (مدیر اعلیٰ)، ”اُردو لغات تاریخی اُصول پر“، کراچی: اُردو لغت بورڈ
* احمد دہلوی، مولوی، ”فرہنگِ آصفیہ“، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، 1982ء
* حفیظ صدیقی، ابوالاعجاز، ”کشاف تنقیدی اصطلاحات“، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، 1985ء
* نور الحسن نیر، مولوی، ”نور اللغات“، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 1985ء

دیگر مآخذات

* انٹرویوز
* لائبریریاں
* خطوط